سُلطان العارفین کے عشق و محبّت سے لبریز واقعات پر مبنی کتاب

حضرت سُلطان باھو
کے 101 واقعات

تصنیف

علامہ مفتی محمّد فیاض چشتی

نشانِ منزل

NISHANEMANZAL PUBLICATIONS

Marfat.com

سلطان العارفین کے عشق ومحبت سے لبریز واقعات پر مبنی کتاب

حضرت سلطان العارفین
سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ
کے
101 واقعات

DATA ENTERED

تصنیف

علامہ مفتی محمد فیاض چشتی

ادارہ نشان منزل لاھور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

297.692
چ95ق
142025

نام کتاب: حضرت سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے 101 واقعات

مصنف: مفتی محمد فیاض چشتی

پبلیشرز: ادارہ نشان منزل لاہور

تعداد: 1100

سال اشاعت: 2017

قیمت: 140

Marfat.com

انتساب:

علم تصوف اور علم طریقت کے ماہر، واقف اسرار الٰہی

پیر طریقت حضرت پیر عبداللطیف خان نقشبندی

لاہور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	حرف تمہید	5
2	حضرت سخی سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف	19
3	ولادت باسعادت شجرہ نسب	19
4	وصال	19
5	عاشق کی انتہا "مرتبہ معشوق"	20
6	عاشق کیسے بنتا ہے؟	27
7	پیدائشی ولی	28
8	تلاش مرشد	29
9	سلسلہ نسبت	30
10	سلطان الفقر	32
11	سرچشمہ علوم وفیوض	33
12	تیرا علاج کسی کے پاس نہیں	34
13	بچپن میں روحانی کمالات کا ظہور	36
14	الف اللہ چنبے دی بوٹی	40
15	سلطان العارفین کا نام	41
16	باھو ذکر یا ھو میں مسرور	42
17	سلطان العارفین کی عبادت گزاری	43
18	سلطنت دہلی	44
19	ملتان میں قیام	45
20	نور حق سے منور پیشانی	46

Marfat.com

21	کفار دیکھتے ہی مسلمان ہو جاتے	47
22	قارورہ دیکھ کا حکیم مسلمان ہو گیا	48
23	راجہ مروٹ کا سر	49
24	بی بی راستی کا سن وصال	50
25	سلطان العارفین کی والدہ	51
26	سلطان العارفین امی تھے	52
27	مٹی سونا بن گئی	53
28	اکسیر نظر کسے کہتے ہیں؟	55
29	حضوری پیر	57
30	پنگھوڑے میں بچی کو مقام ولایت پر فائز کر دیا	58
31	سلطان العارفین کی سیر و سیاحت	59
32	کڑوے کو میٹھا اور ناکارہ کو کارآمد بنا دیا	61
33	واردات غیبی	63
34	باطنی علوم	64
35	کبھی مستحب بھی فوت نہیں ہوا	65
36	تلاشِ حق سلطان العارفین	66
37	باطنی مہربانی	68
38	راہِ سلوک کے مسافر	69
39	کشف و کرامت کے کھلونے	70
40	ایک مشکیزہ سے حوض لبالب بھر گیا	71
41	آج سے تم حقوق سے آزاد ہو	72
42	والدہ کی قابل قبول تجویز	74

Marfat.com

43	ضعیفی اور یہ مشقت	75
44	بابا جی میرا ماتھا تو خالی ہے	76
45	سلطان میں تجھے کیا بتاؤں	77
46	دہلی میں سلطان العارفین کا استقبال	78
47	مرشد کامل سے ازلی نصیبہ حاصل کر لیا	79
48	نعمت عظمیٰ کی آزمائش	80
49	حضور حق کی کیفیت	81
50	قیامت تک یہ نعمت عظمیٰ ترقی پر ہوگی	82
51	مسجد میں شور اور وجد برپا ہو گیا	83
52	پل بھر میں ولایت عظمیٰ کا منصب عطا کر دیا	84
53	لطان العارفین کے روحانی نظریات	85
54	سلطان العارفین کا بچپن	87
55	پرکشش شخصیت	88
56	بی بی راستی کو بشارت	89
57	فتوحات لاریبی میں مستغرق	90
58	غوث الثقلین کے وسیلہ سے روحانی منازل طے کیں	91
59	عشق کی آگ	92
60	روحانی طریقۂ تربیت	95
61	اللہ وحدہ لاشریک ہے	96
62	سلطان العارفین کا سلسلہ بیعت	98
63	مرشد کامل کا فیضان نظر	99
64	فقیر کون؟	101

Marfat.com

65	مجلس محمدی ﷺ میں حضوری	102
66	سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد	103
67	استغراق حق میں مستغرق	104
68	مناقب سلطانی	105
69	تلاش حق میں تیس سال	106
70	سلطان العارفین سے ایک ملاقات	107
71	مشائخ سروریہ قادریہ کی خصوصیت	108
72	جس پر نگاہ ڈالتے وہ کلمہ پڑھ لیتا	109
73	فقر کے لئے سلطان العارفین کے پاس جاؤ	110
74	بیل خود بخود ہل چلاتے	112
75	جو معرفت ازلی سے محروم ہے	113
76	مرشد کامل	114
77	اہل قبور سے روابطہ یا امداد کا طریقہ	115
78	خضر وقت	116
79	سلطان نورنگ اپنی بارات کو اس ہرن کے سینگوں سے اتار لے	118
80	طالبانِ دنیا	119
81	فقر کی تعریف	121
82	عمل اکسیر	122
83	طالبانِ عقبیٰ	126
84	طالبانِ مولیٰ	127
85	سلطان العارفین اور مراقبہ	128
86	مرد کون؟	130

Marfat.com

87	طالب مولیٰ کی کرامات	131
88	مراقبہ اور اسلام	132
89	انسان کامل امامت الٰہیہ کا وارث ہوتا ہے	135
90	سلطان الفقراء	140
91	سلطان العارفین کی تصانیف	141
92	مردِ مومن کا کلمہ	142
93	خصوصیات باہو	143
94	طالب مولیٰ	144
95	مرنے سے پہلے مر جاؤ	145
96	نفس امارہ کی قوت وغذا	147
97	قلب دونوں جہانوں میں نہیں سما سکتا	149
98	کلمہ طیبہ کے حروف	150
99	دل کسے کہتے ہیں	157
100	مکاشفات الٰہیہ	158
101	خوش نصیب کون؟	159
102	سبز نقاب پوش	160
103	مزار کی منتقلی	161
104	لاکھوں عاشقان الٰہی دلی مرادیں پا رہے ہیں	163
105	حضرت سلطان باہو کی اہل بیت سے محبت	164

Marfat.com

حرف تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم ★ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یمحو االلہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب (القرآن)

بزرگان دین کی سیرت کا نورانی تذکرہ تو ہر دور میں ہمیشہ سے ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا بزرگان دین کی سیرت و کرامات کے حوالے سے ہر زبان میں کتابیں لکھی جا رہی ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی مگر دور حاضر میں اس کی ضرورت اور زیادہ بڑھ گئی ہے اس مادیت کے دور میں جہاں کفر و الحاد اپنی ساری چالوں کے ساتھ امت مسلمہ کے ذہنوں سے دین اسلام کو محو کرنے میں کوشاں ہے ہر حربہ اور ہتھکنڈہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس دور میں ان نفوس قدسیہ کی سیر و سوانح اور اقوال کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

طریقت کے چار سلسلے میں جن کے ذریعے اولیاء کاملین نے عوام کی راہنمائی کی وہ چار سلسلے چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ ہیں دیگر تمام سلاسل ان ہی سلسلوں سے معرض وجود میں آئے ہیں۔ یہ ان ہی مقدس سلسلوں کی شاخیں ہیں

ہم جس مقدس ہستی کا تذکرہ کر رہے ہیں ان کو من جانب اللہ سلطان کا خطاب ملا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ نہ صرف سلطان (بادشاہ) ہیں بلکہ جو بھی آپ کے پاس آیا آپ نے اس کو بھی ولایت عظمیٰ کے منصب پر فائز فرما کر سلطان بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو باطنی علوم سے سرفراز فرمایا اور آپ ولایت عظمیٰ کے منصب پر فائز تھے اور اولیاء کاملین کے سلطان تھے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ جہاں بھی تشریف لے گئے جہاں بھی قیام فرمایا وہاں فیض کا ایسا چشمہ جاری فرمایا ہے آج بھی آپ کے فیوض و برکات سے وہ علاقے جگمگا رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار انوار سے آج بھی کثیر تعداد میں لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوث الوریٰ سے بھی فیوض و برکات حاصل کئے اور آپ مادرزاد ولی اور امی تھے مگر آپ نے علم کے وہ موتی بکھیرے جو تشنگان علم و عرفان کی پیاس بجھا رہے

Marfat.com

ہیں اور سالکین کے لئے راہ ہدایت کا کام دے رہے ہیں، آپ کی کثیر تصانیف اس کا بین ثبوت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے مالا فرمایا تھا آپ حقیقت میں پیرانِ پیر سید عبدالقادر جیلانی کے حقیقی جانشین ثابت ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کو علم معرفت اور علم حقیقت کی دولت عطا کی اور یہی وجہ ہے کہ اپنے مرشد کامل سے اسم ذات کے اسرار ملتے ہی آپ نے ولایت کی دولت بانٹنا شروع کر دیا جو بھی آپ کو ملتا اس پر نظر فرماتے اور اس کو ولایت کے منصب جلیلہ پر فائز فرما دیتے تھے۔

آپ کے کمالات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کا مزار آج بھی مرجع خلائق ہے لوگ دور دراز سے آتے ہیں اور دل کی مرادیں پاتے ہیں۔ اگر کوئی ظاہری تکلیف سے خلاصی کی غرض لے کر آتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کے صدقے اس کی ظاہری تکلیف کو دور فرما دیتا ہے اور اگر کوئی باطنی علوم کے حصول کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کے صدقے اس کی بھی رہنمائی فرما دیتا ہے۔

خاکپائے درچشت
محمد فیاض چشتی نظامی
ایم اے عربی، اسلامیات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

ترجمہ:۔ اللہ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور لکھ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ کے پاس ہے اصل کتاب

اس آیہ مبارکہ میں تقدیر کے متعلق بات کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور نئی تقدیر لکھ دیتا ہے

یہاں مقام غور یہ ہے کہ اللہ علام الغیوب ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے آخر اللہ تعالیٰ کو کسی کی تقدیر مٹانے اور نئی لکھنے کی ضرورت کیوں کر محسوس ہوئی ہے

اس بات کی وضاحت کے لئے اگر احادیث مبارکہ اور صوفیاء کرام کی طرف رجوع کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی لکھی تقدیر صرف اور صرف اپنے خاص الخاص بندوں کی دعاؤں کے سبب مٹاتا اور نئی تقدیر لکھتا ہے

حدیث قدسی کا خلاصہ ہے کہ جب بندہ نوافل کے ذریعے قرب خدا حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ' کان بن جاتا ہے اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو فرمان خداوندی ہے کہ میں اس کو ضرور عطا کروں گا ضرور عطا کروں گا اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اس کو پناہ بھی ضرور دوں ضرور دوں گا

اس حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ ولی کامل جب اپنے خالق سے کسی امر کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں اپنے اس بندے کو ضرور دوں گا ضرور دوں گا اور اگر وہ اپنے یا کسی کے لئے پناہ مانگے تو پناہ بھی ضرور دوں گا

جب بندہ خدا' ولی کامل اپنے خالق و مالک کے حضور عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس خاص بندے کے طفیل اس کی لکھی تقدیر کو مٹا دیتا ہے اور نئی لکھ دیتا ہے

Marfat.com

صحاح ستہ کی مشہور حدیث سو آدمی کے قاتل کا معاملہ بھی ہمارے سامنے ہے اللہ تعالیٰ نے صالحین کے صدقے اس کو جنت عطا فرمائی

گویا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کی دعا پر لکھی تقدیر مٹا دے اور جس کی دعا پر نئی تقدیر لکھ دے اسے کہتے ہیں ولی کامل

انہی اولیاء کاملین کے متعلق رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون الذین آمنو و کانو یتقون لھم البشری فی الحیوۃ و فی الآخرۃ لا تبدیل لکلمت اللہ ذالک ھو الفوز العظیم

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی اور آخرت میں اللہ کی باتیں تبدیل نہیں ہوسکتیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے

جس بات کے انکار کا احتمال ہو وہاں عربی میں اِنَّ 'اَنَّ متنبہ کرنے کو الا یا ان یا ھاء وغیرہ حروف تنبیہ لاتے ہیں۔

چوں کہ رب کریم کو علم تھا کہ اولیاء کے فضائل و کمالات ان کے مراتب و درجات ان کا تصرف فی الارض اور ان کے مناقب سے بہت سے انکار کرنے والے پیدا ہونے والے ہیں لہذا اس آیت کو دو حروف تاکید سے شروع فرمایا اَلا اور اِنَّ ،خبردار، بے شک یا تحقیق

اولیاء: ولی کی جمع ہے ولی کے معنی ہیں قریب، دوست، ناصر، مددگار، ولی

کے معنی آتے ہیں ولی بمعنی قریب یا بمعنی ناصر یا بمعنی دوست، یعنی اللہ تعالیٰ سے قربت رکھنے والے ... یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے مددگار، اللہ تعالیٰ کے دوست اولیاء اللہ کہلاتے ہیں ... رب نے منتخب کیا اولیاء الشیطن یا اولیاء من دون اللہ حزب الشیطن کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اولیاء کے مناقب بیان فرمائے یہ آیت بھی اولیاء کاملین کے مناقب و محامد پر مشتمل ہے

لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون

خوف: آئندہ کے خطرے کو خوف کہتے ہیں

Marfat.com

حزن: گذشتہ نقصان کو غم وحزن کہتے ہیں

یعنی اولیاء اللہ کو نہ آئندہ کا خوف ہے اور نہ گذشتہ کا غم، وہ حضرات ان دونوں مصیبتوں سے دور ہیں

نوٹ! خوف سے مراد جو مضر ہو مثلاً وہ خوف جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے اگر کوئی سردی یا دنیاوی نقصان کے ڈر سے نماز نہ پڑھے، کسی مالی وجانی نقصان سے مسجد میں نہ جائے مال کے کم ہونے کے خوف سے زکوٰۃ نہ دے وغیرہ یہ سب خوف ایسے ہیں جو مضر ہیں اولیاء اللہ کو ایسا خوف وغم نہیں جو ان کو یاد الٰہی سے غافل کر دے۔

خوف الٰہی کو خشیت بھی کہا جاتا ہے لراءیتہ خاشعا من خشیۃ اللہ

دوسرے مقام پر ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

یوں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو خشیت الٰہی تو حاصل ہے مگر خوف وحزن نہیں

ایک سوال اٹھتا ہے کہ جسے ولی کہا جاتا ہے اس کے خاتمہ بالخیر کا یقین بھی ہے کہ نہیں تم جن کی قبر کی تعظیم وتوقیر کرتے ہو کیا خبر کہ صاحب قبر مرتے وقت ایمان پر قائم نہ رہا ہو ان کے ولی ہونے کا کیا ثبوت ہے یا تم جس صاحب قبر کی تعظیم کرتے ہو کیا خبر یہ اس کی قبر ہے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کا اس کو ولی جاننا، ان کے ولی ہونے کا ثبوت ہے۔ ہم نے جو کہا کہ مسلمانوں کا اس کو ولی جاننا اس کی پہچان رکھنا اس کے ولی ہونے کی علامت ہے اس لئے کہا کیوں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انتم شھداء اللہ فی الارض (تم لوگوں میں رب تعالیٰ کے گواہ ہو) ملا علی قاری نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا کہ خلق کی زبان خالق کا قلم ہے پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے لئے کہ جس کی گواہی دیں وہ واقعی جنتی ہیں حدیث میں انتم خطاب سے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پھر تو آج کے مسلمانوں پر نہ نماز ہے نہ روزہ ہے نہ حج ہے نہ زکواۃ کیوں کہ یہاں بھی خطاب صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہے الغرض مسلمانوں کو کسی کو ولی ماننا جاننا اس کے مزار پر جانا وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اس کی علامت ہے کہ وہ اللہ کا ولی ہے اور اللہ تعالیٰ کا دعاؤں کو قبول کرنا حاجتوں کو پورا کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ ولی کامل کا مزار پرانوار ہے

Marfat.com

رہی بات اللہ تعالی اپنی بات کو تبدیل نہیں کرتا

اور اللہ جس کی چاہتا ہے تقدیر مٹا دیتا ہے اور نئی لکھ دیتا ہے

اس میں تعارض نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو اٹل ہے تاہم اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی ہے کہ اگر کسی کام کی دعا خاص الخاص کریں تو وہ قبول کرے۔

یہی اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

بے شمار ایسے واقعات معرض وجود میں آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالحین کی دعاؤں سے بیمار شفایاب ہوئے مصائب کے شکار لوگوں کے مصائب ختم ہوئے۔

یہی اللہ تعالیٰ کے کلمات ہیں کہ اپنے خاص بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایا جائے اور ان کی دعا سے لکھی تقدیر کو تبدیل کر دیا جائے

پیر کامل کی نشانی ہے کہ وہ

یحی القلب و یمیت النفس

دل کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے

ولایت کی تین صورتیں

فطری　　وھبی　　کسبی

فطری! جو مادرزاد ولی ہوتے ہیں وہ فطری ہیں

حضور غوث الاعظم پیران پیر روشن ضمیر سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ، حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ حضرت سخی سلطان العارفین سلطان باھو، بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ، شاہ مبارک حقانی رضی اللہ عنہ حضرت پیر مہر علی شاہ، سخی بادشاہاں صاحبان پیر سید احمد شاہ، پیر سید محمود شاہ، حضرت خواجہ غلام مرتضی بیر بلوی، حضرت خواجہ غلام محی الدین حضوری قصوری، حضور مجمع البحرین شاہ معروف رضی اللہ عنہ، نوشہ پاک رضی اللہ عنہ اور بے شمار اولیاء کاملین مادرزاد ولی اللہ ہیں

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے کبھی رمضان المبارک میں اپنی والدہ کا دودھ نہ پیا آپ کا دودھ پینا یا نہ پینا چاند کے ہونے یا نہ ہونے کی دلیل ہوتی تھی اسی طرح آپ کی اولاد

Marfat.com

پاک سے اکثر مادرزادولی ہوئے ہیں جنہوں بھی اپنے آباؤ واجداد کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے بچپن میں ماہ رمضان المبارک میں اپنی والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے اور بچپن ہی سے رمضان المبارک میں روزہ رکھنا یہ ان کے مادرزادولی ہونے کی دلیل ہوتی۔

وھبی ! حضور غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی کا آستانہ تو حضور غوث الاعظم نے فرمایا کہ ہمارے گھر سے چور خالی ہاتھ جا رہا ہے یہ ہماری عادت نہیں ہے کہ ہمارے دروازے سے کوئی خالی ہاتھ جائے خادم نے عرض کیا حضور اسے کیا دیا جائے ،فرمایا وہ صرف دنیا لینے آیا تھا ہم اسے وہ چیز عطا کرتے ہیں جو دنیا وآخرت دونوں میں کام آئے گی فرمایا فلاں علاقے کا قطب وصال کر گیا ہے ہم نے اسے اس علاقہ کا قطب بنادیا

کیوں کہ سخیوں کے دروازے پر آنے والے کبھی خالی ہاتھ نہیں گئے ان آستانوں پر طلب سے سوا (زیادہ) عطا کیا جاتا ہے

کیوں نہ ایسا ہو اولیاء اللہ چونکہ وارثین مصطفی ہیں اور سرکار دو جہاں نے اپنے دروازے پر آنے والے جان کے دشمنوں کو جنت کی ٹکٹ عطا فرمائی جس کی واضح مثال سراقہ بن مالک ہیں جو دنیا کے لالچ میں آئے تو محبوب خدا نے دنیا بھی عطا فرمادی اور جنت کا حقدار بھی بنادیا۔

حضرت فاروق اعظم جب دربار رسالت میں حاضری کے آئے تو جان کے دشمن تھے مگر رحمت عالم نے نہ صرف جنت کا حقدار بنادیا بلکہ پوری امت مسلمہ کا سردار بھی بنادیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جادوگر و آئے تو فسق وفجور میں ڈوبے ہوئے تھے آپ کی نظر عنایت نے کفر وگمراہی سے نکال کر جنت کا حق دار بنادیا۔

کسبی ۔وہ ولایت جو اپنی محنت اور عبادت سے حاصل کی جائے۔

اذاتم الفقر فھو اللہ

جب فقر تمام ہوتا ہے تو اسے اللہ مل جاتا ہے

ولایت کسبی سے ولایت وہبی اور ولایت وہبی سے ولایت فطری افضل اور اعلیٰ ہیں

حدیث قدسی میں ہے

Marfat.com

☆ ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری

میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں انہیں میرا غیر نہیں پہچان سکتا

☆ انا جلیس من ذکرنی

جس نے میرا ذکر کیا میں اس کا ہم نشین ہوں

حدیث پاک میں ہے

☆ الفقر فخری والفقر منی

فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے

☆ العشق نار یحرق ماسوی المحبوب

عشق وہ آگ ہے جو ماسوائے محبوب کے سب کو جلا دیتی ہے

☆ الفقر فخری فافتخر علی سائر الاولیاء والمرسلین

فقر میرا فخر ہے اور میں اپنے فخر سے انبیاء و رسل پر فخر کروں گا

☆ الفقر بیاض الوجہ فی الدارین

فقر دارین میں سرخروئی کا نام ہے

اولیاء کرام سے محبت کا صلہ عظیم

من نظر الی فقیر یسمع کلامہ یحشرہ اللہ تعالیٰ مع الانبیاء والمرسلین

جو شخص کسی فقیر کو دیکھ کر اس کی بات سنے اللہ تعالیٰ اس کا حشر انبیاء و مرسلین کے ہمراہ کرے گا۔

☆ لکل شیء مفتاح و مفتاح الجنۃ حب الفقراء

ہر چیز کی کوئی نہ کوئی چابی ہوتی ہے اور جنت کی چابی فقراء سے محبت ہے

مشکواۃ شریف میں روایت ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا شام میں 40 ابدال رہیں گے جن کی برکت سے زمین والوں پر بارشیں ہوں گی، اس حدیث پاک کی تشریح میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ہمیشہ 300 اولیاء حضرت آدم علیہ السلام کے نقش قدم پر رہیں گے 40 حضرت موسیٰ علیہ

Marfat.com

السلام کے 7 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے، 5 وہ ہوں گے جن کا قلب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قلب پر جاری ہوگا 3 حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر 1 حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر جن میں ایک کا انتقال ہوگا تو تین میں سے 1 کی جگہ پر قائم مقام ہوگا تین کی کمی پانچ سے پانچ کی کمی سات سے سات کی کمی چالیس سے چالیس کی کمی تین سو سے اس طرح تین سو کی کمی عام مسلمانوں سے پوری کردی جاتی ہے

حضرت ابوعثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابدال 40 ہیں اور اضاء 7 ہیں خلفاء 3 ہیں، قطب عالم ایک ہے اس قطب عالم کو سوائے تین خلفاء کے کوئی نہیں پہچانتا حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قطب سے مرکز عالم قائم ہے، اس کے دو وزیر ہوتے ہیں دایاں اور بایاں دایاں عالم ارواح پر بایاں عالم اجسام کی حفاظت کرتا ہے، اس کے ماتحت 4 اوتاد ہوتے ہیں جو مشرق مغرب شمال وجنوب کے محافظ ہیں اور 7 ابدال اقالیم سبع (سات اقالیم) کے محافظ روح البیان سورۃ مائدہ پارہ 6 آیت و بعثنا منھم اثنی عشر نقیبا کے تحت تفسیر میں صاحب روح البیان نے فرمایا کہ قطب کی وفات کے بعد اس کا دایاں وزیر اس کے قائم مقام ہوتا ہے اور بایاں دایاں بن جاتا ہے نیچے سے کسی کو ترقی دے کر بایاں وزیر بنا دیا جاتا ہے اس سلسلہ میں دایاں بایاں سے افضل ہے اسی نکتہ پر صوفیا کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے

واصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشئمۃ ما اصحاب المشئمۃ صوفیاء کے نزدیک اس آیت میں دونوں "ما" نافیہ ہیں بایاں وزیر جلالی اور اہل فنا سے ہے اور دایاں وزیر جمالی اہل بقاء سے ہے (روح البیان)

یہ تعداد اہل خدمت اولیاء اللہ کی ہے جنہیں تکوینی ولی کہتے ہیں جن کے ذمہ دنیوی انتظام ہیں باقی اولیاء اللہ شمار سے باہر ہیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جہاں چالیس متقی مسلمان جمع ہوں ان میں سے کوئی نہ کوئی ضروری ولی اللہ ہوتا ہے انہیں تشریعی ولی کہتے ہیں ان میں بعض کو خود اپنی ولایت کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔

Marfat.com

یہ درخشاں حقیقت ہے کہ اسلام کی ترویج واشاعت اولیاء کاملین کی سعی جمیلہ کا ثمر عظیم ہے

حیات ظاہری میں بھی وہ روشنی کے مینار ہیں اور وصال کے بعد بھی ان کی تعلیمات وذات ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں اور ان کے مبارک وجود سے فیض کا سلسلہ جاری رہتا ہے

حدیث پاک کی روشنی میں یہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور موت اس قید خانہ سے آزادی کا نام ہے۔

اس حدیث پاک کی روشنی میں جب اہل صفا دنیا میں موجود رہتے ہیں تو قیود کی پابندی کے ساتھ مخلوق خدا کی تعلیم وتربیت فرماتے ہیں جب اس دار فانی سے وصال کر جاتے ہیں تو اب ان کے لئے کوئی قیود نہیں رہتی وہ آزادانہ طور پر مخلوق خدا کی راہنمائی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں

ہم سب بخوبی آگاہ ہیں کہ تجدید واحیائے دین میں حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ، محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضرت خواجہ خواجگان سید معین الدین چشتی اجمیری غریب نواز رضی اللہ عنہ، مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور ان مقدس ہستیوں کی اولاد پاک اور ان کے جانشین کی مساعی جمیلہ کا بڑا دخل ہے تبلیغ وسلوک وعرفان کا یہ وہ سلسلہ ہے جس نے دین کو عام کیا اور انوار رسالت سے سینوں کو منور کیا۔

جہاں برصغیر میں داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ کا فیضان ہے وہاں سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ کا فیضان بھی موجود ہے تاہم ہندوستان میں خواجہ خواجگان غریب نواز کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سلطان الہند بنا کر بھیجا گیا ہے آپ کا فیضان ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلا ہوا ہے اور سخی سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان پاک وہند کے علاوہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے زیر نظر کتاب میں سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے چند گوشے سپرد قرطاس کئے ہیں امید ہے تصوف کے قارئین کے لئے ایک رہنما کا کام کریں گے۔

Marfat.com

حضرت سخی سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

سلطان العارفین سلطان الفقر کے نام سے شہرت رکھنے والے عظیم صوفی بزرگ۔

ولادت باسعادت

سلطان العارفین سخی سلطان باھو یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقت فجر شاہجہان کے عہدِ حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ ہندوستان (موجودہ پاکستان) میں پیدا ہوئے۔

شجرہ نسب

آپ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔ اعوان علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ سخی سلطان باھو کے والد بازید محمد پیشہ ور سپاہی تھے اور شاہجہان کے لشکر میں ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ ایک صالح، شریعت کے پابند، حافظِ قرآن فقیہ شخص تھے۔ سخی سلطان باھو کی والدہ بی بی راستی عارفہ کاملہ تھیں اور پاکیزگی اور پارسائی میں اپنے خاندان میں معروف تھیں۔ سخی سلطان باھو کی پیدائش سے قبل ہی بی بی راستی کو ان کے اعلیٰ مرتبہ کی اطلاع دے دی گئی تھی اور ان کے مرتبہ فنا فی ھُو کے مطابق ان کا اسمِ گرامی باھُو الہاماً بتا دیا گیا تھا جیسا کہ سخی سلطان باھو فرماتے ہیں:

نام باھو مادر باھو نہاد زانکہ باھو دائمی باھو نہاد

(باھو کی ماں نے نام باھو رکھا کیونکہ باھو ہمیشہ ھو کے ساتھ رہا۔)

وصال

آپ کا وصال یکم جمادی الثانی 1102ھ (بمطابق یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقت عصر ہوا۔ سلطان العارفین سخی سلطان باھو کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ پاکستان میں ہے۔ آپ کا عرس ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱)

عاشق کی انتہا" مرتبہ معشوق":

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ کے فلسفہ فقر میں عشق ہی کامیاب کی کلید ہے اور عشق ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچاتا ہے آپؒ فرماتے ہیں:

عاشق بیچارہ را جان باجاناں است
کہ ہر دم شوق خوش ترانہ آمد

ترجمہ: عاشق بے چارے کی جان محبوب میں اٹکی رہتی ہے اور وہ ہر وقت عشق و محبت کے ترانے گاتا رہتا ہے۔ (عین الفقر)

عشق دانی چیست کشتن نفس خویش
روز و شب سوزش بد دل را ریش

تو جانتا ہے کہ عشق کیا چیز ہے؟ اپنے نفس کو مار دینے کا نام عشق ہے۔ عشق وہ چیز ہے کہ جس کی کاٹ سے دِل ہر وقت سوزش میں مبتلا رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

تُو جب تک عشق میں خود سے باخبر رہے گا تیرا معاملہ معرضِ خوف و خطر میں رہے گا۔

اور جب تو خود سے بے خبر ہو جائے گا تو آب و آتش سے تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔
جب تو اپنی ہستی سے آزاد ہو جائے گا تو تجھے دلبر (اللہ تعالیٰ) کا وصال نصیب ہو جائے گا۔
عاشقانِ الٰہی ہرگز نہیں ڈرتے اور نہ ہی وہ کسی کی ملامت سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔
(محک الفقر کلاں)

مومن کا سرمایہ حیات ایمان ہے لیکن عاشق کی یہ ادنیٰ منزل ہے عاشق کی اصل منزل وصالِ حق ہے جو صرف عشقِ حقیقی سے حاصل ہوتی ہے۔ عشق کی تپش جب انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو ہجر و فراق کی صورت اختیار کر لیتی ہے محبوب کے لیے طلب اور تڑپ میں متواتر اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ہجر کی یہ آگ عاشق کو دن رات بے چین اور بے قرار رکھتی ہے۔

Marfat.com

حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عشق ایک لطیفہ ہے جو غیب سے دل میں پیدا ہوتا ہے اور معشوق کے سوا کسی چیز سے قرار نہیں پکڑتا۔ (محکم الفقراء

جان لے کہ ذکر عشق ہے۔ اور عشق بلندی پر پرواز کرتا ہے۔ مکھی اگر ہاتھ ملے یا سر دھنے یا ہزار مرتبہ اڑ لے پروانے وشہباز کے مرتبہ ومنصب پر نہیں پہنچ سکتی۔ زاہد اگرچہ ریاضت کرتا ہے مگر صاحب راز عاشق نہیں ہوسکتا۔ جان لے کہ عشق کا سبق مدرسہ کے کسی استاد نے نہیں پڑھایا۔ اس لیے کہ یہ ایک بارِ گراں ہے۔ عشق کی روایت میں جہان بھر سے بیگانگی ہے۔ جان لے کہ عاشق موت کا طلب گار رہتا ہے۔ کیونکہ عاشق کے لئے مراتب لامکان ہیں (جو مر کر ہی حاصل ہوتے ہیں) اور عاشق کی موت کا مطلب محبوب کا وصل ہے۔ (عین البقراء

جان لو کہ فقیر دو قسم کا ہے ایک سالک دوسرا عاشق۔ سالک صاحب ریاضت ومجاہدہ ہوتا ہے۔ اور عاشق صاحبِ راز دمشاہدہ۔ سالک کی انتہا عاشق کی ابتدا ہوتی ہے۔ کیونکہ عاشق کی خوراک مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ عاشقوں کے جسم تو دنیا میں ہوتے ہیں لیکن دل آخرت میں۔ (محکم الفقراء)

عشق بھی صراف کی مثل ہے جو کھوٹے سونے کو کھوٹا کرتا ہے اور کھرے کو کھرا۔ (عین الفقر)-----

اے زاہد بہشت (طالبِ عقبیٰ) کے مزدور غور سے سن لے کہ عاشقانِ الٰہی کی خوراک اللہ کا نور تصورِ اسمِ اللہ ذات ہے جس نور کے سبب اُن کا شکم آگ کے تنور کی مثل ہے اور اُن کی نیند اللہ تعالیٰ کی ذات کا عین وصال ہے اور نیند میں انہیں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکمل حضوری بھی حاصل ہوتی ہے۔ (محکم الفقراء)

اور پھر عاشق کی پہچان آپ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمائی ہے:

اے باھُو رحمتہ اللہ علیہ عاشقانِ الٰہی کا یہی ایک راز ہے کہ ہر وقت "ذکرِ ھُو" میں غرق رہتے ہیں کہ ان کا کام ہی ہر دم "ذکرِ ھُو" میں غرق رہنا ہے۔ (عین الفقر)

Marfat.com

حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ عاشق کے بارے میں اپنی کتاب (نور الھدیٰ کلاں) میں فرماتے ہیں:

فقیر کامل مکمل عاشق اور فقیر اکمل جامع اللہ تعالیٰ کا معشوق ہوتا ہے۔ فقیر کا انتہائی مرتبہ شرفِ دیدار ہے اور جو فقیر عاشقِ خدا ہے وہ معشوقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ فقیر کی یہ بات من گھڑت نہیں بلکہ اِس آیت مبارکہ کے عین مطابق ہیکہ: محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن لوگوں کی معیّت میں رہا کریں جورات دن اپنے ربّ کی بارگاہ میں دیدارِ الٰہی کی خاطر ملتجی رہتے ہیں، اُن کو چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھیں زینتِ دُنیا کی تلاش میں نہ پھرا کریں، اور اُس کا کہا نہ مانیں جس کے دِل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا، وہ تو خواہشِ نفس کا غلام ہے اور اُس کا کام ہی حدیں پھلانگنا ہے (الکہف:۲۸) عاشقوں کا مرتبہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اِن کی ابتدا بھی نور اور انتہا بھی نور ہوتی ہے۔ (نورالھدیٰ) جیسا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

نور پر نور چڑھا ہوا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔

جان لے عاشق کے دو مرتبے ہیں ابتدا میں عاشق آخر میں معشوق۔ عاشق کی ریاضت دیدارِ الٰہی ہے عاشق پر ذِکر، فکر اور ورد و وظائف حرام ہیں۔ عاشق کا نیک و بد اور طلب مطالب سے کیا کام۔ (نورالھدیٰ)

راہِ حق کے طالب اچھی طرح جانتے ہیں راہِ حق میں جان قربان کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اصل کام زندہ رہ کر اپنے اندر سے اپنی انا اور خودی کو ختم کر کے اللہ کی رضا پر راضی اور خوش رہنا ہے یعنی مرنے سے پہلے مرجانا ہے۔ اور یہ بے حد مشکل کام ہے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ عشق کی اس منزل تک پہنچنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

باھو عشق را بام بلند است اسم اللہ نردبان
ہر مکانے بے نشانے می برد در لامکان

اے باھو رحمۃ اللہ علیہ عشق کی چھت بہت بلند ہے اس پر پہنچنے کے لئے اسم ذات کی سیڑھی

۱۹ ۲۵ ۳۵

Marfat.com

استعمال کر جو تجھے ہر منزل و ہر مقام بلکہ لامکان تک پہنچا دے گی۔ (عین الفقر)

یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے اندر عشق کا پوشیدہ جذبہ بیدار کیسے ہو ہمارا عشق تو ان چیزوں شکلوں اور لوگوں کیساتھ ہوتا ہے جنہیں ہم نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ تو غیر مجسم ہے۔ اسکے ساتھ ہم عشق کیسے کریں؟ فقراء کاملین کے خیال کے مطابق عشقِ مجازی (عشقِ مرشد) کے زینہ کے ذریعہ ہی ہم عشقِ حقیقی (یعنی اللہ تعالیٰ کے عشق) تک پہنچ سکتے ہیں۔ عام طور پر عشقِ مجازی کسی عورت کے مرد سے اور مرد کے کسی عورت سے عشق کو سمجھا جاتا ہے جو بالکل لغو اور شیطانی کھیل ہے شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ راہِ فقر میں عشقِ مجازی سے مراد عشقِ مرشد ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ عشقِ مجازی (عشقِ مرشد) کا طریقہ کیا ہے؟

عشقِ مجازی (عشقِ مرشد) کے لئے تمام سلسلوں اور طریقوں میں یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ طالب (مرید) کو تصورِ مرشد کے لئے کہا جاتا ہے بلکہ آجکل تو کچھ سلسلوں نے اس کے لئے مرشد کی باقاعدہ تصاویر بھی دینی شروع کر دی ہیں۔ طالب ہر وقت اپنے مرشد کے تصور اور خیالوں میں مگن رہتا ہے۔ اِس طریقہ میں استدراج اور دھوکہ ہے اور آج کے دور میں سو فیصد ہوتا بھی دھوکہ ہی ہے پھر یہ شرک اور بت پرستی کے زمرے میں آتا ہے۔ کیونکہ یہ انسانی جبلّت ہے کہ وہ جس کے تصور میں ہر وقت محو اور جس کے خیالوں میں ہر وقت مگن رہتا ہے اُسے اس سے محبت ہو ہی جاتی ہے اور پھر یہ محبت عشق میں بھی بدل جاتی ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں یہ طریقہ نہیں ہے۔ اِس میں عشقِ مجازی (عشقِ مرشد) تصور اسم اللہ ذات سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی طالب جب اسمِ اللہ ذات کا تصور شروع کرتا ہے تو سب سے پہلے اُسے تصورِ مرشد حاصل ہوتا ہے اور اِس طرح سے مرشد سے عشق کا آغاز ہوتا ہے۔ اسکے دو فوائد ہیں ایک تو اِس میں استدراج اور دھوکہ نہیں ہے کیونکہ تصور اسمِ اللہ ذات سے یہ تصور حاصل ہوا ہے اور جب تصورِ اسم اللہ ذات سے یہ تصور حاصل ہوتا ہے تو طالب (مرید) کو یقین ہو جاتا ہے کہ میرا مرشد کامل ہے اور میں صراطِ مستقیم پہ ہوں۔ پھر یہ عشق مرشد سے آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی طرف اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے عشق یعنی

Marfat.com

عشقِ حقیقی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور طالب فنا فی اللہ بقا باللہ کی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

دوسرے سلاسل میں پہلے فنا فی الشیخ کا مراقبہ کرایا جاتا ہے پھر فنا فی الرسول کا مراقبہ کرایا جاتا ہے اور پھر آخر میں اسمِ اللہ ذات کے ذریعہ (ہر سلسلہ کا طریقہ مختلف ہے) فنا فی اللہ کا مراقبہ کرایا جاتا ہے۔ یہ عمل ایک لمبے عرصہ کا متقاضی ہے۔ لیکن سلسلہ سروری قادری میں پہلے دِن ہی مرشد تصورِ اسمِ اللہ ذات عطا کر دیتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ جہاں دوسرے طریقوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے سلسلہ سروری قادری کی ابتداء ہوتی ہے۔

شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ عشقِ مرشد کے بارے میں فرماتے ہیں:

عشقِ حقیقی ہی بارگاہِ ایزدی میں باریابی دلاتا ہے۔ اگر معراج کی داستانِ حقیقی پڑھنا ہے تو کسی عاشق صادق (مرشد کامل) کے چہرہ پر نظر جماؤ۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:

اگر تجھے ذاتِ مرشد کا عشق نصیب ہو جائے تو اسے اپنی خوش نصیبی جان کیونکہ یہ ذاتِ حق کے عشق تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔

بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی عشقِ مجازی عشقِ حقیقی کا سرچشمہ ہے۔ عشقِ مجازی سے عشقِ حقیقی پیدا ہوتا ہے۔

جے چر نہ عشق مجازی لاگے
سوئی سیوے نہ بن دھاگے
عشق مجازی داتا ہے
جس پچھے مست ہو جاتا ہے

اگر مرشد سے عشق نہیں ہوتا تو انسان خُدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح سوئی دھاگے کے بغیر سلائی نہیں کر سکتی اسی طرح عشقِ مجازی کے بغیر عشقِ حقیقی تک نہیں پہنچا جا سکتا۔

حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نیواں میرا مرشد اچا میں اچیاں دے سنگ لائی

Marfat.com

صدقے جاواں اناں اچیاں تو جناں نیویاں نال نبھائی

ترجمہ:

میں بہت عاجز اور عام آدمی تھا لیکن مجھے اس بات کا فخر ہے کہ میرا مرشد کامل اوراکمل ہے اور انہوں نے مجھ عاصی پر اپنی شان کے مطابق مہربانی فرمائی اور مجھے آخر تک اپنی غلامی میں رکھا اور مجھے میری منزل (عشقِ حقیقی) تک پہنچایا۔

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار:

ثابت عشق تنہاں لدھا جہناں ترٹی چوڑ چا کیتی ہو
نہ اوہ صوفی نہ صافی نہ سجدہ کرن مسیتی ہو!
خالص نیل پرانے تے نہیں چڑھدا رنگ مجیٹھی ہو!
قاضی آن شرع ول باھو عشق نماز نہ نیتی ہو!

عشقِ حق تعالیٰ تو وہ پاتے ہیں جو اس راہ میں اپنا گھر بار تک لٹا دیتے ہیں اور جن پر عشق کا رنگ چڑھ جائے تو اسکو کوئی اتار نہیں سکتا۔ مالکِ حقیقی کے عاشق نہ تو صوفی ہیں اور نہ ہی صافی ہیں اور نہ ہی وہ مساجد میں عبادت میں محو رہتے ہیں بلکہ وہ تو عشقِ الٰہی میں جذب ہو کر دیدارِ حق تعالیٰ میں محو ہیں۔ علماء شریعت کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور شرع کی رنگینیوں میں گم رہتے ہیں اور نمازِ عشق ادا کرنے کے لیے کبھی بھی تیار نہیں ہوتے:

عاشق ہکو وضو کیتا جو روز قیامت تائیں ہو!!
وچ رکوع نماز سجودے رہندے سنج صباحیں ہو،
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں سب فقر دیاں جائیں ہو!
عرش کولوں سے منزل اگے باھو، ونج پیا کم تنہائیں ہو،

عاشقانِ ذات نے یومِ الست کے دِن ہی روزِ قیامت تک عشق کا وضو کر لیا ہے اور دِن رات حضرتِ عشق (اللہ تعالیٰ) کے در پر رکوع وسجود میں محو رہتے ہیں دونوں جہانوں میں عزت وشرف صرف فقر کو حاصل ہے اسی لیے عاشقان کا مقام تو عرش معلیٰ سے بھی کئی کوس آگے ہے۔

Marfat.com

غوث قطب نے اُرے اریرے، عاشق جان اگیرے ہو،
جیہڑی منزل عاشق پہنچے اوتھے غوث نہ پاندے پھیرے ہو
عاشق وچ وصال دے رہندے جنہاں لامکانی ڈیرے ہو
میں قربان تنہاں تو باہو، جنہاں ذاتوں ذات بسیرے ہو

جو مقام اور منزل حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عاشق (ذات) کا ہے اس مقام اور منزل تک غوث وقطب وغیرہ کا گزر تک نہیں ہے۔ عاشقانِ ذات نے ''لامکان'' میں ڈیرے لگائے ہوئے ہیں اور ہمیشہ وصالِ ذات میں رہتے ہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ میں ان عاشقوں کے قربان جاؤں جو اپنی ہستی کو ختم کر کے ذاتِ حق میں فنا (فنافی اللہ) ہو چکے ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق عشق وہ روحانی جذبہ ہے جو مخلوق کو خالق سے ملا دیتا ہے۔ یہ عشق ہی ہے جسکی بنا پر انسان اپنی نفسانی کدورتوں شیطانی وہمات اور کبیرہ وصغیرہ گناہوں سے کنارہ کش ہو کر اللہ کی ذات میں فنا ہو جاتا ہے اور عشقِ حقیقی (اللہ تعالیٰ سے عشق) کی ابتدا عشقِ مجازی (مرشد سے عشق) سے ہوتی ہے۔

اگر صورت میں ہے آدم ، سراسر خود خدا ہوگا
کبھی یونس ، کبھی یوسف ، کبھی وہ مصطفی ہوگا

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲)

عاشق کیسے بنتا ہے؟

حضرت سلطان باھو فرماتے ہیں کہ صرف اللہ اللہ پکارنے سے تو اس کا عاشق نہیں بن سکتا اور نہ ہی اس کے دیدار سے مستفید ہو سکتا ہے بلکہ اس سے بجائے عجز و انکساری پیدا ہونے کے انسان کے اندر ایک قسم کا غرور و تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور ایسا انسان اس خیال میں گم ہو جاتا ہے کہ اسے ہر علم پر مکمل دسترس حاصل ہو گئی ہے حالانکہ اس کے حجابات ابھی تک دور نہیں ہوئے ہوتے اس کا نفس امارہ (اندر کا نفس) اسے گمراہ کر رہا ہوتا ہے اور وہ (نفس امارہ) مرنے کی بجائے زندہ ہوتا ہے۔ باھو صاحب فرماتے ہیں کہ یاد رکھ جب تک کامل و اکمل مرشد کی نگاہِ خاص نہ ہو اندر کا یہ چور (نفس امارہ) کبھی بھی نہیں مرتا اور بندہ کو مقام عشق الٰہی سے دور لے جاتا ہے اور بندہ خالی کا خالی ہی رہ جاتا ہے ایسے میں لاکھوں کتابوں کا پڑھا ہوا علم بھی رائیگاں (بیکار) جاتا ہے۔

* * * * *

اللہ پڑھیوں، حافظ ہویوں، نہ گیا تیرا پردا ہو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں، طالب ہویوں زردا ہو
لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں، ظالم نفس نہ مردا ہو
باجھ فقیراں کوئی نہ مارے ایو چور اندر دا ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳)

پیدائشی ولی

سخی سلطان باہو پیدائشی عارف باللہ تھے۔اوائل عمری میں ہی آپ وارداتِ غیبی اورفتوحاتِ لاریبی میں مستغرق رہتے۔آپ نے ابتدائی باطنی وروحانی تربیت اپنی والدہ ماجدہ سے حاصل کی۔آپکی پیشانی نورِحق سے اس قدر منور تھی کی اگر کوئی کافر آپکے مبارک چہرے پر نظر ڈالتا توفوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجاتا۔

* * * * *

بغداد شہر دی کی اے نشانی اچیاں لمیاں چیراں ہو
تن من میرا پرزے پرزے جیویں درزی دیاں لیراں ہو
اینہاں لیراں دی میں کفنی پا کے رلساں سنگ فقیراں ہو
بغداد شہر دے ٹکرے منگساں کرساں میراں میراں ہو

پڑھ پڑھ حافظ کرن تکبر ملاں کرن وڈیائی ہو
گلیاں دے وچ پھرن نمانے لعل کتاباں چائی ہو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اوتھے پڑھن کلام سوائی ہو
دوہیں جہانی مُٹھے باہو جنہاں کھادی ویچ کمائی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴)

تلاش مرشد

آپ اپنی کتب میں بیان فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کی تلاش میں رہا مگر مجھے اپنے پائے کا مرشد نہ مل سکا۔ یہ اس لیے کہ آپ فقر کے اس اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے جہاں دوسروں کی رسائی بہت مشکل تھی۔ چنانچہ آپ اپنا ایک کشف اپنی کتب میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ دیدارِ الٰہی میں مستغرق شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور، صاحبِ حشمت سوار نمودار ہوئے جنہوں نے اپنائیت سے آپ کو اپنے قریب کیا اور آگاہ کیا کہ میں علیؓ ابنِ طالبؓ ہوں اور پھر فرمایا کہ آج تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔ پھر ایک لمحے میں آپ نے خود کو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہ میں ابوبکر صدیق، عمر، عثمان غنی اور تمام اہلِ بیت حاضر تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی پہلے ابوبکر صدیق نے آپ پر توجہ فرمائی اور مجلس سے رخصت ہوئے، بعد ازاں عمر اور عثمان غنی بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا میرے ہاتھ پکڑو اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔ بعد ازاں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے سپرد فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کر لیا۔ پھر عبدالقادر جیلانی کے حکم پر سخی سلطان باھو نے دہلی میں عبدالرحمن جیلانی دہلوی کے ہاتھ پر ظاہری بیعت کی اور ایک ہی ملاقات میں فقر کی وراثت کی صورت میں اپنا ازلی نصیبا ان سے حاصل کر لیا۔

* * * * *

Marfat.com

(واقعہ نمبر(۵)

سلسلہ نسبت

سخی سلطان باہو کا تعلق سلسلہ سروری قادری سے ہے۔ سلسلہ قادری کا آغاز عبدالقادر جیلانی سے ہوا اور اس کی دو شاخیں سروری قادری اور زاہدی قادری ہیں۔ سخی سلطان باہو کا سلسلہ سروری قادری ہے اور آپ سروری قادری طریقہ کو ہی اصل قادری یا کامل قادری تسلیم کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے، ایک سروری قادری اور دوسرا زاہدی قادری۔ سروری قادری مرشد صاحبِ اسم اللہ ذات ہوتا ہے اس لیے وہ جس طالبِ اللہ کو حاضراتِ اسمِ اللہ ذات کی تعلیم و تلقین سے نوازتا ہے تو اسے پہلے ہی روز اپنا ہم مرتبہ بنا دیتا ہے جس سے طالبِ اللہ اتنا لایحتاج و بے نیاز متوکل الی اللہ ہو جاتا ہے کہ اس کی نظر میں مٹی و سونا برابر ہو جاتا ہے۔ زاہدی قادری طریقے کا طالب بارہ سال تک ایسی ریاضت کرتا ہے کہ اس کے پیٹ میں طعام تک نہیں جاتا، بارہ سال کی ریاضت کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی اس کی دستگیری فرماتے ہیں اور اسے سالک مجذوب یا مجذوب سالک بنا دیتے ہیں اس کے مقابلے میں سروری قادری کا مرتبہ محبوبیت کا مرتبہ ہے۔ (کلید التوحید کلاں، سلطان باہو)

آپ سروری قادری مرشد کا مرتبہ یوں بیان فرماتے ہیں: سروری قادری کی ابتداء کیا ہے؟ قادری کامل (سروری قادری) نظر سے یا تصورِ اسمِ اللہ ذات سے یا ضربِ کلمہ طیب سے یا باطنی توجہ سے طالبِ اللہ کو معرفتِ الٰہی کے نور میں غرق کر کے مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے کہ طریقہ قادری میں یہ پہلے ہی روز کا سبق ہے۔ جو مرشد اس سبق کو نہیں جانتا اور طالبوں کو مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری میں نہیں پہنچاتا وہ قادری کامل ہرگز نہیں۔ (کلید التوحید کلاں، سلطان باہو)

سلطان العارفین سخی سلطان باہو اسی اعلیٰ ترین پائے کے مرشد کامل اکمل ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

Marfat.com

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم زابتداء تا انتہا یکدم برم

طالب بیا طالب بیا طالب بیا تا رسانم روز اول با خدا

(ہر وہ شخص جو حق تعالیٰ کا طالب ہے میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ میں اسے ابتدا سے انتہا تک فوراً پہنچا دیتا ہوں۔ اے طالب آ۔ اے طالب آ۔ اے طالب آ تا کہ میں تجھے پہلے ہی دن اللہ تعالیٰ تک پہنچا دوں۔)

* * * * *

بے ادباں نہ سار ادب دی ادباں توں وانجے ہو

جیڑے تھاں مٹی دے پانڈے کدے نہ ہوندے کانجے ہو

جو مڈھ قدیم دے کھیڑے آہے کدو نہ ہوندے رانجے ہو

جنہیں دل حضور نہ منگیا باہو دوہیں جہانی وانجے ہو

جے رب ناتیاں دھوتیاں ملدا تے ملدا ڈڈیاں مچھیاں ہو

جے رب لمیاں والاں ملدا تاں ملدا پیڈاں سسیاں ہو

جے رب راتیں جاگیاں ملدا تے ملدا کال کرچھیاں ہو

اینا گلاں رب حاصل ناہیں باہو رب ملدا دلاں اچھیاں ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۶)

سلطان الفقر

فقر میں سخی سلطان باہو کا مقام و مرتبہ ہر کسی کے وہم و گمان سے بھی بالاتر ہے۔ آپ سلطان الفقر پنجم کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ کو وہ خاص روحانی قوت حاصل ہے کہ آپ قبر میں بھی زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سربلندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض النور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام خلقت، کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب کیا بے نصیب، کیا زندہ کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔ (رسالہ روحی شریف، سلطان باہو)

سخی سلطان باہو نے ہر لحہ استغراقِ حق میں مستغرق رہنے کی وجہ سے ظاہری علم حاصل نہیں کیا لیکن پھر بھی آپ نے طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے ایک سو چالیس کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کی تمام کتب علمِ لدنی کا شاہکار ہیں۔ ان کتب کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ انہیں ادب اور اعتقاد سے پڑھنے والے کی مرشدِ کامل اکمل تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ اپنی تمام کتب میں آپ نے معرفتِ الٰہی کی منازل طے کرنے کے لیے راہِ فقر اختیار کرنے اور مرشدِ کامل کی زیرِ نگرانی ذکر و تصور اسمِ ذات کی تلقین کی ہے۔ آپ ذکر و تصورِ اسمِ ذات کو قلب (باطن) کی کلید فرماتے ہیں جس کے ذریعے تزکیہ نفس اور تجلیۂ روح کے بعد طالبِ مولیٰ کو دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کے اعلیٰ ترین مقامات عطا ہوتے ہیں۔ سخی سلطان باہو فرماتے ہیں کہ میں تیس سال ایسے طالبِ حق کی تلاش میں رہا جسے میں وہاں تک پہنچا سکتا جہاں میں ہوں لیکن مجھے ایسا طالبِ حق نہ مل سکا۔ چنانچہ آپ امانتِ فقر کسی کے بھی حوالے کیے بغیر وصال فرما گئے۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷)

سرچشمہ علوم و فیوض

حضرت سلطان باھو سرچشمہ علوم و فیوض ہیں، مشہور ہے کہ آپ نے ایک سو چالیس کتابیں تصنیف کیں جن میں سے بہت سی کتابیں امتدادِ زمانہ کے ہاتھوں ناپید ہیں۔ تاہم اب بھی آپ کی بہت سی کتابیں دستیاب ہیں اور علمائے ظاہر کے مقابلے میں سلطان باھو فقر کا تصور پیش کرتے ہیں جہاں علما لذتِ نفس و دنیا میں مبتلا ہو کر نفس پیروی کرتے ہیں اور لذتِ یادِ الٰہی سے بیگانہ رہتے ہیں، وہاں فقراء شب و روز یادِ خدا میں غرق ہو کر امر ہو جاتے ہیں۔ آپ کی شاعری میں ترکِ دنیا اور نفس کشی کے خیالات بکثرت ملتے ہیں۔ آپ کے نقطہ نظر کے مطابق دین و دنیا دو ایسی متضاد قوتیں ہیں جن کے باہم تفاوت کو حل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ سلطان باھو کا وصال 1691ء بمطابق اسلامی تاریخ یکم جمادی الثانی 1102ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک دریائے چناب کے مغربی کنارے ایک گاؤں جو آپ ہی کے نام سے موسوم ہے اور جھنگ سے پچاس میل دور جنوب کی جانب قصبہ گڑھ مہاراجہ کے نزدیک تحصیل شورکوٹ میں مرجعِ خاص و عام ہے۔

* * * * *

چڑھ چناں کرتوں روشنائی ذکر کریندے تارے ہو
گلیاں دے وچ پھرن نمانے لعلاں دے ونجارے ہو
شالا مسافر کوئی نہ تھیوے تے ککھ جنہاں تیں بھارے ہو
تاڑی مار اڈا نہ باھو اساں آپے اڈن ہارے ہو
دال دلیلاں چھوڑ وجودوں او ہشیار فقیرا ہو
بن توکل پنچھی اوڈدے پلے خرچ نہ جزیرہ ہو
روز رووزی اڈا کہان ہمیشہ نہیں کردے نال زخیرہ ہو
مولا خرچ پہچاوے باھو جو پتھر دے وچ کیڑا ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸)

انوکھی امداد

پنجابی کے صوفی شاعر۔ جس چیز نے ان کو شہرت دوام بخشی وہ (ابیات باہو) ہے۔ اس کے ہر مصرعے کے بعد (ہو) کے آتا ہے۔ جو ذات باری تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ یہ خاص رنگ سخن باہو کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ کی تمام شاعری تصوف سے مملو ہے۔ کرامات باہو جب آپ شور کوٹ میں کاشتکاری کرتے تھے تو افلاس اور ناداری سے تنگ ایک سفید پوش عیال دار سیّد صاحب بزرگوں اور فقیروں کی تلاش میں مارے مارے پھرا کرتے تھے کہ کہیں سے کوئی اللہ کا بندہ مل جائے اور اس کی دعا سے میری غربت اور تنگدستی دور ہو جائے۔ اسی طلب میں وہ ایک فقیر کی خدمت میں رہنے لگا اور اس کی جان توڑ خدمت کی ایک دن فقیر کو اس کے حال پر رحم آیا اور پوچھا تیری مراد اور حاجت کیا ہے؟ اس سیّد نے عرض کی کہ میرا بڑا بھاری کنبہ ہے اور قرض بہت ہو گیا ہے جوان لڑکیاں اور لڑکے ہیں افلاس اور تنگدستی کی وجہ سے ان کی شادی بھی نہیں کر سکتا۔ ظاہری اسباب ختم ہو چکے ہیں اب تو غیبی مدد کے سوا میری تنگدستی کا علاج ناممکن ہے؟ تب اس فقیر نے کہا کہ میں تجھے ایک مردِ کامل کا پتہ بتا دیتا ہوں سوائے اس کے تیرا علاج کسی کے پاس نہیں ہے۔ تو تخی سلطان باہو کے پاس شور کوٹ (جھنگ) چلا جا اور ان کی بارگاہ میں عرض پیش کر۔ وہ پریشان حال سیّد صاحب سلطان العارفین کے پاس پہنچ گئے لیکن ان کی مایوسی کی کوئی حد نہیں رہی جب دیکھا کہ آپ کھیتوں میں ہل چلا رہے ہیں اور پھر انہیں ارد گرد سے پتہ چل چکا تھا کہ لوگ آپ کو فقیر کی حیثیت سے نہیں یہاں تو کسان کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر مایوس ہو کر واپس مڑنے ہی والے تھے کہ سلطان العارفین نے، جو ان کی قلبی کیفیت سے آگاہ ہو چکے تھے، ان کو آواز دی۔ آپ کی آواز سن کر ان سیّد صاحب کی کچھ ڈھارس بندھی اور دل میں کہنے لگے کہ اب خود بلایا ہے تو عرض پیش کرنے میں کیا ہرج ہے؟ سیّد صاحب نے قریب آ کر سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر پوچھا کہ کس ارادے سے یہاں آئے ہو۔ سیّد صاحب نے

Marfat.com

اپنی ساری سرگذشت سنا دی۔آپ نے فرمایا شاہ صاحب مجھے پیشاب کی حاجت ہے آپ میرا اہل پکڑ کر رکھیں میں پیشاب سے فارغ ہولوں ۔غرض آپ نے پیشاب کیا اور مٹی کے ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد وہ ڈھیلا ہاتھ میں لیے سیّد صاحب سے مخاطب ہوئے ۔" شاہ صاحب آپ نے مفت تکلیف اٹھائی میں تو ایک جٹ آدمی ہوں" ۔سیّد صاحب کا دل پہلے ہی سفر کی محنت اور مایوسی سے جلا ہوا تھا طیش میں آکر بولے کہ ہاں یہ میری سزا ہے کہ سیّد ہو کر آج ایک جٹ کے سامنے سائل کی حیثیت سے کھڑا ہوں ۔سلطان العارفین کو جلال آیا اور اپنی زبان مبارک سے یہ شعر پڑھتے ہوئے وہ پیشاب والا ڈھیلا زمین پر دے مارا۔نظر جنہاں دی کیمیا سونا کردے وٹ قوم اتے موقوف نہیں کیا سید کیا جٹ آپ کے پیشاب والا ڈھیلا اسی جُتی ہوئی زمین پر دور تک لڑھکتا چلا گیا اور زمین کے جن جن مٹی کے ڈھیلوں سے لگتا گیا وہ سونے کے بنتے چلے گئے۔سیّد صاحب یہ حالت دیکھ کر دم بخود رہ گئے اور آپ کے قدموں پر گر کر رونے لگے اور معافیاں مانگنے لگے۔آپ نے فرمایا شاہ صاحب یہ وقت رونے کا نہیں یہ ڈھیلے چپکے سے اُٹھا لو اور چلتے بنو ورنہ لوگوں کو پتہ لگ گیا تو نہ تیری خیر ہے اور نہ میری۔چنانچہ اس سیّد صاحب نے ان سونے کے ڈھیلوں کو جلدی سے اپنی چادر میں لپیٹ لیا اور آپ کے پاؤں چومتے ہوئے وہاں سے چل دیئے۔

* * * * *

پیر ملیاں جے پیڑ نہ جاوے اوس نوں پیر کی دھرنا ھو
مرشد ملیاں ارشاد نہ من نوں او مرشد کی کرنا ھو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹)

بچپن میں روحانی کمالات کا ظہور

بچپن ہی میں آپ کے روحانی کمالات کے ظہور سے آئندہ زندگی کی تصویر نمایاں تھی آپ اپنی والدہ ماجدہ قدس سرہا کا دودھ رمضان المبارک میں سحری سے لے کر شام تک نہیں پیتے تھے۔ یعنی اپنے والدین کی طرح صائم رہتے تھے جب دایہ آپ کو سیر وتفریح کے لیے گھر سے باہر لے جاتی تو آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر اکثر ہندو لوگ کلمہ طیب پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز شہر کے تمام ہندو اکٹھے ہو کر آپ کے والد ماجد بازید محمد قدس سرہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ دایہ آپ کے فرزندار جمند کو وقت بے وقت باہر لانے سے ہمارے دین کا سخت نقصان کرتی ہے آپ مہربانی فرما کر اپنے برخوردار کے لیے سیر وتفریح کا وقت مقرر کر دیں ہم اپنے دین کی حفاظت کے لیے منادی کرنے والے ملازم رکھ لیں گے آپ نے ان کی درخواست منظور فرمالی چنانچہ ہندوؤں نے اس کام کے لیے نوکر مقرر کر لیے اور انہیں تاکید کر دی کہ جس وقت بازید محمد قدس سرہ کا صاحبزادہ محمد باھو قدس رہ گھر سے باہر تشریف لائے فوراً با آواز بلند منادی کر دیں ہ جب نوکر منادی کرتے تو ہندو لوگ فوراً اپنے دکانوں یا مکانوں کے اندر گھس جاتے۔ سلطان الاولیاء امام الاتقیا شیخ سلطان حامد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سلطان شیخ غلام باھو قدس سرہ کی زبان درفشاں سے خاص وقتوں میں جب کہ آپ اسرار بیان فرمایا کرتے تھے۔ یہ سنا کہ شروع سے لر کر آخر تک سلطان العارفین سلطان باھو کی نگاہ مبارک جس غیر مسلم پر پڑی وہ فوراً کلمہ طیب پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ سبحان اللہ یہ کتنا بڑا فضل خداوندی ہے کہ اس نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلیمات کی امت کے اولیاء کی نظر میں اتنی تاثیر کر دی۔ نظر جناندی کیمیا سونا کر دے وٹ رب دیاں دتیاں ذاتاں کیا سید کیا جٹ بچپن میں ایک دفعہ جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کی اجازت سے لوگ ایک برہمن طبیب کو بلانے کے لیے اس کے گھر گئے۔ برہمن نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں وہاں گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا بہتر یہی ہے کہ آپ کا کرتا یہاں لے

Marfat.com

آئیں۔ مریدوں نے ایسا ہی کیا جب اس برہمن طبیب نے کرتا کو دیکھا تو بے ساختہ اس کی زبان سے کلمہ طیبہ جاری ہو گیا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ کی یہ کرامات گردونواح میں ابھی تک مشہور ہے اور یہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور ہزاروں خاص و عام دیکھتے ہیں اور انشاء اللہ العزیز قیامت تک دیکھتے رہیں گے کہ جس وقت لوگ آپ کے مزار مقدس کی زیارت کے لیے خانقاہ شریف کے اندر داخل ہوتے ہیں اور مزار شریف کو دیکھتے ہی بے اختیار ذات الٰہی کے شوق سے رونے لگ جاتے ہیں اور ذکر ہبران کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے سینکڑوں بانصیب آدمی صاحب حال زندہ دل صاحب تاثیر ذاکر روحی ہو جاتے ہیں۔ یہ محض کمال اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نتیجہ ہے۔ (کتاب عرفان باہو)

واقعہ نمبر (۱۰)

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو چالیس کُتب تصنیف فرمائی ہیں اور ہر تصنیف اسمِ ذات کی شرح وتفسیر ہے۔ اسمِ ذات کے اسرار و رموز کو کھول کر جتنا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں بیان فرمایا ہے اس سے پہلے کوئی بھی ایسا نہ کر سکا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خیال خواندن چندیں کتب چراست ترا
الف بس است اگر فہم ایں اداست ترا

تجھ پر اس قدر کتابیں پڑھنے کی دُھن کیوں سوار رہتی ہے اگر تُو صاحب فہم ہے تو تیرے لیے علمِ الف (اسمِ ذات) ہی کافی ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

اسم اللہ رہبر است در ہر مقام
از اسم اللہ یافتند فقرش تمام

اسمِ ذات طالبانِ مولیٰ کی ہر مقام پر راہنمائی کرتا ہے اور اسمِ ذات سے ہی وہ کامل فقر کے مراتب پر پہنچتے ہیں۔ (محک الفقر کلاں)

اسم اللہ بس گراں اس بس عظیم
ایں حقیقت یافتہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریم

Marfat.com

اسم ذات نہایت بھاری و عظیم امانت ہے اس کی حقیقت (کنہہ) کو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔ (کلید التوحید کلاں)

اسم ذات عین اللہ پاک کی ذات ہے۔ (عین الفقر)

تصورِ اسمِ ذات کی شان میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سن! توریت، زبور، انجیل اور اُم الکتب یعنی فرقان یہ چاروں کتابیں محض اسمِ اللہ کی شرح ہیں۔ اسمِ اللہ کیا چیز ہے؟ اسمِ اللہ عین ذات پاک ہے جو بے چون و بے چگون اور بے شبہ و بے نمون ہے اور جس کی شان میں آیا ہے: ۔جو شخص اسم ذات کو پڑھ کر اس کا حافظ ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اسم ذات کے پڑھنے اور اس کے ذکر سے وہ علمِ لدّنی کھلتا ہے کہ جس کی نشاندہی اس فرمانِ حق تعالیٰ میں کی گئی ہے: (البقرہ۔۳۱) (اور آدم علیہ السلام کو کُل اسماء کا علم سکھا دیا گیا۔) فرمانِ حق تعالیٰ ہے: (جس چیز پر اسمِ اللہ نہ پڑھا جائے وہ چیز ناپاک ہے) یاد رکھ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عرش و کرسی اور لوح و قلم سے گزر کر حضورِ پروردگار میں قابَ قوسین کے مقام پر پہنچنا اور اللہ تعالیٰ سے بلاحجاب کلام کرنا محض اسمِ کی برکت سے ہوا کہ اسم دونوں جہان کی چابی ہے۔ ساتوں طبقاتِ زمین اور ساتوں طبقاتِ آسمان جو بلاستون ایستادہ ہیں تو یہ محض اسم ہی کی برکت ہے۔ جو پیغمبر بھی مرتبہ پیغمبری پر پہنچا اور کفار پر فتح حاصل کر کے ان کے شر سے مامون ہوا تو یہ بھی محض اسم ہی کی برکت تھی کہ ان کا نعرہ ہمیشہ یہی ہوا کرتا تھا۔ ہی ہمارا معین و مددگار ہے۔ بندے اور مولیٰ کے درمیان رابطے کا وسیلہ یہی اسمِ ہی تو ہے۔ تمام اولیاء اللہ غوث و قطب اہلِ اللہ کو ذکر فکر الہام مذکور غرقِ توحید مراقبہ و کشف و کرامات اور علمِ لدّنی کے جتنے بھی مراتب نصیب ہوتے ہیں اسمِ ہی کی برکت سے ہوتے ہیں کہ اسم سے وہ علمِ لدّنی کھلتا ہے کہ جس کے پڑھ لینے کے بعد کسی اور علم کے پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی۔

جس نے اسمِ ز کے ساتھ قرار پکڑا وہ غیر اللہ کے ہر تعلق سے نجات پا گیا۔ (عین الفقر)

سُن! اسمائے صفات کے ذکر سے استدراج پیدا ہوتا ہے لیکن اسمِ ذات کے ذکر

Marfat.com

میں تفاوت وتجاوز استدراج ہرگز نہیں ہے کہ اسم جَلّ جَلالَہُ کے چار حروف ہیں۔ ال ل ہ جب اسم سے الف جدا کیا جائے تو یہ اسم للہ رہ جاتا ہے۔ جب کے بعد پہلا ''ل'' بھی جدا ہو جائے تو یہ اسم ''لہ'' رہ جاتا ہے اور جب دوسرا ''ل'' بھی جدا ہو جائے تو یہ ''ہ'' رہ جاتا ہے اور یہ چاروں اسمائے اعظم ''اللہ، للہ، لہ، ہٗ'' اسم ذات ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اللہ (اسمِ ذات) مومنوں کا ایسا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نورِ توحید میں لے آتا ہے (البقرہ۔ ۲۵۷)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا

نہیں ہے کوئی معبود سوائے ''ھُوَ'' (ذاتِ حق تعالیٰ) کے، پس اسی کو ہی اپنا وکیل بناؤ (المزمل۔ ۹)

قرآنِ مجید میں چار ہزار مرتبہ اسمِ ''اللہ'' آیا ہے جس کی برکت سے سارا قرآن ہی اسمِ اللہ ہے۔ مرشدِ کامل وہ ہے جو اسمِ اللہ اور اسمِ اللہ کی راہ جانتا ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتا اور طالبِ صادق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مقدس اور پاک ذات کے علاوہ اور کوئی طلب نہیں رکھتا۔

دادہ خود سپہر بشانہ

اسم اللہ جاوداں ماند

آسمان اُس کا اپنا بنایا ہوا ہے وہ اسے سمیٹ لے گا لیکن اسمِ اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ (عین الفقر)

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۰)

الف اللہ چنبے دی بوٹی

حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے اسمِ اللہ ذات کو چنبیلی کے پودے جسے موتیا بھی کہتے ہیں، سے تشبیہ دی ہے سلطان العارفین سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ پہلے عارف ہیں جنہوں نے اسم اللہ ذات کے لئے" چنبے دی بوٹی" کا استعارہ استعمال فرمایا ہے۔ چمبیلی کے پودے کی پہلے پنیری (بوٹی) لگائی جاتی ہے۔ اور جب وہ آہستہ آہستہ نشوونما پا کر ایک مکمل پودا بن جاتا ہے تو چنبیلی کے پھولوں سے لد جاتا ہے۔ اور اس کی خوشبو پورے ماحول کو مہکا دیتی ہے۔ اسی طرح جب مرشد طالب کو ذکر و تصور اسمِ اللہُ ذات عطا فرماتا ہے تو گویا اس کے دل میں ایک پنیری لگا دیتا ہے اور اسمِ اللہُ ذات کا نور مرشد کی نگہبانی میں آہستہ آہستہ طالبِ صادق کے پورے وجود میں پھیل کر اس کو منور کر دیتا ہے۔ اپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا مرشد کامل ہمیشہ حیات رہے جس نے مجھ پر فضل و کرم اور مہربانی فرمائی اور اسمِ اللہُ ذات عطا فرما کر اپنی نگاہِ کامل سے میرے دل میں اسمِ اللہُ ذات کی حقیقت کو کھول دیا ہے۔ اور نفی (لا الہٰ) سے تمام غیر اللہ اور بتوں کو دل سے نکال دیا ہے اور اثبات (الا اللہ) کے راز نے مجھے اسم سے مسمّیٰ تک پہنچا دیا ہے اب یہ راز اور اس کے اسرار میری رگ رگ، ریشہ ریشہ اور مغز و پوست تک سرایت کر گئے ہیں۔ اب تو اسمِ اللہُ ذات پورے وجود کے اندر اتنا سرایت کر چکا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ جو اسرار اور راز مجھ پر کُھل چکے ہیں ان کو ساری دنیا پر ظاہر کر دو لیکن خواص کے یہ اسرار عام لوگوں پر ظاہر نہیں کیے جا سکتے اسی لیے ان اسرار اور رازوں کو سنبھالتے سنبھالتے جان لبوں تک آ چکی ہے اور ظاہر باطن میں جدھر بھی نظر دوڑاتا ہوں اب مجھے اسم اللہُ ذات ہی نظر آتا ہے اور حالت اس آیت کی مثل ہو چکی ہے کہ تم جس طرف بھی دیکھو گے تمہیں وجہ اللہ ہی نظر آئے گا۔

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۱)

سلطان العارفین کا نام

صاحب مناقبِ سلطانی سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کا پورا نام: سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں اور آج کل کچھ مصنفین آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام محمد باھو رحمتہ اللہ علیہ یا سلطان محمد باھو رحمتہ اللہ علیہ بھی لکھ رہے ہیں حالانکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تمام تصانیف میں اپنا نام ''باھُو'' تحریر فرمایا ہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''باھُو'' کی والدہ نے اس کا نام باھُو (رحمتہ اللہ علیہ) اِس لیے رکھا کہ وہ ہر لمحہ ھُو کے ساتھ رہتا ہے۔(محک الفقر کلاں)

* * * * *

تسبیح پھری تے دل نہ پھریا کی لینا تسبیح پھڑ کے ہو
علم پڑھیا تے عمل نہ کیتا کی لینا علم نوں پڑھ کے ہو
چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لینا چلیاں وڑھ کے ہو
جاگ بناں دودھ جمدے ناہیں پاویں لا ہوئے کڑھ کے ہو

سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
بیڑا اڑیا میرا وچ قبراں دے جتھے مچھ نہ بیندے ڈر کے ہو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لئیو اوجھک کر کے ہو
پیر جنہاں دے میراں باھو اوہی کنڈے لگدے تر کے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۲)

باہو ذکر یاہو میں مسرور

صدآفرین ہو باھُو (رحمتہ اللہ علیہ) کی والدہ پر ''باھُو'' (رحمتہ اللہ علیہ) جو بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا کا بیٹا ہے ذکرِ یاھُو میں مسرور رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

* * * * *

یار یگانہ ملسی تینوں جے سر دی بازی لائیں ہو
عشق اللہ وچ ہو مستانہ ہو سدا الاہیں ہو
نال تصور اسم اللہ دے دم نوں قید لگاویں ہو
ذاتے نال جاں ذاتی رلیا تد باہو نام سدائیں ہو

دنیا کارن علم فاضل گوشے بہ بہ روندے ہو
دنیا کارن لوک وچارے اک پل سکھ ناں سوندے ہو
جنہاں چھڈی دنیا باہو او کندہی چڑہ کھلوندے ہو

ب بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ وی گہنا بھارا ہو
نال شفاعت سرور علم چھٹ سی عالم سارا ہو
حدوں بے حد درود نبی نوں جس دا ایڈ پسارا ہو
میں قربان اونہاں توں باہو جنہاں ملیا نبی سہارا ہ

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۳)

سلطان العارفین کی عبادت گزاری

حضرت سلطان بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ نکاح کے بعد جب اپنی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا کے ساتھ رہنے لگے تو ان کی پارسائی اور عبادت گزاری سے بہت متاثر ہوئے۔ اب وہ خود عمر کے اس مرحلے پر تھے جب آدمی اپنے اندر تجزیے میں مصروف ہوتا ہے کہ زندگی میں کیا کھویا کیا پایا۔ کچھ فیضِ ازلی نے آپ کو متوجہ کیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دنیا ترک کردی اور طے کیا کہ آئندہ اسبابِ دنیاداری سے الگ رہ کر وہ بھی صرف یادِ خدا میں زندگی بسر کریں گے۔ دل میں یہ قصد لے کر ایک دن آپ رحمتہ اللہ علیہ کسی کو بتائے بغیر گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور ملتان پہنچے۔

* * * * *

باجھ حضوری نہیں منظوری پاویں پڑھن بانگ صلواتاں ہو
روزے نفل نماز گزارن پاویں جاگن ساریاں راتاں ہو
باجھوں قلب حضور نہ ہوئے پاویں کڈھن سے زکواتاں ہو

جے کے دین علم وچ ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ہو
اٹھارہ ہزار جو علم آہا اوہ اگے حسین دے مردے ہو
جئے کجھ ملاحضہ سرور کردے تاں خیمے تنبو کیوں سڑدے ہو
جے کر مندے بیعت رسولی تاں پانی بند کیوں کردے ہو
پر صادق دین تنہاں دے باہو جو سر قربانی کردے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۴)

سلطنت دہلی

چونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ فوج چھوڑ کر گئے تھے اور سلطنتِ دہلی سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا حلیہ مشتہر کیا جا چکا تھا اس لیے سرکاری اہلکار آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تلاش میں تھے۔ ملتان میں آپ رحمتہ اللہ علیہ پہچان لیے گئے اور حاکمِ ملتان کے سامنے پیش کیے گئے۔ جب ملتان کے حاکم نے حضرت بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک لباس اور سواری کی گھوڑی (شیہن) دیکھی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ سے بہت متاثر ہوا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا دو روپیہ یومیہ وظیفہ مقرر کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ملتان میں ایک مکان کے اندر تنہائی میں یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے اور بالآخر ولی اللہ اور بارگاہِ الٰہی کے مقبول بندے ہوئے۔

* * * * *

نہ رب عرش مصلہ ملیا نہ رب خانے کعبے ہو
نہ رب علم کتابی ملدا نہ وچ محرابے ہو
گنگا تیرتھیں مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ہو
جد مرشد پھڑیا باہو چھٹے سب عذابے ہو

(سلطان باہو)

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۵)

ملتان میں قیام

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ملتان میں قیام کے دوران حاکمِ ملتان اور راجہ مروٹ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ چونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ تنہا ملازم تھے اس لیے اس خدمت کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو کسی نے یاد نہیں کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود بخود گھوڑی پر ضروری اسباب باندھ کر اور ہتھیار لگا کر ملتان کے حاکم کی خدمت میں پہنچے اور کارِ خدمت کی درخواست کی۔ حاکم نے پوچھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ لشکر میں کس برادری کے جتھہ میں شریک ہو کر جنگ کریں گے؟ عرض کیا۔ چونکہ میں اکیلا تنخواہ کھاتا رہا ہوں اب جو کچھ مجھ سے ہوگا اکیلا ہی خدمت کروں گا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ بات سن کر دربار کے تمام امراء مسکرا دیئے۔ حاکم نے کہا کوئی مضائقہ نہیں جس طرح یہ مرد کہے اسی طرح کرنا چاہیے۔ پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ ایک شخص راستہ کا واقف اور ایک تصویر راجہ مروٹ کی عنایت ہو۔ چنانچہ دونوں چیزیں مہیا کر دی گئیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سلام کر کے روانہ ہوئے اور جب قلعہ مروٹ کے قریب پہنچے تو ساتھی کو رخصت کیا اور خود شہر کی راہ لی اور ایک ہی چھلانگ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی گھوڑی قلعہ کی فصیل پار کر گئی۔ قدرت دیکھیے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سیدھے راجہ مروٹ کی کچہری میں جا ٹھہرے اور سب درباریوں کی موجودگی میں راجہ کا سر کاٹ کر قربوس سے لٹکے ہوئے توبڑہ میں رکھ لیا۔ اس اچانک افتاد سے تمام درباریوں پر حالتِ سکتہ طاری ہو گئی اور کسی کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف بڑھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ شہر کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے تاکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرار نہ ہو سکیں لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شیہن گھوڑی پھر ایک ہی چھلانگ میں قلعے کی فصیل پھلانگ گئی۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۶)

نورِ حق سے منور پیشانی

سلطان العارفین سلطان الفقر حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں بچپن میں ہی ازلی نور چمک رہا تھا اور پیشانی نورِ حق سے منور تھی۔ یہ نورِ ازل زمانہ شیر خواری میں ہی اپنے جوہر دکھانے لگا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ عبادت یا ذکر و تصور اسم اللہ ذات میں محو ہوتیں تو اس یقین کے ساتھ کہ یہ معصوم بچہ ان کی عبادت میں حارج نہیں ہوگا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی محبوب سبحانی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح رمضان المبارک کے دنوں میں دودھ نہیں پیتے تھے۔

* * * * *

تسبیح پھری تے دل نہ پھریا کی لینا تسبیح پھڑ کے ہو
علم پڑھیا تے عمل نہ کیتا کی لینا علم نوں پڑھ کے ہو
چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لینا چلیاں وڑھ کے ہو
جاگ بناں دودھ جمدے ناہیں باھوؒ لال ہوئے کڑھ کے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۷)

کفار دیکھتے ہی مسلمان ہو جاتے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بچپن میں ہی اتنی پرکشش تھی کہ جس پر نظر ڈالتے اس کی زندگی کو ہی بدل دیتے اور وہ خود بخود بغیر کسی ترغیب اور تبلیغ کے کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں آجاتا۔ یہ ایک عجیب وغریب صورتحال تھی جس سے غیر مسلم حد درجہ خائف ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے باہمی صلاح مشورے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ جب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بچہ اکیلا یا کسی کے ساتھ گھر سے باہر نکلے تو براہِ مہربانی منادی فرما دیا کریں تا کہ ہم خود کو اس بچے کی نظر سے دور رکھ سکیں۔ پھر شورکوٹ کی فضائیں عجیب منظر دیکھتیں کہ جب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے باہر نکلنے کا اعلان ہوتا تو غیر مسلم اپنے گھروں دکانوں اور فصلوں میں چھپ جاتے لیکن جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑ جاتی وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت آخر عمر تک جاری رہی کہ جس ہندو پر بھی حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑی وہ مسلمان ہو گیا۔

* * * * *

الف۔ اللہ چنبے دی بوٹی من وچ مرشد لاندا ھُو
جس گت اُتے سوہنا راضی اوہو گت سکھاندا ھُو
ہر دم یار رکھے ہر ویلے سوہنا اُٹھدا بہندا ھُو
آپ سمجھ سمجھیندا باھو۔ "آپ" آپے بنْ جاندا ھُو

(سلطان باھو)

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۸)

قارورہ دیکھ کا حکیم مسلمان ہو گیا

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہو گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا قارورہ (وہ برتن جس میں پیشاب ڈال کر حکیم مرض کی تشخیص کرتے ہیں) یہاں بھیج دو۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قارورہ اس طبیب کے ہاں پہنچایا گیا تو طبیب اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ صاحبِ مناقبِ سلطانی نے قارورہ کا ذکر کیا ہے لیکن سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق اور میرے مرشد پاک حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ قارورہ کی بجائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کرتا بھجوایا گیا تھا۔

* * * * *

اندر بھی ہُو باہر بھی ہُو باہُو کتھاں لبھیوے ہُو
سے ریاضتاں کر کراہاں خُون جگر دا پیوے ہُو
لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانشمند سدیوے ہُو
نام فقیر تنہیں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوے ہُو

(سلطان باہو)

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۹)

راجہ مروٹ کا سر

حضرت بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ جب ملتان کے حاکم کے دربار میں راجہ مروٹ کا سر اکیلے لے کر داخل ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر حاکم حیران رہ گیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اس کارنامے کی شہرت جب دہلی کے دربار تک پہنچی تو پہچان لیے گئے اور شاہجہان نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو واپس بلوایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے معذرت کی اور کہا کہ باقی عمر یادِ خدا میں بسر کرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا ان کی سابقہ خدمات کے پیشِ نظر یہ درخواست نہ صرف منظور ہوئی بلکہ شورکوٹ کی جاگیر بھی انہیں عطا ہوئی جس کا رقبہ 25 ہزار ایکڑ زمین پر مشتمل تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی اہلیہ کے ساتھ انگہ کو چھوڑ کر شورکوٹ میں رہائش اختیار کر لی۔

* * * * *

عاشق دی دل موم برابر معشوقاں دل کالھی ہو
طمع ویکھے تر تر تکے جیون بازاں دی چالی ہو
باز بے چارہ کیوں کر اڈے پیریں پیوں دوالی ہو
عشق خرید نہ کیتا باہو گئے جہانوں خالی ہو

(سلطان باہو)

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۰)

بی بی راستی کا سن وصال

تاریخ میں حضرت بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا کے سن وفات کا تذکرہ نہیں ملتا۔ مناقب سلطانی سے بس اتنا معلوم ہوا ہے کہ حضرت بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ لیکن مائی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا اس وقت بھی زندہ تھیں جب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک 40 سال تھی۔

* * * * *

نال کوسنگی سنگ نہ کریئے کل نوں لاج نہ لایئے ہو
کوڑے تے تربوز نہ ہوندے پاویں مکے تک لے جایئے ہو
کانواں دے بچے ہنس نہ تھیندے پاویں موتی چوگ چگایئے ہو
کوڑے کھو نہ مٹھے ہوندے پاویں سو مناں کھنڈ پایئے ہو

(سلطان باھو رحمتہ اللہ)

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۱)

سلطان العارفین کی والدہ

سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ مناقب سلطانی میں ہی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا انتقال تو بچپن میں ہی ہو گیا تھا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا اس وقت بھی حیات تھیں جب سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 40 سال تھی یعنی 1078ھ تک سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ بقید حیات تھیں اور یہ اورنگ زیب کا دورِ حکومت ہے نہ کہ شاہ جہاں کا۔ پھر آپؒ جب سیّد عبد الرحمن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کے لیے دہلی تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ اس وقت بھی زندہ تھیں اور شورکوٹ میں ہی قیام پذیر تھیں۔

* * * * *

الف اللہ پڑھ حافظ ہویوں ، گیا حجاب نہ پردہ ھو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں، طالب ہویوں زر دا ھو
سے ہزار کتاباں پڑھیاں، ظالم نفس نہ مردا ھو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہو چور اندر دا ھو

(سلطان باہو رحمۃ اللہ)

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۲)

سلطان العارفین امی تھے

آپ اُمی تھے اور آپ نے کسی مدرسہ سے تعلیم حاصل نہیں کی اس کے باوجود آپ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں 140 کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کی کتب کا اعجاز ہے اور آپ کے متعقدین مشاہدہ بھی ہے کہ ایک دفعہ باوضو صدق، اخلاص اور ادب سے آپ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو قلب روشنی سے منور ہونے لگتا ہے۔ آپ کی کتب سراسر الفاظِ نوری اور کلماتِ حضوری پر مشتمل ہیں۔ آپ کا یہ اعلان آپ کی ہر کتاب میں موجود ہے کہ" اگر کسی کو تلاش کے باوجود مرشدِ کامل نہ ملتا ہو وہ ہماری کسی بھی کتاب کو مرشد اور وسیلہ بنائے تو ہمیں قسم ہے کہ اگر ہم اسے اس کی منزل تک نہ پہنچائیں" یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ صدقِ دل سے آپ کی کتب کا مطالعہ کرنے والا اپنی طلب کے مطابق مرشدِ کامل اکمل تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن دِل کے اندھوں کیلئے آپ کا یہ فرمان بھی ہے "شوم کو ہرگز پسند نہیں آئے گی" آپ کی کتب کا یہ اعجاز بھی ہے کہ عارفین کیلئے آپ کی کتب خواہ وہ عارف ابتدائی مقام پر ہو یا متوسط یا انتہائی مقام پر وحدت میں غرق ہو ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ اسرار کا خزانہ رکھتی ہیں وہ جس مقام پر ہوگا اسی مقام کے مطابق ان کتب سے راہنمائی پائے گا۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۳)

مٹی سونا بن گئی

جب آپ شورکوٹ میں کاشتکاری کرتے تھے تو افلاس اور ناداری سے تنگ ایک سفید پوش عیال دار سیّد صاحب بزرگوں اور فقیروں کی تلاش میں مارے مارے پھرا کرتے تھے کہ کہیں سے کوئی اللہ کا بندہ مل جائے اور اس کی دعا سے میری غربت اور تنگدستی دور ہو جائے۔ اسی طلب میں وہ ایک فقیر کی خدمت میں رہنے لگا اور اس کی جان توڑ خدمت کی ایک دن فقیر کو اس کے حال پر رحم آیا اور پوچھا تیری مراد اور حاجت کیا ہے؟ اس سیّد نے عرض کی کہ میرا بڑا بھاری کنبہ ہے اور قرض بہت ہو گیا ہے جوان لڑکیاں اور لڑکے ہیں افلاس اور تنگدستی کی وجہ سے ان کی شادی بھی نہیں کر سکتا۔ ظاہری اسباب ختم ہو چکے ہیں اب تو غیبی مدد کے سوا میری تنگدستی کا علاج ناممکن ہے؟ تب اس فقیر نے کہا کہ میں تجھے ایک مردِ کامل کا پتہ بتا دیتا ہوں سوائے اس کے تیرا علاج کسی کے پاس نہیں ہے۔ تو حضرت سخی سلطان باھو کے پاس شورکوٹ (جھنگ) چلا جا اور ان کی بارگاہ میں عرض پیش کر۔ وہ پریشان حال سیّد صاحب حضرت سلطان العارفین کے پاس پہنچ گئے لیکن ان کی مایوسی کی کوئی حد نہیں رہی جب دیکھا کہ آپ کھیتوں میں ہل چلا رہے ہیں اور پھر انہیں اردگرد سے پتہ چل چکا تھا کہ لوگ آپ کو فقیر کی حیثیت سے نہیں یہاں تو کسان کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر مایوس ہو کر واپس مڑنے ہی والے تھے کہ حضرت سلطان العارفین نے، جو کہ ان کی قلبی کیفیت سے آگاہ ہو چکے تھے، ان کو آواز دی۔ آپ کی آواز سن کر ان سیّد صاحب کی کچھ ڈھارس بندھی اور دل میں کہنے لگے کہ اب خود بلایا ہے تو عرض پیش کرنے میں کیا حرج ہے؟ سیّد صاحب نے قریب آ کر سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر پوچھا کہ کس ارادے سے یہاں آئے ہو۔ سیّد صاحب نے اپنی ساری سرگزشت سنا دی۔

آپ نے فرمایا شاہ صاحب مجھے پیشاب کی حاجت ہے آپ میرا ہل پکڑ کر رکھیں میں پیشاب سے فارغ ہو لوں۔ غرض آپ نے پیشاب کیا اور مٹی کے ڈھیلے سے استنجا کرنے

Marfat.com

کے بعد وہ ڈھیلا ہاتھ میں لیے سیّد صاحب سے مخاطب ہوئے۔ "شاہ صاحب آپ نے مفت تکلیف اٹھائی میں تو ایک جٹ آدمی ہوں"۔ سیّد صاحب کا دل پہلے ہی سفر کی محنت اور مایوسی سے جلا ہوا تھا طیش میں آ کر بولے کہ ہاں یہ میری سزا ہے کہ سیّد ہو کر آج ایک جٹ کے سامنے سائل کی حیثیت سے کھڑا ہوں۔ حضرت سلطان العارفین کو جلال آیا اور اپنی زبان مبارک سے یہ شعر پڑھتے ہوئے وہ پیشاب والا ڈھیلا زمین پر دے مارا۔

نظر جنہاں دی کیمیا' سونا کردے وٹ
قوم اُتے موقوف نہیں کیا سید کیا جٹ

آپ کے پیشاب والا ڈھیلا اسی جُتی ہوئی زمین پر دور تک لڑھکتا چلا گیا اور زمین کے جن جن مٹی کے ڈھیلوں سے لگتا گیا وہ سونے کے بنتے چلے گئے۔ سیّد صاحب یہ حالت دیکھ کر دم بخود رہ گئے اور آپ کے قدموں پر گر کر رونے لگے اور معافیاں مانگنے لگے۔ آپ نے فرمایا شاہ صاحب یہ وقت رونے کا نہیں یہ ڈھیلے چپکے سے اُٹھالو اور چلتے بنو ورنہ لوگوں کو پتہ لگ گیا تو نہ تیری خیر ہے اور نہ میری۔ چنانچہ اس سیّد صاحب نے ان سونے کے ڈھیلوں کو جلدی سے اپنی چادر میں لپیٹ لیا اور آپ کے پاؤں چومتے ہوئے وہاں سے چل دیئے۔

* * * * *

عاشق دی دل موم برابر معشوقاں ول کالھی ہُو
طعمہ ویکھے تر تر تکے جیون بازاں دی چالی ہُو
باز بے چارہ کیوں کر اڈے پیریں پیوس دوالی ہُو
عشق خرید نہ کیتا باہو گئے جہانوں خالی ہُو

(سلطان باہو)

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۴)

اکسیر نظر کسے کہتے ہیں؟

ایک دفعہ آپ مشرقی ریگستان کے علاقہ تھل میں چند طالبوں اور درویشوں کے ساتھ محوِ سفر تھے۔ راستہ میں کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ اکسیرِ نظر کسے کہتے ہیں؟ اس وقت پاس ہی ایک شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا جمع کر کے اسے اٹھانے کو ہی تھا۔ آپ نے اس کی طرف نگاہ ڈالی تو وہ شخص آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ آپ نے سوال کرنے والے سے کہا جس وقت واپس آ کر ہم اس جگہ آئیں جہاں وہ لکڑیاں اُٹھانے والا ہمیں ملا تھا تو تمہارے سوال کا جواب وہی شخص دے گا۔ چنانچہ آپ سفر سے لوٹے اور آپ کا گزر اسی جگہ سے دوبارہ ہوا جہاں وہ لکڑیاں اٹھانے والا آدمی ملا تھا تو ایک طالب نے آپ کو اس سوال کے جواب کی یاد دلا کر عرض کی کہ جناب ہم واپس اسی جگہ پر آ گئے ہیں آپ مہربانی فرما کر ہمیں اس سوال کا جواب دیں کہ اکسیرِ نظر کیا ہے؟ آپ تمام طالبوں' درویشوں اور مریدوں کو اس آدمی کے پاس لے گئے تو اس کو اسی حالت میں پایا جس حالت میں چھوڑ گئے تھے کہ لکڑیوں کا گٹھا اس کے سامنے پڑا ہوا ہے اور وہ آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آپ نے اپنے ہمراہ طالبوں سے کہا کہ اس آدمی سے اپنے سوال کا جواب پوچھو۔ جب انہوں نے اس آدمی کو بلایا تو وہ بت کی طرح ساکت کھڑا رہا اور کوئی جواب نہ دیا اور بار بار بلانے پر بھی کوئی توجہ نہ دی تو انہوں نے عرض کی حضور آپ خود بلائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس روز ہم یہاں سے گزرے تھے تم نے اس شخص کو کس طرح دیکھا تھا۔ انہوں نے عرض کی حضور یہ شخص لکڑیوں کا گٹھا اُٹھانے کو تھا اور جس وقت آپ نے نظر فرمائی تو یہ آسمان کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اس روز سے اسی حالت میں کھڑا ہے۔ پھر آپ نے دوسری دفعہ اس کی طرف توجہ کی تو وہ ہوش میں آ گیا اور آپ کے قدموں پر گر کر زار و قطار رونے لگا اور فریاد کرنے لگا کہ خدا کیلئے مجھے پھر اسی حالت میں پہنچا دیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو اپنی حالت بتاؤ۔ اس نے عرض کی کہ حضور جس روز آپ یہاں سے گزر رہے تھے میں یہ لکڑیوں کا

Marfat.com

گٹھا اُٹھانے کو ہی تھا کہ آپ نے میری طرف باطنی نگاہ ڈالی اور میں آپ کی اسی ایک نگاہ سے اللہ تعالیٰ کے دیدار میں غرق ہوگیا اور آج تک میں اسی لذتِ دیدار میں محو اور مدہوش رہا کہ آپ نے ایک بار پھر مجھے اس حالت سے نکال لیا ہے۔ مجھے صبر اور قرار نہیں آ رہا مجھے پھر اسی حالت میں پہنچا دیں۔ آپ نے درویشوں اور طالبوں سے فرمایا یہ اکسیرِ نظر کی ادنیٰ سی مثال ہے جو تم نے دیکھی ہے۔ تب آپ نے اس شخص سے فرمایا جا اپنے لکڑیوں کے گٹھے کو اٹھا لے پہلے تو مجذوب ابن الوقت تھا اب تو سالک الوقت ہوگا۔ اب یہ تیرے اختیار میں ہے کہ جب چاہے اس حالت میں چلا جایا کر اور جب چاہے واپس آ جایا کر۔

* * * * *

الف۔ عہد دتی جاں آن وکھالی،
از خود ہویا فانی ہو
قرب وصال مقام نہ منزل،
اوتھے جسم نہ جانی ہو۔
نہ اوتھے عشق محبت کائی،
نہ اوتھے کون۔مکانی ہو
اینو این تھیوئے سے باہو،
صد وحدت سبحانی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۵)

حضوری بیر

حضرت سلطان باھو کے محل پاک (مزار پاک) کے دروازے کے سامنے بیر کا ایک درخت ہوا کرتا تھا۔ یہ درخت دروازے کے وسط میں تھا اس لئے جو لوگ زیارت کرنے جاتے انہیں بڑی تکلیف ہوتی اور پھر دروازے کے سامنے ہونے کی وجہ سے درمیان میں پردہ سا حائل رہا کرتا۔ خلفاء اور مجاور ادب کے سبب بیر کے اس درخت کا کاٹنا جائز خیال نہ کرتے تھے۔ ایک روز ایک نابینا شخص زیارت کے لئے محل پاک کے اندر داخل ہونے لگا کہ اس کی پیشانی درخت کے ایک مضبوط تنے سے ٹکرا گئی جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا اور پیشانی سے خون بہنے لگا۔ خلفاء اور مجاوروں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ کل نمازِ فجر کے بعد اس درخت کو کاٹ دیا جائے۔ اسی زمانہ میں ایک فقیر حضرت محمد صدیق ڈیرہ اسماعیل خاں سے آ کر دربار پاک پر معتکف ہوئے تھے بڑے صاحبِ حال فقیر تھے وہ بھی اس مشاورت میں شامل تھے۔ چنانچہ رات کو حضرت سلطان العارفین نے خواب میں محمد صدیق کو فرمایا کہ "ہماری بیری کے درخت کو کیوں کاٹتے ہو' وہ خود بخود یہاں سے دور جا کھڑا ہوگا۔" صبح دیکھا گیا کہ واقعی وہ درخت اپنے اصلی مقام سے دس قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہے۔ یہ مبارک درخت دہلیز کے وسط سے عین شمال کی طرف یعنی زیارت کرنیوالوں کے دائیں ہاتھ خود بخود جا کھڑا ہوا۔ اس روز سے اس درخت کا نام حضوری بیر ہے۔ اس کا میوہ زیارت کرنیوالے ہزار ہا کوس تک بطور تبرک لے جاتے ہیں۔ اسے بیماروں کی شفا حصولِ اولاد اور تبرک کیلئے کھاتے ہیں اگر پھل میسر نہ ہو تو اس کے پتے ہی تبرک کیلئے لے جاتے ہیں۔ اس کرامت سے خواب میں حضرت سلطان العارفین نے محمد صدیق کو مطلع فرمایا تھا اس لیے ان خلیفہ موصوف کا لقب "بیر والا صاحب" اور مخدوم صاحب بیر والا" پڑ گیا اور ان کے مرید ان کو اسی نام سے پکارتے تھے۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۶)

پنگھوڑے میں بچی کو مقام ولایت پر فائز کر دیا

ایک دفعہ حضرت سلطان العارفین چند درویشوں کے ہمراہ ڈیرہ غازی خان کے علاقہ میں سفر فرما رہے تھے راستہ میں چبری نامی گاؤں سے آپ کا گزر ہوا۔ آپ کے ہمراہی درویشوں نے عرض کی کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر اجازت مرحمت فرمائیں دوپہر کا وقت قریب ہے یہیں روٹیاں پکا لیں۔ آپ نے اجازت عطا فرما دی۔ اس گاؤں میں ایک عورت درویشوں کی خدمت کیا کرتی تھی آپ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہی درویش اس عورت کے ساتھ مل کر کھانا پکانے میں مصروف ہوئے۔ اس عورت کی ایک شیر خوار بچی پنگھوڑے میں سوئی ہوئی تھی کہ جاگ کر رونے لگی وہ عورت حضرت سلطان العارفین کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی "اے درویش ذرا اس پنگھوڑے کو ہلا دے تا کہ یہ چپ ہو جائے" حضرت سلطان العارفین پنگھوڑے کو ہلانے لگے اور ساتھ ہی توجہ فرما کر بچی کا قلب اسم ذات سے روشن کر دیا پھر آپ اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے عورت اس بچی کے پنگھوڑے کو ہم نے ایسی جنبش دی ہے کہ تا قیامت یہ جنبش ترقی پذیر ہوگی''۔ اس بچی کا نام حضرت فاطمہ ہے یہ قوم بلوچ مستوئی سے تھیں اور ان کا مزار ڈیرہ غازی خان کے علاقہ ''وھوآ'' کے مقام پر فتح خان کے نام سے مشہور دیہات کے علاقہ ''کا تکر'' میں ہے اس مزار پاک پر لاکھوں زائرین اور سینکڑوں طالبِ اللہ فیض حاصل کرنے کیلئے جاتے ہیں۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۷)

سلطان العارفین کی سیر وسیاحت

سلطان العارفین ایک دفعہ وادی سون سکیسر کی سیاحت کو نکلے آپ کے خلیفہ سلطان نورنگ کھیتران آپ کے ہمراہ تھے۔ وہاں کلر کہار کی ایک خوبصورت پہاڑی کے پاس رکے (یہاں آج کل حکومت نے ایک تفریح گاہ بنادی ہے اور لوگ پکنک منانے یہاں آتے ہیں) اس پہاڑی کے غار میں رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو حضرت سلطان العارفین مراقب ہوگئے اور دیدار الٰہی میں غرق ہوگئے۔ جب شام کا وقت آگیا تو حضرت سلطان نورنگ صاحب کو فکر دامن گیر ہوئی کہ خدا جانے حضور کب تک حالتِ استغراق میں رہیں گے اور یہاں اس جنگل میں ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کیا ہوگا۔ چنانچہ شام کو جب افطار کا وقت ہوا تو ایک غیبی موکل ہرن کی صورت میں پہاڑ سے اتر کر حضرت نورنگ سلطان کے سامنے آ کھڑا ہوا اس کے سینگوں پر کھانا اور پانی موجود تھا اس نے اپنا سر جھکا دیا اسی وقت حضرت سلطان نورنگ کو اپنے مرشد کی آواز آئی۔

(سلطان نورنگ اپنی بارات کو اس ہرن کے سینگوں سے اتار لے) چنانچہ حضرت نورنگ سلطان صاحب نے اس کھانے کے ساتھ روزہ افطار کیا اور برتن اور دسترخوان اس غیبی ہرن کے سینگوں کے ساتھ باندھ کر رخصت کردیا۔ اسی طرح تمام ماہِ رمضان حضرت نورنگ سلطان صاحب کو سحری اور افطاری کے وقت وہ رزق پہنچتا رہا۔

غرض حضرت سلطان العارفین تمام ماہِ رمضان حالتِ استغراق میں رہے۔ عید کی رات جب چاند نظر آیا اور آس پاس کی آبادیوں میں عید کی خوشی میں ڈھول اور نقارے بجنے لگے تو حضرت سلطان العارفین مراقبہ سے باہر آئے اور نورنگ سلطان سے پوچھا کہ یہ کیسا شور ہے؟ عرض کی کہ حضور عید کا چاند نظر آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا نورنگ!

کیا سارا رمضان گزر گیا؟ اور ہمارے روزوں نمازوں اور تراویح کا کیا بنا؟ عرض کی کہ حضور بہتر جانتے ہیں۔ حضرت سلطان العارفین نے باوجود اس قدر استغراق اللہ کے تمام

Marfat.com

ن روزوں اور تراویح کو قضا کر کے ادا کیا۔ اور جب غیبی ہرن آپ کے سامنے حاضر ہوا تو
ن التجا پر آپ نے نگاہ فرمائی جس کو وہ برداشت نہ کر سکا اور واصل بحق ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت وہاں ایک اور درویش بھی موجود تھا اس نے عرض کی کہ میں ایک عرصہ سے خدمت میں موجود ہوں مگر مجھ پر ایسی توجہ نہ کی گئی حضرت سلطان العارفین نے اس پر توجہ فرمائی تو وہ بھی جانبر نہ ہو سکا اور واصل بحق ہوا۔ آپ نے دونوں کے مزارات ساتھ ساتھ بنا دیئے آپ کی نسبت کی وجہ سے وہ جگہ ''آہو باھُو'' کے نام سے مشہور ہو گئی۔

* * * * *

اہف تن میرا چشماں ہووے،
میں مرشد ویکھ ن رجاں ہو
لوں لوں دے مڈھ لکھ لکھ چشماں،
ہک کھولھاں ہک کجاں ہو
اتنا ڈٹھیاں صبر ن میں دل،
ہور کتے ول بھجاں ہو
مرشد دا دیدار جو باہو،
مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۸)

میٹھا پانی

اس جگہ کی ایک کرامت اور مشہور ہے کہ اس جگہ میٹھا پانی نہیں تھا اس لئے کلر کہار کے رہنے والوں کو بہت دور دراز سے پینے کیلئے میٹھا پانی لانا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ کچھ عورتیں پانی بھر کر لا رہی تھیں کہ اللہ کے ایک ولی (مراتِ سلطانی باھُو نامہ کامل کے مطابق حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر) کا گزر ہوا اور انہوں نے ان سے پینے کیلئے پانی مانگا تو عورتوں نے جواب دیا کہ بابا جی پانی تو کڑوا ہے تو اس اللہ کے بندے نے فرمایا اچھا کڑوا ہے تو کڑوا ہی سہی ان عورتوں نے گھر جا کر جب گھڑوں میں پانی دیکھا تو وہ کڑوا نکلا۔

لوگ اس چشمے پر گئے جہاں سے پانی بھر کر لاتے تھے وہ بھی کڑوا ہو چکا تھا۔ تمام کلر کہار کے لوگ ان بزرگ کی تلاش میں نکلے اور ان کے پاس جا کر عرض کی کہ عورتوں سے غلطی ہوگئی وہ آپ کو پہچان نہ سکیں اس لئے معاف فرمادیں اور پانی کی یہ چھوٹی سی جگہ ہی ہمارا سہارا ہے تو انہوں نے کہا کہ کڑوا تو ہو چکا اب ہم اسے میٹھا نہیں کر سکتے۔

لیکن ایک وقت یہاں سے عارفین کا سلطان گزرے گا اس سے عرض کرنا کڑوی چیزوں کو میٹھا اور نا کارہ کو کارآمد بنانا اسی کی صفت ہے۔

جب حضرت سلطان العارفین ہرن اور درویش کو دفن کر چکے تو آبادی کے لوگوں کو پتہ چلا کہ ایک مردِ حق یہاں پر ایک ماہ سے موجود ہے اور ویران پہاڑی پر ایک ماہ سے مصروفِ عبادت ہے۔

وہ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پانی کے مسئلہ کے متعلق عرض کیا آپ نے چلہ گاہ میں بیٹھے بیٹھے ایک پتھر اٹھا کر پہاڑی کے دامن میں زور سے دے مارا تو وہاں سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ آپ نے فرمایا یہ چشمہ قیامت تک جاری رہے گا۔

آپ کا جاری کردہ یہی چشمہ کلر کہار کے لوگوں کیلئے زندگی کا سبب ہے اور پانی کی تمام ضروریات یہی اکیلا چشمہ پورا کرتا ہے۔ اس پانی کی وجہ سے ایک قدرتی جھیل کلر کہار میں

Marfat.com

بن چکی ہے اور اب تو یہ جگہ بہت بڑی تفریح گاہ بن گئی ہے۔

نام فقیر تنہاں دا باھو

قبر جنہاں دی جیوے ہو۔

* * * * *

دل کالے کنوں منہ کالا چنگا، جے کوئی اس نوں جانے ہُو
منہ کالا دل اچھا ہووے، تاں دل یار پچھانے ہُو
ایہہ دل یار دے پچھے ہووے، متاں یار سنجانے ہُو
سے عالم چھوڑ مسیتاں نٹھے باہو، جد لگے دل ٹکانے ہُو

دل تے دفتر وحدت والا، دائم کریں مطالعہ ہُو
ساری عمر پڑھدیاں گزری، جھلاں دے وچ جالیا ہُو
اکو اسم اللہ دا رکھیں، ایہو سبق کمالیا ہُو
دوویں جہان غلام تنہاں دے باہو، جیں دل اللہ سمبھالیا ہُو

باہُو باغ بہاراں کھڑیا نرگس ناز شرم دا ہُو
دل وچ کعبہ سہی کیتو سے پاکوں پاک پرم دا ہُو
الب طلب طواف تمامی حُب حضور حرم دا ہُو
گیا حجاب تھیوسے حاجی بخشیوس راہ کرم دا ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۲۹)

واردات غیبی

اوائل عمری میں ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ واردات غیبی اور فتوحاتِ لاریبی میں مستغرق رہتے۔ایک دفعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ ایک راستہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ ہندو سنیاسیوں کا ایک گروہ وہاں سے گزرا ان میں سے ایک نے بطور حقارت پاؤں کی ٹھوکر سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اٹھا کر کہا ہمیں راستہ بتاؤ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اٹھتے ہی فرمایا " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ "۔سنیاسیوں کا یہ گروہ آپؒ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی کلمہ طیبہ کی ایک ضرب اور ایک نگاہ سے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔اس گروہ کا بعد میں اولیاء اللہ میں شمار ہوا۔

* * * * *

اکف دم سجن تے لکھ دم ویری،
اک دم دے مارے مردے ہو ۔
اک دم پچھے جنم گوایا،
چور بنے گھر گھر دے ہو ۔
لائیاں دی اوہ قدر کی جانن،
جیہڑے محرم ناہیں سر دے ہو ۔
سو کیوں دھکے کھاون باہو،
جیہڑے طالب سچے در دے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۰)

علوم باطنی

سلطان العارفین سلطان الفقر حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ عین الفقر میں فرماتے ہیں: مجھے اور محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ کئی دفتر درکار ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گرچہ نیست مارا علم ظاہر
زعلم باطنی جاں گشتہ طاہر

اگرچہ ظاہری علم میں نے حاصل نہیں کیا تاہم علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک وطاہر ہو گیا اس لئے جملہ علوم میرے جسم میں سما گئے۔

* * * * *

عشق دی بھاہ ہڈاں دا بالن
عاشق بہہ سکیندے ہو
گھت کے جان جگر وچ آرا
ویکھ کباب تلیندے ہو
سرگرداں پھرن ہر ویلے
خون جگر دا پیندے ہو
ہوئے ہزاراں عاشق باہو
عشق نصیب کہیندے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۱)

کبھی مستحب بھی فوت نہیں ہوا

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں مکاشفات اور تجلیاتِ انوارِ ذاتی کے سبب علمِ ظاہری کے حصول کا موقع نہیں ملا اور نہ ہی ہمیں ظاہری ورد و وظائف کی فرصت ملی ہے۔ اس قدر استغراق کے باوجود آپ رحمتہ اللہ علیہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس قدر ثابت قدم رہے کہ زندگی بھر آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ایک مستحب بھی فوت نہیں ہوا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر مراتب از شریعت یافتم
پیشوائے خود شریعت ساختم

میں نے شریعت پر عمل پیرا ہو کر ہر مرتبہ حاصل کیا اور اپنا پیشوا اور راہبر شریعت کو بنایا ہے۔

* * * * *

عشق جنہاں دی ہڈیں رچیا
رہن اوہ چپ چپاتے ہو
لوں لوں دے وچ لکھ زباناں
کرن اوہ گونگی باتیں ہو
کردے وضو اسم اعظم دا
جھڑے دریا وحدت نھاتے ہو
تد تھین قبول نمازاں باہو،
جد یاراں یار پچھاتے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۲)

تلاشِ حق سلطان العارفین

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اور پھر علومِ باطنی کے حصول کے لئے والدہ محترمہ کا سایہ ہی کافی تھا کیونکہ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا عارفہ کاملہ تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگرداں رہا لیکن مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔

ایک دن دیدارِ الٰہی میں مستغرق آپ رحمتہ اللہ علیہ شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے اپنائیت سے پکڑ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں آگاہ کیا کہ میں علی ابن طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) ہوں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کم عمر تھے کم علم نہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو قریب تھا کہ خود کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر نثار کر دیتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ پر توجہ مرکوز کی اور فرمایا: فرزند آج تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔ پھر جیسے وقت تھم گیا ہر شے ساکت ہوگئی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور تمام اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاضر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مجلس سے اٹھ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعدازاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بھی توجہ کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے تو مجلس میں صرف اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی رہ گئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے لیکن بظاہر خاموش تھے۔ مگر

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا میرے ہاتھ پکڑو۔ اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ کلمہ تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اول و آخر یکساں ہوگیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے فرمایا تو میرا فرزند ہے۔

* * * * *

بیئد باں ن سار ادب دی
نال غیراں دے سانجھے ہو
جہڑے ہون مٹی دے بھانڈے
کدی ن تھیون کانجے ہو
جہڑے مڈھ قدیم دے کھیڑے
کدی ن ہوندے رانجھے ہو
جیں حضور ن منگیا باہو
دوہیں جہانی وانجھے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۳)

باطنی مہربانی

ظاہری دستِ بیعت سلطان العارفین سلطان الفقر حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ۔

اس باطنی مہربانی کے بعد جب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ واپس گھر پہنچے تو والدہ محترمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پورا ماجرہ آپ رحمۃ اللہ علیہا کے گوش گزار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے سارا ماجرہ سن کر فرمایا اب تمہیں کسی مرشد کامل سے ظاہری دستِ بیعت کرلینی چاہیے۔ بیعت تو میں کر چکا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اویسی طریقہ کے مطابق مجھے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے براہِ راست فیضان حاصل ہوا ہے، حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مجھے باطنی فیض سے مالا مال کیا ہے اور تلقین وارشاد کی اجازت بھی عطا فرمائی ہے۔

* * * * *

بغداد شریفے ونج کراہاں
سودا نہیں کیتو سے ہو
رتی عقل ں کراہاں
بھار غماں دا ۔ ہو
بھار بھریرا پوکھیری
اوڑک ونج پہنتیو سے ہو
ذات صفات صحیح کیتو سے باھو
تاں جمال لدھو سے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۴)

راہِ سلوک کے مسافر

لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ نے فرمایا کہ یہ باطنی بیعت ہے راہِ فقر میں ظاہری بیعت ضروری ہے اور اس کیلئے مرشدِ کامل تلاش کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ ہی میری مرشد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ نے جواب دیا بیٹا عورتوں کو بیعت اور تلقین کرنے کا حکم نہیں۔ کیونکہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا نے بیعت و تلقین نہیں کی۔ حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: روئے زمین پر ڈھونڈو اور اشارہ مشرق کی طرف فرمایا۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشدِ کامل کی تلاش میں ایک بار پھر گھر سے نکل پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تجسس کی مسافت کے راستوں کو طے کرتے مختلف درویشوں اور فقیروں سے ملے لیکن کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طلب پوری نہ کر پا رہا تھا۔

* * * * *

چڑھ چناں تے کر رشنائی
تارے ذکر کریندے تیرا ہو
تیرے جیے چن کئی سے چڑھدے
سانوں سجناں باجھ ہنیرا ہو
جتھے چن اساڈا چڑھدا
اتھے قدر نہیں کجھ تیرا ہو
جس دے کارن جنم گوایا باھو
یار ملے اک ویرا ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۵)

کشف و کرامت کے کھلونے

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے لا تعداد فقراء سے گڑھ بغداد (میاں چنوں ضلع خانیوال۔ پنجاب پاکستان) راوی کے کنارے ایک گاؤں میں رہائش پذیر شاہ حبیب اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ جو کہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی اولاد پاک میں سے تھے، کا شہرہ سنا تو ان سے ملاقات کی خواہش دل میں پیدا ہوئی۔ چنانچہ حضرت شاہ حبیب اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کیلئے آپ گڑھ بغداد تشریف لے گئے۔ جیسے ہی خانقاہ میں داخل ہوئے تو دیکھا خانقاہ درویشوں فقیروں اور خدام سے پُر ہے۔ لوگ جوق در جوق ایک جانب آگ پر رکھی پانی سے بھری دیگ میں ہاتھ ڈالتے جاتے ہیں اور مرادیں پاتے جاتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خاموشی سے یہ منظر دیکھا اور چپ چاپ ایک طرف بیٹھ گئے۔ دفعتاً شاہ حبیب اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کی نظر آپ رحمتہ اللہ علیہ پر پڑی تو انہوں نے حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ تیری ظاہری حالت سے تو ایسا دکھائی دیتا ہے کہ تو طویل مسافت طے کر کے یہاں تک پہنچا ہے پھر اب خاموش اور علیحدہ کیوں بیٹھا ہے؟ اُٹھ تو بھی دیگ میں ہاتھ ڈال کر اپنی مراد پا۔ فقر کے شہسوار حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے خاموشی سے ان کی بات سنی اور ادب سے بولے۔ مجھے کشف و کرامت کے یہ کھلونے متاثر نہیں کرتے اور نہ میری مراد ایسی ہے جو اس طرح بر آئے۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۶)

ایک مشکیزہ سے حوض لبالب بھر گیا

حضرت شاہ حبیب اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ نے چونک کر آپ رحمتہ اللہ علیہ پر نظر ڈالی اور کہا بے شک تمہاری مراد اور طلب بلند تر ہے لیکن تو یہ بھی جانتا ہے کہ بلند آرزو کی تکمیل کیلئے کٹھن مراحل طے کرنا پڑتے ہیں۔ بے شک حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا: اور میں نے یہ طویل مسافت بے سبب طے نہیں کی، آپ حکم دیجئے شاہ حبیب اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کچھ دیر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر نظریں جمائے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھتے رہے پھر بولے اچھا فی الحال تو حوض میں پانی بھر۔ یہ کہہ کر انہوں نے ایک خادم کو بلایا جس نے ایک مشکیزہ لا کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے کر دیا۔ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے وہ مشکیزہ اٹھایا اسے پانی سے بھرا اور لے جا کر حوض میں ڈالا حوض ایک ہی مشکیزہ پانی سے لبالب بھر گیا۔

* * * * *

چار مصلے پنج امام
کنوں سجدہ کرے ہو
چار محل تے پنج بہاری
کنو حاصل بھرے ہو
دوویں جہان غلام تنہاں دے
جیہڑے ربّ صحیح کرے ہو
چار پیراں چوداں کھنوادی باھو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۷)

آج سے تم حقوق سے آزاد ہو

شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ سمیت تمام حاضرین نے حیرت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا۔ پھر شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ سے مخاطب ہوئے:

کیا تو آزمائش کیلئے خود کو آمادہ پاتا ہے؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فوراً آمادگی ظاہر کی۔شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا: تیرے پاس کوئی دنیاوی مال واسباب بھی ہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔شاہ حبیب اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ برجستہ بولے درویش اور دنیاوی مال کا آپس میں کیا تعلق؟ ایک میان میں دو تلواریں کیسے رکھی جاسکتی ہیں۔تو ایک دل میں دو محبتیں جمع کرنا چاہتا ہے۔

یہ سن کر حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ فوراً گھر کی طرف روانہ ہوئے گھر جا کر انہوں نے تمام مال اکٹھا کیا اور باہر پھینک دیا حتیٰ کہ پنگھوڑے میں سوئے ہوئے اپنے شیر خوار بچے کی انگلی سے سونے کی انگوٹھی بھی اتار کر باہر اچھال دی۔اگلی صبح طویل مسافت طے کر کے گڑھ بغداد پہنچے اور سیدھے شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے پیش ہو گئے۔شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں دیکھتے ہی اُٹھ کر ان کا استقبال کیا اور بولے بے شک تو نے دنیاوی مال سے تو نجات حاصل کر لی مگر ابھی عورتوں سے آزادی حاصل نہیں کر پائے۔دونوں میں سے کس کا حق ادا کرنے کا ارادہ ہے؟ خدا کا یا بیویوں کا؟۔

یہ سننا تھا کہ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کچھ کہے اور کچھ آرام کئے بغیر ایک بار پھر طویل سفر کیلئے تیار ہو گئے۔ایک بار پھر گھر جا پہنچے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ الہاماً جانتی تھیں کہ آج بیٹا کس غرض سے گھر واپس آیا ہے مگر انجان بنتے ہوئے بولیں کیوں۔ باھو (رحمتہ اللہ علیہ) بیٹے اب کیسے آنا ہوا؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نرمی سے سر جھکا کر مقصد بیان کیا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو

Marfat.com

اپنے قریب بٹھایا اور آہستگی سے مخاطب ہوئیں اے بیٹا باھو رحمتہ اللہ علیہ تمہاری بیویوں کے جو حقوق تم پر ہیں آج سے تم ان سے آزاد ہو اور تمہارے جو حقوق بیویوں کے ذمے ہیں وہ بدستور قائم رہیں گے۔ اگر تم حقیقی معرفت کے حصول میں کامیاب ہو گئے تو بہتر ہے لیکن محض بیویوں کے حقوق پورے کرنے کی خاطر گھر آنے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اب طلاق کا خیال بھی دل میں نہ لانا۔

* * * * *

دنیاں زن گھر منا پھک
یا گھر کافر دے سوہندی ہو
نقش نگار کرے بہتیرے
زن خوباں سبھ موہندی ہو
بجلی وانگ کرے لشکارے
سر دے اتوں چھہندی ہو
عیسٰی دی صلع وانگوں باہو
راہ ویندیاں نوں کوہندی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۸)

والدہ کی قابل قبول تجویز

والدہ محترمہ کی یہ قابلِ قبول تجویز سن کر آپ رحمتہ اللہ علیہ پرسکون اور مطمئن انداز میں دوبارہ شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جا پہنچے۔ شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا پرتپاک استقبال کیا اور نظر سے ان پر توجہ کی پھر پوچھا: اے باھو رحمتہ اللہ علیہ مطمئن بھی ہو کچھ مشاہدہ بھی کیا؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ادب سے سر جھکا کر کہا: شیخ جو کچھ آج مجھ پر منکشف ہوا اس سے تو میں پنگھوڑے میں ہی آشنا ہو گیا تھا میری تمنا اس سے زیادہ کی ہے۔

* * * * *

دودھ دہیں تے ہر کوئی رڑکے
عاشق بھاہ رڑکیندے ہو
تن چٹورا من مندھانی
آہیں نال ہلیندے ہو
دکھ دا نیترا کڈھے لشکارے
ہنجھو پانی پویندے ہو
نام فقیر تنھاں دا باہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۳۹)

ضعیفی اور یہ مشقت

شیخ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب تو نہ دیا البتہ بیٹھے بیٹھے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی خوب سمجھتے تھے کہ اس عمل کا مقصد امتحان ہی ہے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی جھٹ ان کے تعاقب میں پہنچے اور ایک کھیت میں ضعیف کاشتکار کی شکل میں شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ کو محنت مشقت کرتے پایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نزدیک جا کر فرمایا: ضعیفی اور یہ مشقت؟ آپ آرام کریں میں کام کرتا ہوں۔ شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے اصل روپ میں آئے اور ہنس کر انہیں ساتھ لیا اور آگے بڑھے مگر چند قدم چلنے کے بعد پھر غائب ہو گئے۔

* * * * *

فجری ویلے وقت سویلے
آن کرن مزدوری ہو
کاواں الھاں بکے گاں
تریجی رلی چنڈوری ہو
مارن چنجھاں کرن مشقت
پٹ پٹ کڈھن انگوری ہو
عمر پٹیندیاں گزری باھو
کدی نہ پئیا پوری ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴۰)

بابا جی میرا ماتھا تو خالی ہے

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ان کا تعاقب نہ چھوڑا اور اب کی مرتبہ انہیں ایک آبادی میں ایک بوڑھے برہمن پنڈت کی شکل میں لوگوں کو تلک لگاتا پایا۔ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ مسکرا کر نوجوان کی شکل میں ان کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے۔ بابا میرا ماتھا تو خالی ہے کیا یہ میرے بھاگ میں نہیں کہ میرے ماتھے پر بھی آپ تلک لگائیں۔ دوسرے لمحے شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ پھر اپنی اصلی شکل میں حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے کھڑے مسکرا رہے تھے۔

* * * * *

گوڑھ زلمات اندھیر غباراں
اگے راہ نے خوف کھتر دے ھو
لکھ آبِ حیات منور چشمے
سائے زلف امبر دے ھو
مکھ محبوب دا خانا کعبہ
عاشق سجدہ کردے ھو
دو زلفاں وچ نین مصلے
چار مذہب جتھ ملدے ھو
مثل سکندر ڈھونڈن عاشق
اک پلک آرام نہ کردے ھو
خضر نصیب جنہاں دے باھو
اوہ جا گھٹ اوتھے بھردے ھو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴۱)

سلطان میں تجھے کیا بتاؤں

انہوں نے حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا ہاتھ تھاما اور آگے بڑھ گئے مگر تیسری مرتبہ پھر وہی عمل کیا یعنی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے لیکن حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کہاں پیچھا چھوڑنے والے تھے۔ ان کے پیچھے لپکے اور ایک مسجد میں انہیں جا ڈھونڈا جہاں شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ ایک معمر امام مسجد کے روپ میں بچوں کو قرآن کی تعلیم دے رہے تھے۔ چنانچہ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ بھی جھٹ ایک بچے کے روپ میں قاعدہ پکڑے ان کے سامنے جا بیٹھے اور ایک حرف پر انگلی رکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھنے لگے۔ بابا یہ کیا ہے؟ اس بار شیخ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ انہوں نے آب دیدہ ہو کر حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کو گلے سے لگا لیا اور کہنے لگے۔ بس باھو رحمتہ اللہ علیہ بہت ہو چکا۔ لیکن سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی حالت نہ بدلی۔ آپ بدستور اسی حرف پر انگلی جمائے پوچھنے لگے۔ بابا بتاؤ یہ کیا ہے؟ شیخ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ بیچارگی سے بولے۔ سلطان میں تجھے کیا بتاؤں یہ تو میرے بس کا کام نہیں۔ تمہارا نصیب حضرت شیخ عبدالرحمن جیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ہے جو دہلی میں ہیں۔

گودڑیاں وچ لال جنہاں دی
راتیں جاگن ادھیاں ہو
سک ماہی دی ٹکن نہ دیندی
لوک انھے دیندے بدیاں ہو
اندر میرا حق تپایا
کھلیاں راتیں کڈھیاں ہو
تن تھیں ماس جدا ہویا باھو
سوکھ جھلارے ہڈیاں ہو

واقعہ نمبر (۴۲)

دہلی میں سلطان العارفین کا استقبال

ایک اور روایت کے مطابق غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کو باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد سیّد عبدالرحمن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی دستِ بیعت کا حکم دیا۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ حکم ملتے ہی فوراً دہلی کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی آپ رحمتہ اللہ علیہ دہلی سے دور ہی تھے کہ ایک شخص دوڑتا ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور آگے بڑھ کر حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں عزت سے چھونے کے بعد عرض کیا کہ اس کو شیخ سیّد عبدالرحمن قادری رحمتہ اللہ علیہ نے ان کے استقبال کیلئے روانہ کیا ہے۔

* * * * *

گھڑی گھڑی وچ حاضر کردا
پل پل دے وچ دیری ہو
دل وچ خوف رضا ربے دا باہو
ربّ کرے نہ ٹیری ہو
خوف رضا وچ دل دے کریئے
ربّ وچ میری ہو
جنہاں خوف ربے دا باہو
اوہناں وںج بدھے نی سیری ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴۳)

مرشد کامل سے ازلی نصیبہ حاصل کرلیا

۲۹ ذیقعد ۱۰۷۸ ھ (۱۱ مئی ۱۶۶۸ء) بروز جمعتہ المبارک آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمن جیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ جیسے ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمن قادری رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچے وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو پکڑ کر خلوت میں لے گئے۔ پس آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مرشد کامل سے اپنا ازلی نصیبہ اسمِ ذات کی صورت میں ایک پل میں ہی ایک دم میں پالیا۔ جو چاہتے تھے مل گیا اور اسی وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کو رخصت کیا گیا۔

* * * * *

ہک جاگن ہک جاگ ن جانن
ہک جاگدیاں ہی ستے ہو
ہک ستیاں جا وصال ہوئے
ہک جاگدیاں ہی مٹھے ہو
کی ہویا جے گھگو جاگے
جو لیندا ساہ اپٹھے ہو
میں قربان تنھاں توں باہو
جنھاں کھوہ پریم دے جتے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴۴)

نعمت عظمیٰ کی آزمائش

آپ رحمۃ اللہ علیہ السّتی فیض سے مستفیض نعمت سے پُر اور فیض رسانی کے جذبات سے لبریز تھے۔ ہر خاص و عام پر توجہ کرنے لگے۔ خلقِ خدا کیلئے آپ نے فیض عام کر دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارد گرد خلقت کا اس قدر ہجوم ہو گیا کہ راستے بند ہو گئے شہر میں شور مچ گیا۔ حتیٰ کہ یہ معاملہ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا گیا۔ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب طلبی فرمائی کہ ہم نے تجھے یہ خاص نعمت عنایت کی اور تو نے عام کر دی۔ عرض کیا! یا پیرو مرشد جب بڑھیا عورت روٹی پکانے کا توا بازار سے خریدتی ہے تو اسے ٹھونک بجا کر دیکھتی ہے کہ کیسا کام دے گا آیا درست ہے یا نہیں اور جب ایک لڑکا لکڑی کی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھتا ہے کہ اس میں لچک کافی ہے کہ نہیں۔ پس آپ سے جو نعمتِ عظمیٰ حاصل کی میں نے بھی اس نعمت کی آزمائش کی کہ مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کس قدر نعمت حاصل ہوئی ہے۔

ہو سوداگری سودا ایہو
دنیاں چار دہاڑی ہو
جاں جاں دل وچ موجاں مانے
موت مریندی تاری ہو
کر کجھ محنت حاصل ہووے
جوں جوں ہتھ پساری ہو
رل چوراں نے پور چڑھایا
ربّ صحیح سلامت جاری ہو
چل بازار کجھ کریئے باہو
دشمن ہتھ کٹاری ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴۵)

حضورِ حق کی کیفیت

سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی اپنی والدہ ماجدہ بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا ذکر ''ھو'' اور اس کی لطافتوں کا حصول ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھا کیونکہ بی بی راستی کا قلب انوار اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز تھا اور ان کی جان اللہ تعالیٰ کے ذکر کی گرمی سے گداز تھی اور بعد میں خود سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا ادراک ہوا کیونکہ یہ تمام کیفیات خود آپ رحمۃ اللہ علیہ پر گزریں، سلطان العارفین کے بقول:

''میری والدہ کو ایسا ذکر خفی حاصل تھا کہ ان کی آنکھوں سے خون جاری ہوتا تھا اور یہی کیفیت میری بھی ہوئی اور اس کیفیت کو حضورِ حق کہتے ہیں۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋

جوم دل منگے ہووے ناہیں
ہوون رہا پریرے ہو
دوست ن دیوے دل دا دارو
عشق ن واگاں پھیرے ہو
اس میدان محبت والے
ملدے تاء تکھیرے ہو
میں قربان تنہاں توں باھو
جنہاں رکھیا قدم اگیرے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴۶)

قیامت تک یہ نعمت عظمیٰ ترقی پر ہوگی

پس جس طرح حضرت سیّد المرسلین احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سے مجھے حکم ہوا ہے کہ خلقِ خدا کو تلقین کروں اور فیض کو عام کروں۔ انشاء اللہ قیامت تک یہ نعمت ترقی پر ہوگی۔ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ یہ دلیل سن کر مسکرا اُٹھے اور کہنے لگے باھُو (رحمۃ اللہ علیہ) میں تجھے منع نہیں کرتا مگر اس کا خیال رکھا کر کہ ہر شخص اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

* * * * *

جیم توں چاہیں وحدت ربّ دی
مل مرشد دیاں تلیاں ہو
مرشد لطفوں کرے نظارہ
گل تھیون سبھ کلیاں ہو
اوہناں کلیاں وچ ہک لالا ہوی
گل نازک کل پھلیاں ہو
دوہیں جہانی مٹھے باہو
جنہاں سنگ کیتا دو ولیاں ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴۷)

مسجد میں شور اور وجد برپا ہو گیا

اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ دہلی کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ اورنگ زیب ارکانِ حکومت سمیت جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں مشغول تھا۔ مسجد میں اس قدر بھیڑ تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی اس لئے حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ سب سے پیچھے جہاں جوتیاں رکھتے ہیں کھڑے ہو گئے اور جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے توجہ کی تو تمام مسجد میں شور اور وجد برپا ہو گیا۔ یہاں تک کہ صرف تین آدمی اورنگ زیب قاضی اور کوتوال جذبہ کی تاثیر اور نگاہ کے اثر سے محجوب رہے۔

* * * * *

جیں دل عشق خرید نہ کیتا
سو دل درد نہ جانے ہو
کھنسے خسرے ہر کوئی آکھے
کون کہے مردانے ہو
گلیاں وچ پھرن ہر ویلے
جویں جنگل ڈھور دیوانے ہو
مرد نمرد تاہیں کھلسن باھو
جد عاشق بنھسن گانے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۴۸)

پل بھر میں ولایت عظمیٰ کا منصب عطا کر دیا

جیسے ہی حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے توجہ منقطع کی اور مجمع اپنی حالت میں واپس آیا تو وہ تینوں حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ ہمیں کیوں نعمت سے محروم رکھا گیا؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے توجہ یکساں کی تھی۔ تم پر اس واسطے اثر نہیں ہوا کہ تمہارے دل سخت تھے۔ انہوں نے دست بستہ ہو کر فیض کیلئے التجا کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کیلئے یہ شرائط ہیں کہ تم اور تمہاری اولاد ہماری اولاد اور پس ماندگان کیلئے دنیاوی مال و متاع سے مروت نہ کریں اور ہمارے مکان اور گھر نہ آئیں تا کہ تمہارے دنیاوی امور کے سبب ہماری عیال اور اولاد میں دنیاوی جھگڑے اور فساد نہ پڑ جائیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اورنگ زیب سے یہ اقرار لیکر اس پر توجہ کی اور خاص فیض تک پہنچایا۔ بعدازاں جب وہاں سے روانگی کا ارادہ کیا تو اورنگ زیب نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے یادگار کیلئے التجا کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وہیں کھڑے کھڑے کتاب اورنگ شاہی تصنیف فرمائی جسے شاہی محرروں نے اسی وقت تحریر کر لیا۔

جتھے رتی عشق وکادے
اوتھے مل ایمان دیویوے ہو
قطب کتاباں ورد وظیفے
ایہہ بھی اتر کچیوے ہو
باجھوں مرشد کجھ نہ حاصل
توڑے راتیں جاگ پڑھیوے ہو
مریئے مرن تھیں اگے باھو
تاں رب حاصل تھیوے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر(۴۹)

سلطان العارفین کے روحانی نظریات

حضرت سلطان باھو (قدس اللہ سرہٗ) نے اپنی فارسی تصانیف میں بھی روحانی نظریات پیش کئے جن کا اطلاق اگر معاشرے میں ہوتو اس کے اندر استحکام قائم ہو جائے گا۔ اس نظرے کی وضاحت کے لیے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

جسم مادیت ہے اسم اللہ ذات روحانیت ہے آپ (قدس اللہ سرہٗ) جسم اور اسم اللہ ذات کے تعلق کو اس طرح واضح فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص تصور کے ذریعے اپنے جسم کو اسم اللہ ذات کے ساتھ اس طرح یکجا کر لیتا ہے کہ جس طرح سیاہی کاغذ کے ساتھ یکجا ہو جاتی ہے۔تو وہ ولی اللہ کے اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جس کی ابتداء و انتہا ایک ہوتی ہے''۔(نورالہدیٰ،ص:۱۵۷)

آپ (قدس اللہ سرہٗ) علم کے بارے میں اپنا نظریہ اس طرح پیش فرماتے ہیں:

''علم دو قسم کا ہے ایک رسمی ورواجی ظاہری علم ہے جو زبان سے پڑھا جاتا ہے اور دوسرا علم حی وقیوم ہے جو کہیں لکھا ہوا نہیں ہے اس کا مطالعہ تصور سے کیا جاتا ہے''۔ (نورالہدیٰ،ص:۲۱۵)

جب انسان اپنی روحانیت کو اجاگر کر لیتا ہے تو اس کی روح کا ارتقائی سفر شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ آپ (قدس اللہ سرہٗ) فرماتے ہیں کہ:

''اس کا نفس قلب بن جاتا ہے قلب روح کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور روح سر بن جاتا ہے اور سر خفی بن جاتا ہے،خفی انا میں تبدیل ہو جاتی ہے اور انا مخفی میں ڈھل جاتی ہے اسے توحید مطلق کہتے ہیں یہاں پر پہنچ کر ابتداء،انتہاء بن جاتی ہے کہ ابتداء نور توحید ہے جس سے نور محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیدا ہوا نور محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روح پیدا ہوئی اور روح سے نور روشنائی اسم،جسم،قلب،نفس،قالب،مطلب،مطالب اور وجود اربعہ عناصر پیدا ہوئے''۔ (عین الفقر،ص:۱۰۷)

Marfat.com

حضرت سلطان باہو (قدس اللہ سرّہٗ) کے افکار کے مطابق اصل انسان وہ ہے جو مادیت کے اوپر روحانیت کو غالب کر لیتا ہے۔اس طریق کی وضاحت آپ (قدس اللہ سرّہٗ) یوں فرماتے ہیں کہ:

''جب تصور کی کثرت سے اسم اللہ ذات صاحب تصور کے قلب و قالب پر غالب آتا ہے تو خباست و نفسانیت کی ساری کثافت اس کے جامہ کثیف اربعہ عناصر سے دور ہو جاتی ہے اور اس کے وجود میں روحانیت کے خصائل حمیدہ پیدا و ہویدا ہو جاتے ہیں''

(اسرار القادری، ص:۴۵)

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو (قدس اللہ سرّہٗ) کے روحانی نظریات قرآن وسنت کی واضح دلیل ہیں کہ معاشرے میں مادیت عروج پر پہنچ چکی ہے جبکہ روحانی قدریں پامال ہو رہی ہیں۔مادی ترقی میں ہم اوج ثریا پر پہنچ چکے ہیں لیکن روحانی طور پر شاید ''اسفل السافلین'' سے بھی نچلے درجے میں گر چکے ہیں۔اگر روحانی پہلو کو ترک کر دیں گے تو ہمارے معاشرے کی بھی وہی حالت ہو جائے گی جو قبل از اسلام عرب معاشرے کی تھی۔اس لئے ہم پر لازم ہے کہ اعتدال کی فضا قائم کی جائے تا کہ امن و سکون کا دور دورہ ہو۔اس لئے آج! حضرت سلطان باہو (قدس اللہ سرّہٗ) کے آستانہ عالیہ سے جانشین سلطان الفقر حضرت سلطان محمد علی صاحب مدظلہ القدس اسی عالم گیر پیغام کی ترویج و اشاعت کے لئے عملی طور پر برسرِ پیکار ہیں۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۰)

سلطان العارفین کا بچپن

بچپن سلطان العارفین سلطان الفقر حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں بچپن میں ہی ازلی نور چمک رہا تھا اور پیشانی نورِحق سے منور تھی۔ یہ نورِازل زمانہ شیر خواری میں ہی اپنے جوہر دکھانے لگا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ عبادت یا ذکر وتصور اسم ذات میں محو ہوتیں تو اس یقین کے ساتھ کہ یہ معصوم بچہ ان کی عبادت میں حارج نہیں ہوگا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی محبوبِ سبحانی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح رمضان المبارک کے دنوں میں دودھ نہیں پیتے تھے۔

* * * * *

جوم پاکی بن پاک ماہی دے
سو پاکی جان پلیتی ہو
ہک بتخانے واصل ہوئے
ہک خالی رہے مسیتی ہو
عشق دی بازی لائی جنہاں
سر دیندیاں ڈھل نہ کیتی ہو
ہرگز دوست نہ ملدا باھو
جنہاں ترٹی چوڑ نہ کیتی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۱)

پرکشش شخصیت

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت بچپن میں ہی اتنی پرکشش تھی کہ جس پر نظر ڈالتے اس کی زندگی کو ہی بدل دیتے اور وہ خود بخود بغیر کسی ترغیب اور تبلیغ کے کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں آجاتا۔ یہ ایک عجیب وغریب صورتحال تھی جس سے غیر مسلم حد درجہ خائف ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے باہمی صلاح مشورے کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ جب بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کا بچہ اکیلا یا کسی کے ساتھ گھر سے باہر نکلے تو براہِ مہربانی منادی فرما دیا کریں تاکہ ہم خود کو اس بچے کی نظر سے دور رکھ سکیں۔ پھر شورکوٹ کی فضائیں عجیب منظر دیکھتیں کہ جب بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے باہر نکلنے کا اعلان ہوتا تو غیر مسلم اپنے گھروں دکانوں اور فصلوں میں چھپ جاتے لیکن جس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر پڑ جاتی وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کرامت آخر عمر تک جاری رہی کہ جس ہندو پر بھی حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی نظر پڑی وہ مسلمان ہو گیا۔ ایک دفعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہو گئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا قارورہ (وہ برتن جس میں پیشاب ڈال کر حکیم مرض کی تشخیص کرتے ہیں) یہاں بھیج دیں۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کا قارورہ اس طبیب کے ہاں پہنچایا گیا تو طبیب اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ صاحب مناقبِ سلطانی نے قارورہ کا ذکر کیا ہے لیکن سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق اور میرے مرشد پاک حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ قارورہ کی بجائے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا کرتا بھجوایا گیا تھا۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۲)

بی بی راستی کو بشارت

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو بذریعہ الہام یہ بشارت ملی کہ عنقریب ان کے ہاں ایک ولی کامل پیدا ہوں گے جس سے ایک عالم فیضاب ہوگا اور ان کی شہرت تمام جہاں میں ہوگی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو ہونے والی بشارت اس طرح پوری ہوئی کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مسند رشد وہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو ایک عالم ان سے فیضاب ہوا اور آپ تک ہو رہا ہے، نیز آپ کی خدمت میں لوگ حاضری دینا باعث فخر سمجھتے ہیں۔

* * * * *

جیوندیاں مر رہنا ہووے
تاں ویس فقیراں بہیئے ہو
جے کوئی سٹے گدڑ کوڑا
وانگ اروڑی سہیئے ہو
جے کوئی دیوے گالھاں مہنے
اس نوں جی جی کہیئے ہو
گلہ الھاماں بھنڈی کھواری
یار دے پاروں سہیئے ہو
قادر دے ہتھ ڈور اساڈی باہو
جیوں رکھے توں رہیئے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۳)

فتوحات لاریبی میں مستغرق

اوائل عمری میں ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ وارداتِ غیبی اور فتوحاتِ لاریبی میں مستغرق رہتے۔ایک دفعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ ایک راستہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ ہندو سنیاسیوں کا ایک گروہ وہاں سے گزرا ان میں سے ایک نے بطور حقارت پاؤں کی ٹھوکر سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اٹھا کر کہا ہمیں راستہ بتاؤ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھتے ہی فرمایا۔سنیاسیوں کا یہ گروہ آپؒ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی کلمہ طیبہ کی ایک ضرب اور ایک نگاہ سے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔اس گروہ کا بعد میں اولیاء اللہ میں شمار ہوا۔

* * * * *

جال جلیندیاں جنگل بھوندیاں
ہکا گل نہ پکی ہو
چلے چلیئے حج گزاریاں
دل دی دوڑ نہ ڈکی ہو
تریہے روضے پنج نمازاں
ایہہ بھی پڑھ پڑھ تھکی ہو
سبھے مراداں حاصل باہو
جاں نظر مہر دی تکی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۴)

غوث الثقلین کے وسیلہ سے روحانی منازل طے کیں

حضرت سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرنا اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ میری تمام روحانی منازل حضور غوث الثقلین کے وسیلہ سے طے ہوں گے۔ اس لئے مجھ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے دلی وابستگی اور انسیت ہوگئی ہے۔

حضور سلطان العارفین اپنی کتاب ''رطب اللسان'' میں حضرت غوث الثقلین سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

دنیا کے تمام پیر اور مرشد حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے طالب ہیں اور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ دنیا کے تمام مشائخ میں سب سے اعلیٰ، ارفع، افضل اور بے مثل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں وہ برکت ہیں جو شخص صدق دل اور اخلاص کے ساتھ زبان سے کہہ دے کہ ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ'' تو اس پر معرفت اور ولایت کے تمام مقامات واضح اور روشن ہوجاتے ہیں۔

* * * * *

قلب ہلیا تاں کیا ہویا
کیا ہویا ذکر زبانی ہو
روحی قلبی منجھی سری
سبھے راہ حیرانی ہو
شاہ رگ توں نزدیک جو رہندا
یار نہ ملیا جانی ہو
نام فقیر تنھاں دا باہو
جھڑے وسدے لامکانی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۵)

عشق کی آگ

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اس بیت میں فرمارہے ہیں :۔

جب انسان کے اندر عشق کی آگ بڑھکتی ہے اور وہ من کو اپنے گھیرے میں لے کر دنیا و مافیہا سے غافل کر دیتی ہے تو ایسے میں انسان کو ایک نئی جستجو گھیر لیتی ہے کہ کہیں اس سے کوئی ایسی خطا نہ ہو جائے جہاں وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور عقل و فہم اور فراست اس کی بربادی کا باعث بن جائیں یہاں سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :۔

" جب سے اللہ تعالیٰ کی طرف ہم نے رجوع کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے تو ہم نے اللہ تعالیٰ کے تصور حقیقی کو اپنے اندر جاگزیں کر لیا ہے اور عقل و فکر فہم اور دانست کے لحاظ سے ان کو صحیح راہ راست پر لگا دیا ہے اب ہمارے چہار سو عشق ہی عشق کی جلوہ نمائی ہے جو ہر گام ہماری رہنمائی فرماتا ہے اور ہمیں راہ راست پر رکھتا ہے۔" (محکم الفقراء)

اور بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ :۔

یعنی :۔

"عقل دیوانی ہو گئی ہے۔"

یا پھر حدیثِ عشق کہ :۔

از حرف وصوت مستغیث

"یعنی عشق کی بات نے ہمیں ہر شے سے مبرا کر دیا ہے۔"

یا بقول سچل سرمستؒ :۔

حق دیاں گالھیں ایہے ہی، عشق دیاں چالیں ایہے ہی

جب اللہ تعالیٰ سے انسان لو لگا لیتا ہے یعنی عشق حقیقی کو اپنا لیتا ہے تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے اندر ہر لمحہ، ہر گھڑی، دن رات، ہر ساعت اور شدید تپش، حرارت اور حدت خاص سے اپنی دھونی رچائے رکھتی ہے یہ وہ دھونی ہوتی ہے جس کی تپش روشنی، نور،

Marfat.com

رنج، غم، جدائی غرضیکہ لاتعداد کیفیات سے لحظہ بہ لحظہ روشناس کرواتی ہے اور پھر منزل ہائے دوراست کے مصداق آگے ہی آگے کی جانب انسان کو رواں دواں رکھتی ہے اور یہ کام صرف عشق حقیقی ہی سرانجام دے سکتا ہے جس کا ایندھن ہر شے کو من کے اندر جلا کر اس قدر دھوئیں سے لبریز کر دیتا ہے کہ شوق دیدار وصال الٰہی کی آرزو ہر لحظہ، ہر ساعت انسان کو بے چین و بے کراں رکھتی ہے اور ہر وقت ایک ایسی کیفیت ایک ایسی آگ قلب و جان کے اندر بھڑکتی رہتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

بقول خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ:۔

ہے عشق دا جلوہ ہر ہر جا

آگے فرماتے ہیں کہ ہمارے اندر عشق کا نور اور بخشی ہوئی روشنی وہ روشنی ہے جس کی ضیاء میں اے باھُوؒ ہم نے اپنے مقصود حقیقی اور مطلوب دائمی کو پالیا ہے۔ اسی عشق نے ہمیں محبت الٰہی کی جو منزلیں دکھلائیں اور سجھائیں ہم ان پر گامزن ہونے کے بعد عشق کی وادی کے نشیب وفراز سے روشناس ہوئے اور جانکاری پا سکے۔

یہاں شوہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے اور بعض محققین کے مطابق شوہ قداں سے مراد شہ رگ ہے اور بقول باھو "شہ رگ تھیں رب نیڑے" مراد ہے اسی طرح یہ بات واضح کی گئی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انسان کے اندر اس کی شہ رگ۔ کے نزدیک پہنچ جاتا ہے تو اس کی رہنمائی حقیقی منزل کی جانب کرتا ہے اور اس طرح بندہ ذات باری تعالیٰ کے حقیقی جلوؤں سے محبت کی ان دیکھی راہوں کو طے کرتے ہوئے مقام وصل تک جا پہنچتا ہے تصوف میں اس کو اس طریق سے بھی واضح کیا گیا ہے کہ:۔

نَحنُ اَقرَبُ اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِیدُ

"یعنی انسان کا نفس ذات، وجود اور ہستی کی حقیقت کی پہچان کے ذریعے اپنے رب کی طرف مراجعت کرتا ہے۔"

عشق حقیقی کا کام انسان کو اسی عرفان کی طرف لے جانا اور گامزن کر کے منزل مقصود پر پہنچانا ہے اسی لئے عشق حقیقی کا دوسرا نام محبت الٰہی ہے جس کا انجام بقا اور دیدار حق ہے

Marfat.com

جوانسان کی صحیح راہنمائی کا فریضہ بخوبی انجام دیتا ہے اور اپنے ہمراہ اللہ کے نور اور اس نور کی روشنی کی نیا کو شامل حال کر کے بندے کے سفر کر رب کی طرف بخوبی طے کروانے میں مدد دیتا ہے۔

چونکہ سفر کی منزل طے کرنے کے کئی آداب اور طریق ہیں جن سے آگاہی ایک عاشق صادق کے لئے بے حد لازم ہے جو معشوق کی نگاہ ناز کے مرہون منت ہونے کے ناطے عاشق کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہے معشوق نہ صرف راہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے بلکہ آداب وقرین، لذات سفر کی کیفیات سے بھی بندہ کو نوازتا ہے اور اسی طرح ان کیفیات کے زیر اثر مدام سفر کو مزید باعث سکون دل اور تڑپ کا مظاہر بنا کر آگے بڑھنے کے لئے مہمیز کا کام دیتا ہے اور بالا آخر انسان کو اس کی منزل تک پہنچا کر ہی دم لیتا ہے۔ اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے اس شعر کی مصداق بن جاتا ہے۔

یقیں دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ہُو

ولا موجود فی الکونین لا مقصود الا ہُو

(کشف المشتاقین)

* * * * *

کر پھ محبت کجھ حاصل ہووے

عمر ایہہ چار دہاڑے ہو

تھی سوداگر کر لے سودا

جاں جاں ہٹ نہ تاڑے ہو

جے جانے دل ذوق منیسی

موت مریندی دھاڑے ہو

چوراں سادھاں پور بھرایا باہو

ربّ یار سلامت چاڑھے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۶)

روحانی طریقۂ تربیت

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کا طریقۂ تربیت نہایت سادہ اور آسان ہے۔ مریدوں کو ورد و وظائف اور چلہ کشی کی مشقت میں بالکل نہیں ڈالتے اور نہ ہی ان کا ظاہری اندازِ زندگی تبدیل کرتے ہیں بلکہ اپنی نگاہِ کامل سے ان کے باطن کا تصفیہ اور تزکیۂ نفس کر کے ان کو بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے لائق بناتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق پہلے دن ہی تصور کے لیے اسمِ ذات مشقِ مرقومِ وجودیہ اور ذکرِ اسمِ ذات سے نوازتے ہیں۔ نماز و روزہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ کلمہ و درود پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔

* * * * *

کلمے دی گل تداں پیوسے
جد گل کلمے وچ کھولی ہو
کلمہ عاشق اوتھے پڑھدے
جتھے نور نبی دی ہولی ہو
چوداں تبک کلمے دے اندر
کی جانے خلقت بھولی ہو
کلمہ پیر پڑھایا باھو
جند جان اوسے توں گھولی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۷)

اللہ وحدہ لاشریک ہے

اللہ جو وحدہ لاشریک ہے احد ہے واحد ہے ہر چہار سو موجود ہے لیکن اس کی موجودیت کا ادراک ظاہری آنکھ کی نسبت باطنی آنکھ سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اور جب مرشد کی لگائی بوٹی کی مشک سے تن من میں ایک نشہ ایمانی، سُرور ربانی پیدا ہو جاتا ہے اور ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا ظہور کامل ہو جائے تو انسان لامحالہ بے وقو دورفتہ ہو جاتا ہے اور وہ ایسے میں سب کچھ بھول جاتا ہے حتیٰ کہ اسے اپنی بھی ہوش نہیں رہتی اور دنیا مافیہا سے بالکل بے خبر ہو کر ذاتِ حقیقی کے وجود میں سما جاتا ہے اس وقت وجود انسانی فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اور اس پر کامل طور پر استغریت الٰہی طاری ہو جاتی ہے اس حالت احدیت میں قرب وقرابت، نزدیکی، وصل وصال، مقام، منزل ہر چیز نگاہ سے اوجھل ہو جاتی ہے اور یہ سب کچھ غرق فنا فی اللہ ہو کر انسان کو بے خودی کے مقام میں داخل کر دیتے ہیں جہاں جسم، روح، مقام و مرتبہ غرضیکہ ہر شے اپنی حیثیت و مرتبہ کھو دیتے ہیں دوری اور نزدیکی کا احساس فنا ہو جاتا ہے دنیاوی امور سے تعلق زندگی ختم ہو جاتا ہے اور پھر اصل منزل عشق کی ابتدا ہوتی ہے ہر شے کا معدوم ہو جانا ہی دراصل وحدت الٰہی کی پہچان بن جاتی ہے ہر شے جو جزو ہوتی ہے کل میں مدغم ہو کر کل کا حصہ بن جاتی ہے چونکہ کل ہر لاشے اور لامقام سے بھرپور ہوتا ہے اس لئے ہر طرح کی قید اور حد سے ماورا رہتا ہے جیسا کہ بابا بلھے شاہ فرماتے ہیں:۔

بُلھا عشق دی بات نیاری

یا پھر بقول سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ:۔

ببازی عشق میبازم سرِ بازار سر بازم

یا پھر:۔

زِ جام عشق میخودم زہستی خویش خود مردم

یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان پر حالت خودی طاری ہو جاتی ہے غیریت کے تمام

Marfat.com

پردے ختم ہوجاتے ہیں احدیت کی اپنائیت کے پردے جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ مقام عین پر پہنچ کر بندہ مشاہدہ حق سے سرشار ہوتا ہے اور اسرار احدیت اور راز ہائے نہانی کا رازدار بن جاتا ہے اور اسی مشاہدہ حق کے اسرار میں غرق ہوکر (ہُو) کا نعرہ لگاتا ہے اور یہ نعرہ مستانہ اس کے انگ انگ سے پھوٹنا شروع ہوجاتا ہے ایسے میں معرفت حق میں مستغریت اسے عشق کی بلندی پر لے جاتی ہے اور پھر اپنا ہوش وحواس انسان کھو بیٹھتا ہے۔

بقول حافظ سیراز:۔

مستم آں چناں کہ ندانم زبیخودی
درعرصہ خیال کہ آمد کدام رفت

یعنی میں ایسا بے خود ہوا اور یہ نہ جان سکا کہ میرے قلب کے خیال کے میدان میں کون آیا کون گیا چونکہ اپنی ذات اور ہستی کا وجود باقی نہیں رہتا اور نہ ہی ہجر وصال کی لذات کا وجود باقی رہتا ہے تو ایسے میں وہ مقام یا لمحہ آجاتا ہے جہاں صرف اللہ ہی اللہ ہوتا ہے اور بندہ فنا ہوتا ہے جہاں نہ تو اپنی ہوش قائم رہتی ہے اور نہ ہی کسی بھی اور بات کا ہوش رہتا ہے صوفیا کے نزدیک عین وعین سے مراد یہ ہے کہ وہ حالت خاص جس میں بندہ اپنے پروردگار کی توفیق خاص سے اللہ کی بنائی ہوئی اس مکانی دنیا اور کائنات کی ہر شے سے ذہن کو ہٹا کر اشیاء کے اندر پوشیدہ حسن ربانی اور روح الامکانی کا مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ کی ہیبت خاص کے ذریعہ حجابات کے پردے ہٹ جاتے ہیں اور ابدی حقائق روشن ہوکر خالق کائنات کی عکاسی اور حقیقت احوال سے روشناس کرواتے ہیں اور اس طرح جلوہ حق رونما ہوجاتا ہے۔

(کشف المشتاقین)

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۸)

سلطان العارفین کا سلسلہ بیعت

حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق سلسلہ سروری قادری سے ہے۔ سلسلہ قادری کا آغاز حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ہوا اور اس کی دو شاخیں سروری قادری اور زاہدی قادری ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ سروری قادری ہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ سروری قادری طریقہ کو ہی اصل قادری یا کامل قادری تسلیم کرتے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے، ایک سروری قادری اور دوسرا زاہدی قادری۔ سروری قادری مرشد صاحبِ اسمذات ہوتا ہے اس لیے وہ جس طالبِ اللہ کو حاضراتِ اسمِ ذات کی تعلیم و تلقین سے نوازتا ہے تو اسے پہلے ہی روز اپنا ہم مرتبہ بنا دیتا ہے جس سے طالبِ اللہ اتنا لا یحتاج و بے نیاز متوکل الی اللہ ہو جاتا ہے کہ اس کی نظر میں مٹی و سونا برابر ہو جاتا ہے۔ زاہدی قادری طریقے کا طالب بارہ سال تک ایسی ریاضت کرتا ہے کہ اس کے پیٹ میں طعام تک نہیں جاتا، بارہ سال کی ریاضت کے بعد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اس کی دستگیری فرماتے ہیں اور اسے سالک مجذوب یا مجذوب سالک بنا دیتے ہیں اس کے مقابلے میں سروری قادری کا مرتبہ محبوبیت کا مرتبہ ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۵۹)

مرشد کامل کا فیضان نظر

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب من میں جوت الٰہی ہوتی ہے تو صرف اللہ کا کام باقی نہیں رہ جاتا بلکہ اصل عشق الٰہی شروع ہوتی ہے اور اس کے لئے بڑی ریاضت کرنا پڑتی ہے صرف اللہ اللہ پکارنے سے تو اس کا عاشق نہیں بن سکتا اور نہ ہی اس کے دیدار سے مستفید ہو سکتا ہے بلکہ اس سے بجائے عجز و انکساری پیدا ہونے کے انسان کے اندر ایک قسم کا تکبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے اور ایسا انسان اس خیال میں گم ہو جاتا ہے کہ اسے ہر علم پر دسترس کامل حاصل ہوگئی ہے حالانکہ یہ بات کوسوں دور ہوتی ہے اور انسان کو حجاب کے پردوں سے بے انتہا پرے کر کے نفس امارہ کے حوالے کر دیتی ہے اور انسان خوش فہمی میں اپنے نفس امارہ کی پیروی کرنے لگتا ہے اور جب تک مرشد کامل کا فیضان نظر موجود نہ ہو، اس نفس امارہ کی بھول بھلیوں سے نجات ملنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ اے انسان اگرچہ تو اپنی نظر میں اللہ کا نام سیکھ کر اسے اپنا وظیفہ بنا چکا ہے اور تو اسی کی عبادت میں مصروف ہے لیکن شاید تو اپنی اس حالت زار سے ناواقف ہے جو تیری عبادت نے تیرے اندر غرور و تکبر اور ناز کو بھر دیا ہے ایسی صورت میں تیرے اندر گمان پیدا ہو چکا ہے کہ تو ہر علم پر دسترس رکھتا ہے جبکہ تیرے حجابات ابھی تک دور نہیں ہوئے کیا تجھے خبر بھی ہے کہ تیرے اندر کا نفس تجھے کیوں گمراہ کر رہا ہے اور وہ ابھی تک مرنے کی بجائے زندہ کیوں ہے؟ یاد رکھ جب تک مرشد کامل و اکمل کی نگاہ خاص نہ ہو اندر کا یہ چور یعنی نفس امارہ کبھی بھی نہیں مرتا اور چور کے یہ اندر ہی اندر لوٹ مار کرتے ہوئے مقام عشق الٰہی سے دور لے جاتا ہے اور بندہ خالی کا خالی ہی رہ جاتا ہے ایسے میں تمام پڑھی ہوئی کتب کا علم بھی بے کار ہو جاتا ہے۔

نفس امارہ:۔ نفس امارہ وہ قوت انسانی ہے جو اس کے دل میں روز اول سے ہی بطور آزمائش رکھی گئی ہے کیونکہ انسانی روح نے روز اول تخلیق کے ساتھ ہی اقرار ذات باری تعالیٰ

Marfat.com

کے اس فرمانوں پر پورا اترنے کا دعویٰ کیا تھا اور کھلا چیلنج دے دیا تھا کہ مجھے جس طرح اور جیسے چاہو اے باری تعالیٰ آزمالو میں تمہارے ہر فرمان پر پورا اتروں گی یہی وجہ ہے کہ انسان کے اندر آزمائش کی کسوٹی رکھ دی گئی ہے جسے نفس کہا جاتا ہے۔

یہ ایک ایسی قوت ہے جس کو مارنا یعنی ختم کرنا بے حد مشکل کام ہے یہ ہمہ وقت بغاوت اور شورش پر آمادہ رہتی ہے اور اس کی تباہ کاریاں بے انتہا اور عجیب وغریب رنگ اختیار کیے ہوتی ہیں اور انسان اس کی دلفریبیوں اور رنگوں میں باآسانی گم ہو کر اپنے مقصود حقیقی سے غافل ہو جاتا ہے اور اس طرح اصل کام عشق الٰہی سے پرے ہو جاتا ہے اس چور پر قابو پانا کوئی اتنا آسان کام نہیں ہوتا بلکہ یہ اسی وقت قابو میں آتا ہے جب انسان کے پیچھے کسی اکمل وکامل انسان کا ہاتھ ہو۔

بروئے تصوف نفس کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور اس کے متعلق اس آیت مبارکہ سے اسدلال کیا جاتا ہے کہ:۔

مَن عَرَفَ نَفسَه ، فَقَد عَرَفَ رَبَه

"یعنی جس نے اپنے نفس کی حقیقت اور اس کی اصلیت کو پہچان لیا ہے تو سمجھ لو کہ اس نے اپنے رب حقیقی کی پہچان کر لی ہے۔"

جبکہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"نفس سراسر فانی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی ہے۔"

یوں تو عام فہم حالت میں نفس کی پہچان بے حد مشکل امر ہے لیکن اگر انسان کے پیچھے کسی اللہ والے کا ہاتھ ہو تو وہ اپنے فیضان نظر سے اس کو نہ صرف پہچان کروا دیتا ہے بلکہ مشاہدات مسلسل کے ذریعے اس کی تمام واردات وکیفیات سے بھی بخوبی واقف کر دیتا ہے۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۶۰)

فقیر کون؟

حضرت سلطان باہو: کی نظر میں یہ کام فقیر ہی کر اسکتا ہے مگر فقیر کون؟

عام منگتا نہیں بلکہ تصوف کے اندر فقیر سے مراد وہ انسان ہوتا ہے جو ہر لحاظ سے اپنے قول وفعل، عمل ظاہری و باطنی میں پورا ہو اور کسی بھی قول سے اس میں کسی جوہر کی کمی نہ پائی جائے۔ جس نے اپنے نفس کو نہ صرف مارا بلکہ اس پر سواری بھی کرتا ہو ایسا نہ ہو کہ نفس بظاہر مرا ہوا ہو لیکن باطن اس پر سوار ہو۔ نفس کے مارنے سے مراد یہ ہے کہ بندہ خواہشات نفسانی سے پاک کر لے اور رضائے الٰہی کے تابع کر دے۔

نفس کو فانی جانے جبکہ اللہ تعالیٰ کو باقی ... اور کسی بھی حال میں ... ایسا فعل انجام نہ دے جس سے شرک وکفر والحاد کا اظہار ہوتا ہو اور تکبر و ... جھلکتا ... فقیر ہوتا ہے۔ اور وہی دلوں کی رہنمائی ور ہبری کا فریضہ انجام دیتا ہے۔

چونکہ عالم کتابیں پڑھ کر اس کے گھمنڈ میں گم ہو جاتا ہے اور مقصود حقیقی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اس لئے سلطان باہوؒ کی نظر میں ایسے علم کا کوئی حاصل نہیں البتہ فقیر کامل من میں جو علم بھر دیتا ہے وہی سب سے اعلیٰ اور افضل اور نفس کو مارنے کا باعث بن جاتا ہے اور من عشق الٰہی سے بھرپور ہو جاتا ہے۔ (کشف المشتقین)

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (٦١)

مجلس محمدی میں حضوری

آپ رحمۃ اللہ علیہ سروری قادری مرشد کا مرتبہ یوں بیان فرماتے ہیں:

سروری قادری کی ابتداء کیا ہے؟ قادری کامل (سروری قادری) نظر سے یا تصورِ اسمِ ذات سے یا ضربِ کلمہ طیب سے یا باطنی توجہ سے طالبِ اللہ کو معرفتِ الٰہی کے نور میں غرق کر کے مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے کہ طریقہ قادری میں یہ پہلے ہی روز کا سبق ہے۔ جو مرشد اس سبق کو نہیں جانتا اور طالبوں کو مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حضوری میں نہیں پہنچاتا وہ قادری کامل ہرگز نہیں۔ (کلید التوحید کلاں)

* * * * *

کر پھ عبادت پچھوتاسیں
تینڈی جایا گئی جوانی ہو
عارف دی گل عارف جانے
کیا جانے نفسانی ہو
راتیں رتی نیند نہ آوے
دہاں پھراں حیرانی ہو
واہ نصیب تنھاں دے باہو
جنہاں ملیا پیر جیلانی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۶۲)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد

سیّد عبد الرحمن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ظاہری مرشد ہیں۔ آپ غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک میں سے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ذات پاک پر اَسرار کے وہی پردے پڑے ہوئے ہیں جو سروری قادری مشائخ کا خاصہ ہیں یعنی دنیا سے مخفی اور پوشیدہ رہنا۔ صاحبِ مناقبِ سلطانی کے مطابق سیّد عبد الرحمن دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سلطنتِ دہلی میں منصب دار تھے اور شاہی خزانہ کے امانت دار اور کلید دار تھے جس کے باعث محفوظ اور مناسب عمارت کے ساتھ کئی مسلح پہرہ داروں کا انتظام آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حاصل تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ جب مریدین سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے تو چہرہ مبارک پر ایک نقاب ڈال لیتے تھے کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر جو جلال و جمالِ الٰہی کے انوار تاباں تھے لوگ اِن کو دیکھنے کی تاب نہ رکھتے تھے۔ گویا آپ رحمتہ اللہ علیہ فقر کے ساتھ ساتھ اعلیٰ دنیاوی منصب پر بھی فائز تھے۔

* * * * *

کامل مرشد ایسا ہووے
جہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہو
نال نگاہ دے پاک کرے
سجی صابن نہ گھتے ہو
میلیاں نوں کر دیوے چٹا
ذرا میل نہ رکھے ہو
ایسا مرشد ہووے باھو
لوں لوں دے وچ وسے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۶۴)

استغراق حق میں مستغرق

حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے ہر لمحہ استغراقِ حق میں مستغرق رہنے کی وجہ سے ظاہری علم حاصل نہیں کیا لیکن پھر بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے ایک سو چالیس کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تمام کتب علمِ لدنی کا شاہکار ہیں۔ ان کتب کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ انہیں ادب اور اعتقاد سے پڑھنے والے کی مرشدِ کامل اکمل تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ اپنی تمام کتب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے معرفتِ الٰہی کی منازل طے کرنے کے لیے راہِ فقر اختیار کرنے اور مرشدِ کامل کی زیرِ نگرانی ذکر و تصورِ اسمِ ذات کی تلقین کی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ذکر و تصورِ اسمِ ذات کو قلب (باطن) کی کلید فرماتے ہیں جس کے ذریعے تزکیہ نفس اور تجلیہ روح کے بعد طالبِ مولیٰ کو دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کے اعلیٰ ترین مقامات عطا ہوتے ہیں۔

* * * * *

کلمے نال میں نھاتی دھوتی
کلمے نال ویاہی ہو
کلمے میرا پڑھیا جنازہ
کلمے گور سہائی ہو
کلمے نال بہشتی جانا
کلمہ کرے صفائی ہو
مڑن محال تھاں نوں باھو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۶۴)

مناقب سلطانی

مناقبِ سلطانی کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل الجھنیں جنم لیتی ہیں:

چونکہ سید عبدالرحمن جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فقر کے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے اس لیے ادنیٰ واعلیٰ طالبانِ مولیٰ فقر کی نعمت کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتے ہوں گے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبتِ عالیہ سے بھی مستفید ہوتے ہوں گے ہندوستانی مصنفین کے مطابق لاکھوں لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیض پایا اگر آپ رحمتہ اللہ علیہ اعلیٰ شاہی منصب پر فائز ہوتے تو ایسا ممکن نہ ہو پاتا کیونکہ پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے اس دنیاوی منصب کے فرائض کی ادائیگی میں زیادہ مصروف رہتے۔ پھر شاہی منصب دار کی حیثیت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ کسی مؤرخ نے نہیں کیا۔ ہندوستانی مصنفین نے بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ صرف آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے ضمن میں کیا ہے جو صرف چند سطروں پر مشتمل ہے۔ دوسری طرف اگر آپ رحمتہ اللہ علیہ اعلیٰ دنیوی منصب پر فائز تھے اور شاہی خزانہ کے انچارج ونگران تھے تو شاہی خاندان کے ہر فرد اور دربار کے ہر ملازم کا آپ رحمتہ اللہ علیہ سے واسطہ رہتا ہوگا۔ شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں درجنوں مؤرخینِ تاریخ کا ایک ایک لمحہ قلمبند کرنے پر مامور تھے لیکن کسی نے بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ نہیں کیا جو عجیب سی بات محسوس ہوتی ہے

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (٦٥)

تلاش حق میں تیس سال

حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال ایسے طالبِ حق کی تلاش میں رہا جسے میں وہاں تک پہنچا سکتا جہاں میں ہوں لیکن مجھے ایسا طالبِ حق نہ مل سکا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ امانتِ فقر کسی کے بھی حوالے کیے بغیر وصال فرما گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال یکم جمادی الثانی 1102ھ (بمطابق یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقت عصر ہوا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہری وصال کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں منتخب کر کے بھیجا گیا جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امانتِ فقر سونپی۔

* * * * *

کلمے لکھ کروڑاں تارے
ولی کیتے سے راہیں ھو
کلمے نال بجھائے دوزخ
جتھے اگ بلے ازگاہیں ھو
کلمے نال بہشتی جانا
جتھے نیامت سنجھ سباہیں ھو
کلمے جیہی کوئی نیامت نہ باھو
اندر دوہیں سرائیں ھو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۶۶)

سلطان العارفین سے ایک ملاقات

جب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد دہلی کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے اور سب پر نگاہ فرمائی سب پر اس کا اثر ہوا لیکن اورنگ زیب عالمگیر اور کوتوال پر نہیں ہوا جس پر اورنگ زیب عالمگیر نے فیض کی درخواست کی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے رسالہ اورنگ شاہی تصنیف فرمایا۔ کیا اِس ملاقات میں اورنگ زیب عالمگیر نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے یہ سوال نہیں کیا ہوگا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ دہلی کیسے تشریف لائے؟ اور جواب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سیّد عبدالرحمن دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ فرمایا ہوگا، اگر سیّد عبدالرحمن دہلوی رحمتہ اللہ علیہ شاہی ملازم ہوتے تو اورنگ زیب عالمگیر فوراً سیّد عبدالرحمن جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو پہچان جاتا اور پھر سیّد عبدالرحمن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے مسلسل ملاقات رکھتا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے مشیروں میں شامل کرتا۔

* * * * *

کل قابیل کویشر کہندے
کارن درد بہر دے ہو
شش زمیں تے شش فلک تے
شش پانی تے تردے ہو
چھپیاں حرفاں وچ سخن اٹھاراں
دو دو مانی دھردے ہو
باہو حق پچھانن ناہیں
پہلے حرف سطر دے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (٦٧)

مشائخ سروریہ قادریہ کی خصوصیت

پھر چہرے پر نقاب ڈالنا سروری قادری مشائخ کی خصوصیت نہیں ہے۔اس طرح سے انسان زیادہ مشہور اور معروف ہوتا ہے اور اس کی شہرت جلد پھیلتی ہے جبکہ سروری قادری شیخ گمنامی اور خمول کو پسند کرتا ہے اور حکمرانوں سے دور بھاگتا ہے اور عوام میں رہتا ہے۔

* * * * *

خام کی جانن سار فقر دی
محرم ناہیں دل دے ہو
آب مٹی تھیں پیدا ہوئے
خامی بھانڈے گل دے ہو
قدر کی جانن لال جواہراں
جو سوداگر بل دے ہو
اوہ کھڑھن ایمان سلامت باھو
جیہڑے بھج فقیراں ملدے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (٦٨)

کافر مسلمان ہو جاتے

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک پرانی دہلی میں لاہوری دروازہ سے کافی فاصلے پر باہر واقع ہے اور ساتھ ہی مسجد شاہ عبدالرحمن بھی ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ قلعہ کے اندر نہیں بلکہ باہر عوام الناس میں رہے اور عوام الناس ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ایک کرامت جس کا ذکر پہلے بھی آ چکا ہے بہت مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ بچپن سے ہی جس کافر پر نگاہ ڈالتے وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کرامت آخر عمر تک جاری وساری رہی۔

* * * * *

لکھن سکھیوں لکھ نہ جاتا
کاغذ کیتوئی ضایع ہو
کت قلم نوں مار نہ جانیں
کاتب نام دھرایا ہو
سبھ اسلاہ تیری ہوسی کھوٹی
جاں کاتب ہتھ آیا ہو
صحیح صلاح تنہاں دی باہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (٦٩)

فقر کے لئے سلطان العارفین کے پاس جاؤ

والدین کی وفات کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کا دل دنیا سے بالکل اچاٹ ہو گیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے گھر بار چھوڑ کر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ تمام وقت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اور عبادات میں مصروف رہتے۔ عرصہ چھ سال کی خدمت اور غلامی کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیدار کی نعمت عطا کی اور پوچھا تو اس خدمت کے بدلے میں کیا چاہتا ہے؟ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ یہ غلام فقر چاہتا ہے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا فقر کے لیے تجھے سلطان العارفین سلطان باھو (رحمتہ اللہ علیہ) کے پاس ہند جانا ہوگا۔ جب سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو بہت حیران اور پریشان ہوئے کہ رشد و ہدایت کا منبع تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہیں پھر مجھے سلطان باھو (رحمتہ اللہ علیہ) کے پاس کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ لہٰذا دوبارہ خدمت اور غلامی کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ مزید چھ سال کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیدار سے مشرف فرمایا اور پوچھا کہ اس خدمت کے بدلہ میں کیا چاہتے ہو؟ تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پھر عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ یہ غلام فقر چاہتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تجھے فقر سخی سلطان باھو (رحمتہ اللہ علیہ) سے ہی ملے گا اس مرتبہ سیّد محمد عبداللہ شاہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اس علاقے کی زبان اور رسم رواج، رہن سہن اور کھانے پینے تک سے ناواقف ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہم تجھے اپنے محبوب شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کے سپرد کرتے ہیں تمہاری رہنمائی کرنا اور وہاں تک پہنچانا اب ان کی ذمہ داری ہے۔

خواب سے بیدار ہوتے ہی سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ حکم کے مطابق بغداد شریف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مزار مبارک پر پہنچے اور وہاں سے اُن کی

Marfat.com

باطنی رہنمائی میں تمام سروری قادری مشائخ کے مزارات سے ترتیب وار فیض حاصل کرتے ہوئے جھنگ ہندوستان (موجودہ پاکستان) حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر 1825ء میں پہنچے۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی طور پر انہیں امانتِ فقر منتقل فرمائی۔ حضرت سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مزار حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ پر ہی رہائش اختیار کر لی جہاں چھ ماہ تک حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی باطنی تربیت فرمائی اور پھر حکم دیا کہ ریاست بہاولپور کے شہر احمد پور شرقیہ میں رہائش اختیار کر کے طالبانِ مولیٰ کی راہِ فقر پر راہنمائی کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حکم پر عمل کیا۔

احمد پور شرقیہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہزاروں لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین میں ریاست بہاولپور کے نواب بہاول خان سوئم بھی شامل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے سلطان التارکین کا لقب عطا ہوا۔

* * * * *

لام لاہ ہوہ غیری دھندے
بک پل مول نہ رہندے ہو
عشق نے پٹے رکھ جڑھاں تھیں
بک دم ہول نہ سہندے ہو
جیہڑے پتھر وانگ پہاڑاں
لون وانگ گل وہندے ہو
جے عشق سکھالا ہندا باھو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۰)

بیل خود بخود ہل چلاتے

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کیفیت یہ بھی طاری ہوئی کہ فکر دنیا سے آزاد سیاحت میں مصروف ہو گئے، انہی دنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ دو بار کھیتی باڑی کی غرض سے بیلوں کی جوڑی خریدی، آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاتے اور بیل خود بخود ہل جوتتے رہتے تھے۔ پھر جب فصل تیار ہونے کے قریب ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ فصل اور بیلوں کو چھوڑ کر نامعلوم مقامات کی طرف روانہ ہو گئے تو لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فصل اور بیل لے گئے۔

ایک دن گھر والوں نے شکایت کی تو فرمایا:

فاقے کی رات فقیر کے لئے معراج کی رات ہوتی ہے۔

* * * * *

عاشق سوئی حقیقی جیہڑا قتل معشوق دے منے ھُو
عشق نہ چھوڑے منہ نہ موڑے تورے سے تلواراں کھنے ھُو
جت ول ویکھے راز ماہی دے لگے اسے بنّے ھُو
سچا عشق حسین ابن علی دا باھُو سر دتا راز نہ بھنّے ھُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۱)

جو معرفت ازلی سے محروم ہے

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ اعلان آپ کی ہر کتاب میں موجود ہے کہ اگر کسی کو تلاش کے باوجود مرشدِ کامل نہ ملتا ہو وہ ہماری کسی بھی کتاب کو مرشد اور وسیلہ بنائے تو ہمیں قسم ہے کہ اگر ہم اسے اس کی منزل تک نہ پہنچا ئیں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ صدقِ دل سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا مطالعہ کرنے والا اپنی طلب کے مطابق مرشدِ کامل اکمل تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن دِل کے اندھوں کیلئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ فرمان بھی ہے ہماری کتاب معرفت سے ازلی محروم اور کورچشم شُوم کو ہرگز پسند نہیں آئے گی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا یہ اعجاز بھی ہے کہ عارفین کیلئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب خواہ وہ عارف ابتدائی مقام پر ہو یا متوسط یا انتہائی مقام پر وحدت میں غرق ہو ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ اسرار کا خزانہ رکھتی ہیں وہ جس مقام پر ہوگا اسی مقام کے مطابق ان کتب سے راہنمائی پائے گا۔

* * * * *

لوک قبر دا کرسن چارہ
لحد بناون ڈیرہ ہو
چٹکی بھر مٹی دی پاسن
کرسن ڈھیر اچیرا ہو
دے درود گھراں نوں ونجن
کوکن شیرا شیرا ہو
وچ درگاہ ن عملاں باجھوں
باھو ہوگ نبیڑا ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۲)

مرشد کامل

مرشد تو بے شمار ملتے ہیں لیکن کامل مرشد تین طرح کے ہوتے ہیں۔

1- کامل حیات

2- کامل ممات

3- کامل ذات

1. کامل حیات کا فیض اس کی حیات میں ہوتا ہے لیکن حیات کے بعد اس کا فیض بند ہو جاتا ہے۔ یہ طالب کو زیادہ سے زیادہ سات دن میں خدا رسیدہ کر دیتا ہے یعنی ذکر قلب جاری کر دیتا ہے، ہوسکتا ہے کہ کشفی طور پر کچھ مقامات بھی دکھا دے۔

2. کامل ممات، جو اس دنیا میں روپوش رہے اور مرنے کے بعد اپنی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے آئے یہ اس کام کے لئے تین دن لیتے ہیں۔

3. کامل ذات، جن کا فیض حیات و ممات میں ایک ہی جیسا رہتا ہے یہ طالب کو ایک ہی نظر میں خدا رسیدہ بنا دیتے ہیں اس لئے طالب حق کو چاہیے کہ مرشد کو سات دن تک آزمائے ورنہ اس سے جدا ہو جائے اپنی قیمتی زندگی برباد نہ کرے یا پھر مرشد ناقص ہے یا اس کا نصیبہ کہیں اور ہے یا اس کی زمین بیج کے قابل نہیں ہے اگر کہیں سے بھی باطنی فیض نہ ہو تو پھر کسی کامل ذات کی قبر سے امداد حاصل کرے۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۳)

اہل قبور سے روابطہ یا امداد کا طریقہ

اب اہل قبور اولیاء اللہ سے رابطہ یا امداد کے لئے طریقہ یہ ہے کہ نصف شب کے بعد روحانی کی قبر پر جائے۔ پہلے درود شریف پھر الحمد شریف پھر درود شریف پھر سورۃ اخلاص پڑھ کر روحانی کو بخشے اور پھر چاروں کونوں پر باری باری اذان دے پھر قبر سے مخاطب ہو کر یہ کہے۔ یا عبداللہ قُم باذن اللہ امداد کن فی سبیل اللہ۔ اس کے بعد سرہانے کی طرف بیٹھ کر گیارہ مرتبہ سورۃ مزمّل پڑھے اگر روحانی کی طرف سے کوئی اشارہ نہ ہو تو پھر سرہانے کے دائیں پھر بائیں پڑھے پھر بھی اشارہ نہ ہو تو پاؤں کے دائیں پھر بائیں طرف پڑھے۔ ضرور اشارہ ملے گا کیونکہ روحانی قبر میں تنگ ہو کر مجبور ہو جاتا ہے اور اگر کشف نہ ہو تو روحانی کے آنے کا اشارہ یوں ہوگا۔ قبر میں جنبش اور وحشت یا خوشبو یا آنکھوں میں چمک دل میں رقت یا کانوں میں ٹن ٹن، شائیں شائیں یا جسم بھاری ہو جائے گا جب ایسے اثرات کسی بھی وقت پڑھنے میں نمودار ہوں تو پڑھنا موقوف کر دے ذکر و تصوّر اللہ محمد سے مراقبہ کرے حتیٰ کہ وہیں سو جائے اسی طرح عمل تکسیر سے روحانیوں سے رشتہ جڑ جاتا ہے اور وہ اس کے ہر کام میں مدد کرتے ہیں۔ یہ عمل آسان قسم کا ہے اس کے بعد عمل تکسیر حضوری ہے جو کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رابطہ کے لئے ہے لطیفہ قلب، لطیفہ روح اور لطیفہ نفس بھی اپنی اپنی زبان سے عمل تکسیر پڑھتے ہیں۔ جن کے حالات و مراتب عام سمجھ سے باہر ہیں ہر قسم کی تکسیر کے لیے اجازت کامل ضروری ہے ورنہ سر کھپانے یا رُجعت کا خطرہ ہے کیونکہ خاصوں کی بات عاموں میں کرنا مناسب نہیں لیکن ان علوم کا راز اس واسطے کھولا گیا ہے کہ طالبان حق اپنے اپنے مرشدوں سے یہ علوم حاصل کریں محض طفل تسلیوں سے اپنی عمر عزیز برباد نہ کریں اسی عمل اکسیر اور تکسیر کا حاصل کھرے کھوٹے کی تمیز ہے اگر کسی نے ان علوم کو وسیلہ بنا لیا تو وہ کبھی راہ مستقیم سے نہیں بھٹک سکتا۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۴)

خضر وقت

علم لدنی کے ذریعہ حالات بتانا جسے خضر وقت کہا جاتا ہے نظروں سے فوراً غائب ہو جانا اس قسم کی ہزاروں کرامتیں کسی نہ کسی بندۂ خدا سے منسلک ہیں لیکن اکثر مسلمان ان پر شبہ کرتے ہیں اور ایسی باتیں شرک سمجھتے ہیں۔ معجزوں کا ذکر تو قرآن مجید میں موجود ہے حضرت خضر علیہ السلام کا علم لُدنی جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سیکھنے گئے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک مردہ کو زندہ کر کے حال پوچھنا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا ٹھنڈا ہو جانا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر رب ذوالجلال سے گفتگو کرنا تو کیا وہ بھی شرک تھا۔ جبکہ ولی نبی کا نعم البدل ہے حالانکہ قدرت نے سحر والوں کو بھی اتنی طاقتیں بخشیں جیسا کہ سامری کا بچھڑا بنانا اور اس سے آواز آنا۔ علم نجوم کے ذریعہ (ستاروں کا) فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی خبر دینا جادوگروں کا حضرت موسی علیہ السلام سے سانپ بنا کر مقابلہ کرنا۔ تو کیا اس امت کے ولیوں کو کوئی طاقت نہیں جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ولی کا ملکہ بلقیس کا اتنا وزنی تخت اور اتنی مسافت سے چشم زدن میں حاضر کر دینا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنے ولیوں کی طاقت کا جنوں انسانوں چرند پرند کے سامنے مظاہرہ کرانا کیا یہ سب شرک ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارکہ ہے کہ "میرے ولیوں پر بنی اسرائیل کے نبی بھی رشک کریں گے"۔

ایک قصہ ہے کہ حضرت شیخ جمال الدین ابو محمد بن عبدالبصریؒ کہتے ہیں کہ میری ایک دفعہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور اس امت کے اولیاء کی بابت حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ ایک دن میں بحر محیط کے کنارے سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص کو دیکھا جو عبا پہنے لیٹا ہوا تھا میں نے اسے پہچان لیا کہ یہ ولی ہے۔ میں نے اسے پاؤں سے ہلایا اور کہا کہ خدمت کے لئے کھڑا ہو جا اس نے کہا کہ جاؤ اپنا کام کرو میں نے کہا کہ اگر تو کھڑا نہ ہوا تو لوگوں کو پکار کر کہہ دوں گا کہ یہ اللہ کا ولی ہے اس نے کہا کہ اگر تم یہاں سے نہ جاؤ گے تو میں بھی

Marfat.com

پکار اٹھوں گا۔ کہ یہ "خضر" ہے میں نے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا کہ میں خضر ہوں اس نے کہا کہ اب تم ہی بتاؤ میں کون ہوں حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں نے علم لدنی کے ذریعہ پتہ لگانا چاہا لیکن کچھ نہ پتہ چلا پھر میں نے اپنی ہمت خدا تعالیٰ کی طرف بڑھائی اور دل میں کہا" اے میرے رب میں نقیب اولیاء ہوں اور یہ ولی میری سمجھ سے باہر ہے" آواز آئی "اے خضر تو ان کا نقیب ہے جو مجھے دوست رکھتے ہیں اور یہ شخص ان میں سے ہے جن کو میں دوست رکھتا ہوں"۔ اس کے بعد وہ شخص نظروں سے غائب ہو گیا۔ حالانکہ اولیاء مجھ سے غائب ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔" اے جمال الدین اس امت کے ولی میری دسترس سے باہر ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ اولیاء کرام انبیاء علیہم السلام کے درجہ سے بڑھ کر ہیں۔ بلکہ اس کی ذات میں اسم ذات کے ذریعہ اس طرح گم ہوئے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عاشق کا جسم کا گوشت کاٹ کر دینے کا حال ہے۔ کچھ مسلمان حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم غیب یا چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور معراج جسمانی پر بھی شبہ کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھا لینے کا اقرار کرتے ہیں۔ جب ولایت کے چار درجے والا ظاہری جسم سے آسمان پر جا سکتا ہے تو انتہائی درجے والے پر شک کیوں کیا جاتا ہے۔

* * * * *

لایوہتاج جنہاں نوں ہویا
فکر تنہاں نوں سارا ہو
نظر جنہاں دی کیمیا ہووے
اوہ کیوں مارن پارا ہو
دوست جنہاں دا حاضر ہووے
دشمن لین نہ وارا ہو
میں قربان تنہاں توں باہو
جنہاں ملیا نبی سہارا ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۵)

سلطان نورنگ اپنی بارات کو اس ہرن کے سینگوں سے اتار لے

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ وادی سون سکیسر کی سیاحت کو نکلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ سلطان نورنگ کھیتران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔ وہاں کلر کہار کی ایک خوبصورت پہاڑی کے پاس رکے (یہاں آج کل حکومت نے ایک تفریح گاہ بنادی ہے اور لوگ پکنک منانے یہاں آتے ہیں۔) اس پہاڑی کے غار میں رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ مراقب ہو گئے اور دیدارِ الٰہی میں غرق ہو گئے۔ جب شام کا وقت آ گیا تو حضرت سلطان نورنگ صاحب کو فکر دامن گیر ہوئی کہ خدا جانے حضور کب تک حالتِ استغراق میں رہیں گے اور یہاں اس جنگل میں ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کیا ہوگا۔ چنانچہ شام کو جب افطار کا وقت ہوا تو ایک غیبی موکل ہرن کی صورت میں پہاڑ سے اتر کر حضرت نورنگ سلطان رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آ کھڑا ہوا اس کے سینگوں پر کھانا اور پانی موجود تھا اس نے اپنا سر جھکا دیا اسی وقت حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد کی آواز آئی۔

برات عاشقاں برشاخ آہو
سلطان نورنگ اپنی بارات کو اس ہرن کے سینگوں سے اتار لے

چنانچہ حضرت نورنگ سلطان صاحب نے اس کھانے کے ساتھ روزہ افطار کیا اور برتن اور دسترخوان اس غیبی ہرن کے سینگوں کے ساتھ باندھ کر رخصت کر دیا۔ اسی طرح تمام ماہِ رمضان حضرت نورنگ سلطان صاحب کو سحری اور افطاری کے وقت وہ رزق پہنچتا رہا۔
غرض حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ تمام ماہِ رمضان حالتِ استغراق میں رہے۔ عید کی رات جب چاند نظر آیا اور آس پاس کی آبادیوں میں عید کی خوشی میں ڈھول اور نکارے بجنے لگے تو حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ سے باہر آئے اور نورنگ سلطان سے پوچھا کہ یہ کیسا شور ہے؟ عرض کی کہ حضور عید کا چاند نظر آ گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

Marfat.com

نورنگ! کیا سارا رمضان گزر گیا؟ اور ہمارے روزوں نمازوں اور تراویح کا کیا بنا؟ عرض کی کہ حضورؒ بہتر جانتے ہیں۔ حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ نے باوجود اس قدر استغراق اللہ کے تمام نمازوں روزوں اور تراویح کو قضا کر کے ادا کیا۔ اور جب غیبی ہرن آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے حاضر ہوا تو اس کی التجا پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نگاہ فرمائی جس کو وہ برداشت نہ کر سکا اور واصل بحق ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت وہاں ایک اور درویش بھی موجود تھا اس نے عرض کی کہ میں ایک عرصہ سے خدمت میں موجود ہوں مگر مجھ پر ایسی توجہ نہ کی گئی حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ نے اس پر توجہ فرمائی تو وہ بھی جانبر نہ ہو سکا اور واصل بحق ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دونوں کے مزارات ساتھ ساتھ بنا دیئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت کی وجہ سے وہ جگہ آہو باھو رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔ اور بہت مشہور زیارت گاہ بن گئی۔ 2001ء تک تو یہ جگہ دربار آہو باھو رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے ہی مشہور تھی لیکن 2002ء میں اس جگہ کا نام ہو بہو میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور کسی نے ان مزارات کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے صاحبزادے سیّد عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندوں سیّد شیخ محمد یعقوب شہید اور حضرت شیخ سیّد محمد اسحاق شہید کے نام سے موسوم کر کے اپنے حلقہ میں لے لیا ہے اور تاریخ کا رخ ہی بدل دیا ہے۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۶)

طالبانِ دنیا

جو انسان اپنے علوم و فنون، کمالات اور کوشش و کاوش دنیا کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اُسے ہی اپنی زندگی کا مقصد قرار دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا ذکر فکر، عبادات و ریاضت، چلہ کشی، ورد و وظائف کا مقصد بھی دنیاوی مال و متاع کا حصول یا اس میں اضافہ ہے۔ دنیاوی آسائش کے حصول اور دنیاوی ترقی و عزّ و جاہ کو وہ کامیابی گردانتے ہیں۔

* * * * *

لوک قبر دا کرن چارہ
لحد بناون ڈیرہ ہو
چٹکی بھر مٹی دی پاسن
کرن اچیرا ڈھیر ہو
دے درود گھراں نوں ونجن
کوکن شیرا شیرا ہو
وچ درگاہ نہ عملاں باجھوں

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۷)

فقر کی تعریف

سلطان الفقراء، سلطان العارفین، سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے فقر کی جامع تعریف اپنی تصنیف ''کلید التوحید'' میں اس طرح بیان فرمائی ہے۔

''واضح رہے کہ فقر کے تین حروف ہیں۔ف، ق، ر۔حرف ''ف'' سے فناء نفس ہے، حرف ''ق'' سے مراد قوت روح ہے اور حرف ''ر'' سے مراد رحم دلی ہے۔''ف'' سے مراد فخر، ''ق'' سے مراد، قرب۔ اور ''ر'' سے مراد رحمت ہے۔

* * * * *

جو دم غافل سو دم کافر، سانوں مرشد ایہہ پڑھایا ہُو
سُنیا سخن گیاں کھل اکھیں، اساں چت مولا ول لایا ہُو
کیتی جان حوالے رب دے، اساں ایسا عشق کمایا ہُو
مرن تو اگے مر گئے باہو، تاں مطلب نوں پایا ہُو

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا ، دل دا پڑھدا کوئی ہُو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیئے ، اوتھے ملے زبان نہ ڈھوئی ہُو
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کیہ جانن یار گلوئی ہُو
ایہہ کلمہ اسانوں پیر پڑھایا باہو میں سدا سہاگن ہوئی ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۸)

عمل اکسیر

پاک وصاف ہو کر آدھی رات کے بعد یا صبح صادق سے اشراق تک کسی پاک جگہ یا کسی کامل کے دربار پر تنہائی میں بیٹھ جائیں! آغاز کے لئے جمعرات یا جمعہ یا اتوار کے دن زیادہ موزوں ہیں، کلمہ طیبہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور سوۃ مزمل ہر ایک کو تین بار پڑھ کر اپنے اردگرد دائرہ (حصار) کھینچ لیں ہاتھوں پر دم کر کے جسم پر مل لیں پہلے پہل دھیان وخیال دنیا و مافیھا سے ہٹا کر پوری دل جمعی کے ساتھ آنکھیں بند کر لیں انگلی کو قلم خیال کریں اور تصور کے ذریعہ دل پر اسم اللہ لکھنے کی کوشش کریں سانس اندر لیتے وقت اللہ اور باہر نکالتے وقت ھُو پڑھیں اگر کسی کا مرشد کامل ہو خواہ عالم حیات میں یا ممات میں وہ ضرور طالب کی مدد کو پہنچے گا۔ ممکن ہے کہ وہ کسی جُسہ کے ذریعہ سامنے آئے یا بذریعہ دلیل دل میں آنے کا پیغام دے۔ بعض طالبوں کو اس وقت کسی بھی ولی کی مدد ہو سکتی ہے۔ بعض کو نبی پاک سید لولاک کا سبز گنبد روضہ نظر آ جاتا ہے بعض ایسے بھی فطری ولایت والے ہوتے ہیں کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام کی روح مبارک سے ہمکلام ہو جاتے ہیں۔

جب طالب یہ عمل شروع کرتا ہے تو شیطان کو آگ لگ جاتی ہے اور وہ ہر حیلہ سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے جب کسی کامل کا ہاتھ ہو جاتا ہے تو اس کا شوق دن بہ دن بڑھتا ہے اور اس عمل سے اسے لطف وسکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے ایسے حضرات ایک دن اسم اللہ کے دروازے پر پہنچ جاتے ہیں اور ان کو دل پر صاف طور سے اسم اللہ لکھا نظر آتا ہے دیکھنے سے ان میں استغراق کی حالت ہو جاتی ہے اس وقت ذکر قلب بھی جاری ہو جاتا ہے یعنی دل سے خودبخود ذکر جاری رہتا ہے اور دل کی اصلاح جاری رہتی ہے۔ حدیث شریف:

ان فی جسد بنی آدم مضغتہ اذا صلحت صلح الجسد کلہ الا وھی القلب

بنی آدم کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب اس کی اصلاح ہو جاتی ہے تو تمام بدن اور جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

اور پھر ان کے لئے فرمان باری تعالیٰ ہے: اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ٥
"یعنی یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا۔" (المجادلہ: ۲۲)

جب طالب کے وجود میں اسم اللہ کا نور سرایت ہونا شروع ہو جاتا ہے تو پہلے پہل طالب کو نیند نہیں آتی بائیں پہلو میں درد شروع ہو جاتا ہے بھوک نہیں لگتی بدن میں حرارت سی محسوس ہوتی ہے طالب کو ان علامات سے نہیں گھبرانا چاہیے کیونکہ اس کے جسم سے پاک نام کی برکت سے غلاظتیں نکلتی ہیں اور آخر میں صحت کل کے آثار ہویدا ہوتے ہیں۔ جب قلب ذکر سے عروج میں آتا ہے تو سوتے میں بھی ذکر قلب جاری رہتا ہے۔

ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ینام عینی ولا ینام قلبی
"یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب نہیں سوتا۔" (بحوالہ نور الہدیٰ)

جب اسم اللہ کا نور آنکھوں میں آتا ہے تو باطنی نظر کھل جاتی ہے طالب غیبی چیزیں، ارواح، موذن کلات، اور جنات وغیرہ دیکھ سکتا ہے بعض دفعہ طالب کا دل دنیا سے اچاٹ ہو جاتا ہے اور طبیعت میں روکھا پن اور غصہ کی سی حالت ہو جاتی ہے ایسی حالت میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے۔ طالب حق کے لئے ہر حال میں شریعت کی پابندی ضروری ہے۔ بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو کسی کامل کی مدد سے محروم رہتے ہیں بعض کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کی مہر لگی ہوتی ہے انہیں یہ عمل کرنے سے کوفت ہوتی ہے دوران عمل شیطانی خیالات میں گھر جاتا ہے اور خوف آنے لگتا ہے ایسے حضرات کو چاہیے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی اچھا شگون نہ ملے تو اس عمل کو ترک کر دیں ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے کیونکہ ہر شجر باثمر نہیں اور ہر بوٹی کیمیا نہیں ہے جب طالب حق اس عمل سے بڑھتا ہے تو اسے خواب یا کشف ہونے لگتا ہے تو کبھی شہیدوں کی ارواح یا اولیاء کے جسموں یا ملائک کی طرف سے خوشخبری کا اشارہ ہوتا ہے۔ اور کبھی شیاطین ان کے روپ میں اشارہ کرتے ہیں جسے ابتداء میں طالب نہیں سمجھ سکتا اکثر انہی اشاروں کو صحیح سمجھ کر راتوں رات بغیر تزکیہ و تصفیہ کے ولی بن جاتے ہیں۔ اور جھوٹے دعوؤں سے رجوعات خلق اور غلط الہامات یا اشاروں سے تکبر و حرص اور گمراہی میں پھنس کر خاتمہ ایمان ہو جاتا ہے ایسے موقعہ پر طالب حق کو چاہیے کہ جو بھی اشارہ شریعت کے خلاف ہو

Marfat.com

تو اس پر قطعاً عمل نہ کرے اسی میں سلامتی ہے شیطان ہر ولی کی شکل ہر دربار حتیٰ کہ سیاروں اور ستاروں کی بھی شکل میں آسکتا ہے لیکن صرف تین شکلوں میں نہیں آسکتا اگر ایسا بھی ہو جائے تو دنیا سے حق و باطل کی تمیز اٹھ جائے۔ ایک تو قرآن پاک کی اصل میں، لیکن قرآن مجید کی طرح موٹی کتاب بن سکتا ہے اور عربی میں بجائے آیات شریفہ کے کوئی اور تحریر ہوگی۔ دوسرا خانہ کعبہ کی اصلی شکل میں نہیں آسکتا لیکن مصنوعی خانہ کعبہ بنا کر دھوکہ دے سکتا ہے۔

تیسرا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اصلی شکل میں نہیں آسکتا مگر تمیز وہی کر سکتا ہے جس نے اس سے قبل بھی خواب یا مراقبہ مکاشفہ میں دیدار سے شرف حاصل کیا ہو جس کو یہ ملکہ حاصل نہیں وہ دھوکہ کھا سکتا ہے بلکہ اس زمانہ میں ہزاروں لوگ دھوکہ کھا کر ولی بن بیٹھے ہیں جیسا کہ مُلا جیون کا خواب کہ میں نے تین دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تھانوی کی شکل میں دیکھا (صدق الرویائ) یا مولوی حسین علی کا خواب کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پل صراط سے گرنے سے بچا لیا۔ (بلغتہ الحیر ان) اور! یہ لوگ اسی حدیث شریف کے حوالہ سے مطمئن ہیں کہ: من راٰنی فقد راء ی الحق o "یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے سچ مچ دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔" (بخاری و مسلم)

یہ حدیث شریف آپ نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمائی کیونکہ وہ بچشم دید مشاہدہ سے مشرف تھے انہوں نے جب بھی خواب میں دیدار کیا سچ کیا لیکن جن لوگوں کو یہ شرف حاصل نہیں تو وہ خواب میں کیسے تمیز کر سکیں گے!

در شریعت خاص کر طریقت والوں کو ایسے دھوکے ہوتے رہتے ہیں اس لئے آپ کی زیارت کی صحیح پہچان کا راز کھولا جاتا ہے۔ خواب، مراقبے یا کشف میں جب مجلس محمدی میں پہنچے گا تو دیواروں سے اتنا نور برس رہا ہوگا کہ آنکھیں خیرہ ہوں گی یعنی نظر کا ایک جگہ ٹھہرنا مشکل ہو جائے گا جب بھی سامنے آئے گا تو تجلیات کا یہ عالم ہوگا کہ دیکھے تو جان جائے نہ دیکھے تو حیران و پریشان ہو اور مجلس میں تلاوت یا کلمہ طیبہ یا درود شریف کا ذکر ہو رہا ہوگا۔ دیدار ہوگا۔ دیدار کے بعد اس کا دل دنیا سے سرد ہو چکا ہوگا۔ عبادت میں شوق آنکھوں میں نمی، عاجزی اور نفسانی خیالات کافور ہو چکے ہوں گے تب وہ مجلس حقیقی متصور ہوگی۔ اور کوئی اگر مجلس

Marfat.com

خاموش ہو اور یہ حالت پیدا نہ ہو الٹا تکبر غرور، نفسانی خواہشات کا زور ہو جائے تو وہ مجلس باطل متصور ہوگی۔

خواب و مراقبے والے بے اختیار ہوتے ہیں لیکن کشف والے ہوشیار رہتے ہیں کشف والوں کو چاہیے کہ جب کبھی ایسی محفل میں جائیں تو درود شریف اور لاحول ولا قوۃ زیادہ پڑھیں تا کہ حق کی پہچان میں اور بھی سہولت ہو۔ دیدار والا اس حلیہ مبارک سے مشرف ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ گندم گوںؐ، ناک بلند پیشانی کشادہ، ہاتھ لمبے، دانت کشادہ آنکھیں سیاہ اور داڑھی مبارک گھنی اور گنجان ہے لیکن یاد رکھیں کہ یہ دیدار اس کے اس جسہ کے ہی ذریعہ ہوگا جو پاک ہو کر قابل مجلس محمدی ہو چکا ہوگا! ان جسوں کے بھر جانے سے ہی عمل تکسیر پڑھنے کے لائق ہوتا ہے عمل تکسیر کے ذریعہ طالب ارواح اور ملائکہ سے امداد حاصل کرتا ہے۔ اس کی تفصیل عام فہم سے بالاتر ہے پہلے اپنی زبان سے پھر جسوں کی زبان سے تسخیر قلوب، تسخیر حیات، تسخیر موئے کلات اور حاضرات ملائک وارواح کے عمل سیکھتا ہے۔

* * * * *

لوہا ہوویں پیا کٹیویں
تاں تلوار سدیویں ہو
کنگھی وانگوں پیا چریویں
زلف محبوب بھریویں ہو
مہندی وانگوں پیا گھٹیویں
تلی محبوب رنگیویں ہو
وانگ کپاہ پیا پنجیویں
تاں دستار سدیویں ہو
عاشق صادق ہوویں باہو
تاں رس پریم دا پیویں ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۷۹)

طالبانِ عقبیٰ

جن کا مقصود آخرت کی زندگی کو خوشگوار بنانا ہے۔ان کے نزدیک نارِ جہنم سے بچنا اور بہشت، حور و قصور اور نعمت ہائے بہشت کا حصول ہی اصل کامیابی ہے۔اس لیے یہ عبادت، ریاضت، زہد و تقویٰ، صوم و صلوٰۃ، حج، زکوٰۃ، نوافل، ذکر اذکار اور تسبیحات سے آخرت میں خوشگوار زندگی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں ان کے نزدیک یہی زندگی کا مقصد ہے۔

* * * * *

مال جان سبھ خرچ کراہاں
کریئے خرید فقیری ہو
فقر کنو ربّ حاصل ہووے
کیوں کیچے دلگیری ہو
دنیاں کارن دین ونجاون
کوڑی شیخی پیری ہو
ترک دنیاں تھیں کیتی باہوؒ
شاہ میراں دی میری ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۰)

طالبانِ مولیٰ

جن کی عبادات اور جدوجہد کا مقصود صرف دیدارِ حق تعالیٰ اور اُس کا قُرب ووصال ہے۔ یہ نہ تو دنیا کے طالب ہوتے ہیں اور نہ بہشت حور وقصور اور نعمت ہائے بہشت کے۔ ان کا مقصد ذاتِ حق تعالیٰ ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے طالب اور عاشق ہوتے ہیں۔ اس طلب کے لیے یہ دونوں جہانوں کو قربان کر دیتے ہیں اور دنیا وعقبیٰ کو ٹھکرا کر ذاتِ حق کے دیدار کے متمنی رہتے ہیں۔

* * * * *

موتو والی موت نہ ملسی
جیں وچ عشق حیاتی ہو
موت وصال تھیوَسے ہکو
جداں اسم پڑھیوے ذاتی ہو
این دے وچ این تھیوَسے
دور ہوئی کرباتی ہو
ہو ذکر ہمیش سڑیندا باہو
دیہاں سکھ نہ راتی ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۱)

سلطان العارفین اور مراقبہ

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کی چار منازل بیان کی ہیں:

اول:۔ وہ مراقبہ جو شریعت، اطاعت، عبادت، مشاہدہ ناسوت ہے اور اس مراقبہ میں طالب جو کچھ دیکھتا ہے وہ مقامِ ناسوت سے ہوتا ہے۔

دوم:۔ وہ مراقبہ جو ملکوت ہے اس مراقبہ والا طالب صاحب وردو وظائف وطہارت ہوتا ہے اور فرشتوں کی طرح ملکوتی صفت رکھتا ہے اور جو کچھ دیکھتا ہے وہ ملکوت سے ہوتا ہے

سوم:۔ وہ مراقبہ ہوتا ہے جو اہل جبروت اور اہل اللہ ہے اور اس مراقبہ والا جس چیز کا بھی مشاہدہ کرتا ہے وہ مقامِ جبروت سے ہوتا ہے۔

چہارم:۔ مراقبہ لاہوت واہل معرفت اور اس مراقبہ والا جس شے کا مشاہدہ کرتا ہے وہ مقام لاہوت سے ہوتا ہے۔

مراقبہ

اللہ تعالیٰ کے حبیب نے حکم دیا ں ماز اسطرح ادا کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر ایسا نہیں کر سکتے کم از کم یوں تصور کرو خدا تمہں دیکھ رہا ہے اس طریقہ سے نماز ادا کرو یہی سب سے اچھا مراقبہ ہے مراقبہ شرعی لحاظ سے حکم ھے مقصد یکسوئی اس طریقہ سے ھٹ کے اپنی مرضی سے کوئی اور طریقہ مراقبہ نہیں بدعت ہے اسلام نام ہے قرآن وسنت کا دوسری کوئی چیز اسلام نہیں. صوفیائے کرام میں مراقبہ کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے سر پر اگر سفید کپڑا میسر ہو تو ڈال کر چند منٹ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر نہایت عاجزی وانکساری کیساتھ دل سے کیا جاتا ہے۔ دل میں اللہ اللہ کیا جاتا ہے زبان خاموش رہتی ہے۔ مراقبہ کو طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بنیادی حیثیت حاصل ہے طریقہ عالیہ قادریہ و دیگر تمام سلاسل صوفیائے کرام میں مراقبہ کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ مراقبہ میں اپنے باطن کی اتھاہ گہرائیوں میں جا کر اپنے اللہ کو سنا جاتا ہے اور کائنات کیحقیقت سے نا صرف آگاہی حاصل

Marfat.com

کی جاتی ہے بلکہ مشاہدۂ قدرت بھی کیا جاتا ہے۔ مراقبہ کا نصب العین صرف اور صرف انسان کے جسم، جذبات، اور ذہن کو یکجا کرنا ہے اور اس اعلیٰ درجے کی یکسوئی کا مقصد صرف باطن میں موجزن آگہی کے بحرِ بیکراں میں غوطہ زن ہو کر آگہی کا گوہر تلاش کرنا ہوتا ہے۔ مراقبے میں انسان خود کو زمان و مکان کی قید سے آزاد پاتا ہے اور روحانی طریقے سے طیر، سیر کر سکتا ہے لیکن یہ بھی کسی بڑے مرتبے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ ہر مذہب کا بندہ تھوڑی سے محنت سے یہ صلاحیت حاصل کر سکتا ہے۔ اس میں مادی جسم اپنی جگہ پر ہی رہتا ہے جبکہ حامل اپنے جسم سے باہر یا کہیں افتادہ ہونے والے واقعات کا مشاہدہ بھی کر سکتا ہے۔ یہ بھی تجربۂ بیرون جسم کی ایک مثال ہے۔ مراقبے کی کئی اقسام ہیں۔ بہت سے لوگ روحوں (لطائف، شکتیاں) کی بیداری اور روحانی طاقت سیکھے بغیر مراقبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یا تو مراقبہ لگتا ہی نہیں یا شیطانی وارداتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ مراقبہ انتہائی لوگوں کا کام ہے، جن کے نفس پاک اور قلب صاف ہو چکے ہوں۔ عام لوگوں کا مراقبہ نادانی ہے۔ خواہ کسی بھی ظاہری عبادت سے کیوں نہ ہو۔ روحوں کی طاقت کو نور سے یکجا کر کے کسی مقام پر پہنچ جانے کا نام مراقبہ ہے۔
سب سے ادنیٰ مراقبہ قلب کی بیداری کے بعد لگتا ہے، جو ذکرِ قلب کے بغیر ناممکن ہے۔ ایک جھٹکے سے آدمی ہوش و حواس میں آجاتا ہے، استخارے کا تعلق بھی قلب سے ہے۔ اس سے آگے روح کے ذریعہ مراقبہ لگتا ہے، تین جھٹکوں سے واپسی ہوتی ہے، تیسرا مراقبہ لطیفۂ انا اور روح سے اکھٹا لگتا ہے۔ روح بھی جبروت تک ساتھ جاتی ہے، جیسا کہ جبرائیل حضور پاک کے ساتھ جبروت تک گئے تھے۔ ایسے لوگوں کو قبروں میں بھی دفنا آتے ہیں مگر انہیں خبر نہیں ہوتی، ایسا مراقبہ اصحابِ کہف کو لگا تھا جو تین سو (۳۰۰) سال سے زائد عرصہ غار میں سوتے رہے۔
ایسا مراقبہ جب غوث پاک کو جنگل میں لگتا تو وہاں کے کئین ڈاکو آپ کو مردہ سمجھ کر قبر میں دفنانے کے لئے لے جاتے تھے۔ لیکن دفنانے سے پہلے ہی وہ مراقبہ ٹوٹ جاتا۔

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۲)

مرد کون؟

سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مرد مذکر کسے کہتے ہیں؟ مرد مذکر وہ ہے جس کے دِل میں بجز طلبِ مولیٰ اور کوئی طلب ہی نہ ہو۔ نہ دنیا کی طلب، نہ زینتِ دنیا کی طلب، نہ حور و قصور کی طلب، نہ میوہ و براق کی طلب اور نہ لذتِ بہشت کی طلب کہ اہلِ دیدار کے نزدیک یہ سب کچھ فضول اور بے کار چیزیں ہیں کیونکہ اِن کے دِلوں میں اسمِ ذات نقش ہے اور یہ یومِ اَلست ہی سے اسمِ ذات کی مستی میں غرق چلے آ رہے ہیں اور جن لوگوں نے اسمِ ذات کو اپنا جسم و جان بنالیا وہ دونوں جہان میں غم والم سے آزاد ہو گئے۔ (عین الفقر)

* * * * *

مرشد وانگ سنیارے ہووے
گھت کٹھالی گالے ہو
جاں کٹھالیوں باہر کڈھے
بندے گھڑے جاں والے ہو
کنیں خوباں تدوں سہاون
جداں کٹھے آ اجالے ہو
نام فقیر تنھاں دا باھو
جیڑھا دمدم دوست سمھالے ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۳)

طالب مولیٰ کی کرامات

غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، طالبِ مولیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں: "دنیا کے طالب بہت ہیں اور عقبیٰ کے کم اور طالبِ مولیٰ بہت ہی کم ہیں لیکن وہ اپنی کمی اور نایابی کے باوجود اکسیر کا حکم رکھتے ہیں ان میں تانبے کو زرِ خالص بنانے کی صلاحیت ہے۔ وہ بہت ہی شاذ و نادر پائے جاتے ہیں۔ وہ شہروں میں بسنے والوں پر کوتوال مقرر ہیں۔ ان کی وجہ سے خلقِ خدا سے بلائیں دور ہوتی ہیں انہی کے طفیل اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل کرتا ہے۔ اور انہی کے سبب زمین قسم قسم کی اجناس اور پھل پیدا کرتی ہے۔ ابتدائی حالت میں وہ شہر در شہر اور ویرانہ در ویرانہ بھاگتے پھرتے ہیں، جہاں پہچانے جائیں وہاں سے چل دیتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ ان کے اردگرد خدائی قلعے بن جاتے ہیں۔ الطافِ ربانی کی نہریں انکے دلوں کی طرف جاری ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا لشکر انہیں اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ وہ مکرم و محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اب خلقت پر توجہ کرنا ان پر فرض ہو جاتا ہے اور وہ طبیب بن کر مخلوقِ خدا کا علاج کرتے ہیں لیکن یہ تمام باتیں تمہاری عقل اور فہم سے بالاتر ہیں۔ (الفتح الربانی)

* * * * *

جیں دینہ دا میں در تینڈے تے سجدہ صحی ونج کیتا ہو
اس دینہ دا سر فدا اُٹھائیں میں بیا در نہ لیتا ہو
سر دیون سر آکھن ناہیں شوق پیالہ پیتا ہو
قربان تنہاں توں باہو جنہاں عشق سلامت کیتا ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۴)

مراقبہ اور اسلام

سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ نے محک الفقراء میں مراقبہ کی تین اقسام ہیں:۔

مراقبہ مبتدی: اس مراقبہ میں استغراق حاصل ہوتا ہے اور انسان کا ضمیر روشن ہو جاتا ہے

مراقبہ متوسط: اس مراقبہ میں استغراق یہاں تک پہنچتا ہے کہ خارج اور اس کے عوام سے سالک بے خبر ہو جاتا ہے۔

مراقبہ منتہی: اس مراقبہ کو سالک کو مقام استغراق وحدت تک پہنچاتا ہے۔

مراقبہ اہل طریقت کے نزدیک اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اور مراقبے کے ذریعے بندہ تفکرات قلبی سے نجات حاصل کر کے یکسوئی پالیتا ہے۔

مراقبہ کی مختصر تعریف جو علماء نے بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ بندے کا رجوع الی اللہ اور اس بات کا یقین کر لینا کہ اللہ تعالیٰ میرے ہر کام پر مطلع ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے' اور اللہ ہی ہر شئے پر نگہبان ہے'۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے' اگر تو رب تعالیٰ کو نہیں دیکھتا تو ضرور جان لے کہ بے شک وہ تجھے دیکھتا ہے'۔

یہ اشارہ ہے مراقبہ کی حالت کی طرف، بے شک مراقبہ بندے کا یہ یقین کر لینا ہے کہ رب تعالیٰ اس کے حال پر مطلع ہے اور اس یقین پر قائم رہنا ہی اس کے رب تعالیٰ کی طرف مراقبہ ہے۔ نیز جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف مکمل توجہ ہو جائے اور بندہ اپنے ہر عمل پر اللہ کو نگہبان پائے اور اس پر یقین کامل کے ساتھ مداومت اختیار کرے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ تو اس ہی کیفیت خاصہ کو مراقبہ کا نام دیا جاتا ہے۔

دور حاضر میں کئی طرح کے مراقبات کیئے جاتے ہیں۔ کہیں اسماء مبارکہ کا، تو کہیں مقدس مناظر کا، کہیں رنگ وروشنی کا۔ ان تمام مراقبات کی اقسام کا انحصار مقاصد پر ہے۔ کہیں مقصد رجوع الی اللہ ہے تو کہیں فیض مرشد، کہیں مقصد روحانیت ہے تو کہیں علاج مقصود ہے۔

Marfat.com

جبکہ طریقہ چاہے کچھ بھی ہو بندہ مراقبے کے ذریعے اپنے اللہ تک پہنچنے کا راستہ تلاش کرتا ہے۔ بندہ جس طرح بھی اپنے خالق کو یاد کرے، خالق اس ہی صورت اس کو نظر آتا ہے۔ اور جیسا اوپر بیان ہوا کہ 'اور اللہ ہی ہر شئے پر نگہبان ہے'۔ تاہم قرآن وسنت کی روشنی میں، بزرگان دین کی پیاری تحریروں میں جو مراقبہ افضل واعلیٰ ہے اور تمام مراقبات کا سرتاج ہے وہ مراقبہ اسم ذات اللہ ہی ہے۔

رقیب اسمائے الٰہی سے ایک اسم ہے جس کے معنی نگہبان، پاسبان کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے ذہن کی اس طرح نگہبانی کی جائے کہ وہ منتشر خیالات اور افکارِ پریشاں سے یکسر بے نیاز ہو کر اللہ کی طرف یا اللہ کی کسی صفت کی طرف یا اس کی کسی نشانی کی طرف متوجہ ہو جائے، اس معنی میں مراقبہ کی تعریف یہ ہے کہ آدمی ظاہری حواس کو ایک نقطے پر مرتکز کر کے اپنی روح یا باطن کی طرف متوجہ ہو جائے تا کہ اس کے اوپر روحانی دنیا کے معانی واسرار روشن ہو جائیں، چنانچہ مراقبہ کے اصطلاحی معنی غور وفکر اور تصور کے ہیں۔

تفکر ومراقبہ صوفیائے کرام کے معمولات میں سے ایک معمول ہے۔ صوفیاء کے مراقبہ وفکر کا یہ معمول بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود غار حرا میں تشریف لے جا کر وہاں مراقبہ فرماتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جوں جوں اعلان نبوت کا وقت قریب آ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلوت پسند بنتے جا رہے تھے اور کثرت سے غار حرا میں قیام فرمانے لگے تھے۔ آپ وہاں کئی کئی راتیں عبادت کرتے۔ (بخاری شریف)

مدتوں سے لوگ مراقبہ کو ایک انتہائی پراسرار اور مشکل موضوع سمجھتے رہے ہیں ہمیشہ بڑے بوڑھے اور فارغ لوگوں کو اس کا حقدار سمجھا جاتا رہا ہے۔۔ مراقبہ پر پوری دنیا میں سائنسی طریقہ کار کے تحت تجربات کر کے اخذ کر لیا ہے کہ اس عمل سے انسانی ذہن اور جسم پر انتہائی اعلیٰ مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جس میں تعلیم وعمر کی کوئی قید نہیں اب کوئی بوڑھا ہو یا جوان سب ہی مراقبہ کی کرنے سے دلچسپی رکھتے ہیں مزید برآں اب تو سکول وکالج میں مراقبہ کی تعلیم کو ایک لازمی مضمون کی حیثیت حاصل ہوتی جا رہی ہے کم وبیش پوری دنیا میں مراقبہ

Marfat.com

کی تربیتی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور صحتی ادارے اپنے مریضوں کو روزانہ مراقبہ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں مراقبہ جو کہ پہلے وقتوں میں صرف مذہب کا حصہ سمجھا جاتا تھا اب دنیاوی پیش قدمی کے علاوہ روزمرہ مسائل کے حل کے لئے بھی مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے آج پوری دنیا میں ذہنی دباؤ کو کم کرنے اور ذہنی سکون حاصل کرنے کے لئے مراقبہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اور اس کو آج کے وقت میں انتہائی میسر آلہ قرار دے دیا گیا ہے جوں جوں معاشرہ میں اسکی آگاہی بڑھتی جا رہی ہے نتیجہ میں انسانی بھائی چارہ اور عالمی اتحاد میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جب زیادہ لوگ مراقبہ کی بدولت ذاتی شناسائی حاصل کرتے جائیں گے انکو کائنات کی سچائی اور اصلیت کا قرب حاصل ہوگا اور نتیجہ عالمی بھائی چارہ وجود میں آئے گا۔

* * * * *

جیوندے کیہ جانن سار مویاں دی سو جانے جو مردا ہُو
قبراں دے وچ اَن نہ پانی خرچ لوڑیندا گھردا ہُو
اک وچھوڑا ماں پیو بھائیاں بیا عذاب قبر دا ہُو
واہ نصیبہ باہُو جیہڑا وچ حیاتی مر دا ہ ہُو

جیوندیاں مر رہنا ہووے ویس فقیراں بہیئے ہُو
جے کوئی سٹے گودڑ کوڑا وانگ اروڑی سہیئے ہُو
گلہ الانبھا بھنڈی خواری یار دے پاروں سہیئے ہُو
قادر دے ہتھ ڈور اساڈی باہُو رکھے تیوں رہیے ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۵)

انسان کامل امامت الٰہیہ کا وارث ہوتا ہے

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جس طرح خزانے ویرانوں میں ہوتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی "امانت" (امانتِ الٰہیہ) بھی ایسے شخص کے دل میں ودیعت کرتا ہے جس کی زیادہ شہرت نہ ہو۔"

(مثنوی مولانا روم دفتر سوم)

ہر دور میں ایک ایسا انسان موجود ہوتا ہے جو امانتِ الٰہیہ کا حامل یا امانتِ فقر کا وارث ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خزانہ فقر کے مالک اور مختارِ کل ہیں اس لئے انہی سے یہ امانت اور خزانہ فقر منتقل ہوتا رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِذن کے بغیر کسی انسان کو امانتِ الٰہیہ منتقل نہیں ہوسکتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خزانہ فقر خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو منتقل ہوا۔ اور آپ رضی اللہ عنہا اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فقر کی پہلی سلطان (سلطان الفقر اوّل) ہیں۔ یہی خزانہ فقر بابِ فقر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منتقل ہوا جن سے سلاسل کا آغاز ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فقر حسنین کریمین کو منتقل ہوا۔ پھر یہ منتقل در منتقل ہوتا ہوا شہسوارِ فقر غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا پھر خزانہ فقر حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔ اب جب بھی امانتِ الٰہیہ منتقل ہوتی ہے تو آقا پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس انسان کو غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ کرتے ہیں اور پھر وہاں سے اُسے امانتِ الٰہیہ یا خزانہ فقر کیلئے حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ اب قیامت تک یہ خزانہ، خزانہ فقر کے مختارِ کل صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت اور مہر سے اسی در سے منتقل ہوگا۔

امانتِ الٰہیہ کا حامل، جسے صاحبِ مسمّٰی مرشد کہا جاتا ہے ہی مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ ہوتا ہے۔ اگر طالب کو ایسا مرشد مل جائے تو فقر کی انتہا پر پہنچنا کوئی مشکل مرحلہ نہیں

Marfat.com

ہے۔اس کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پہلے دِن ہی طالب کو سلطان الاذ کار اسمِ اعظم "ھُوْ" عطا کر دیتا ہے اور اسمِ ذات تصور کے لیے عطا فرماتا ہے۔اگر ایسا مرشد مل جائے تو فوراً دامن پکڑ لے لیکن اس کو تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ غیر معروف ہوتا ہے۔سینہ بہ سینہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا لیکن اس مرشد تک صرف وہی طالب پہنچتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پہچان، دیدارِ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حضوری کی طلب لے کر گھر سے نکلتے ہیں۔

یہی انسانِ کامل صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ حاملِ امانتِ الٰہیہ اور خزانہ فقر کا مالک اور نائبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا ہے اس کی تلاش اور غلامی فقراء نے فرض قرار دی ہے اس لیے طالبِ مولیٰ پر اس کی تلاش فرض ہے۔

سلطان العارفین سلطان الفقر حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ منتقلی امانتِ الٰہیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

دل کا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ہو

مجھے کوئی ایسا طالبِ مولیٰ زندگی میں نہیں ملا جو میرے پاس صرف طلبِ مولیٰ لیکر آیا ہو بلکہ میرے پاس تو جو بھی آیا وہ کسی نہ کسی نفسانی دنیاوی اور ذاتی خواہش کی تکمیل کے لیے آیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں تیس سال تک اس طالبِ حق کی تلاش میں رہا جس کو وہاں پہنچاؤں جہاں میں ہوں (یعنی امانتِ الٰہیہ منتقل کرسکوں) لیکن مجھے کوئی ایسا طالبِ حق نہ مل سکا۔(امیر الکونین)

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ہم طالبم مطلوب ہم مرشد تمام
ہر یکے را واقفم از ہر مقام

میں ایسے ہی طالبِ مولیٰ کا خواہش مند ہوں اور ایک کامل مرشد کی حیثیت سے طالبی اور مرشدی کے تمام مقامات سے واقف ہوں۔

Marfat.com

در طلب ، طالب بہ طلبم سالہا
کس نہ یابم طالبے لائق لقاء

میں سالہا سال سے ایسے طالب کو تلاش کرتا پھر رہا ہوں جو دیدارِ الٰہی کے لائق ہو لیکن افسوس مجھے ایسا طالب نہیں ملا۔ (نور الہدیٰ کلاں)

نور الہدیٰ کلاں میں فرماتے ہیں:

سالہا سال سے میں طالبانِ مولیٰ کی تلاش میں ہوں لیکن ابھی تک مجھے وسیع حوصلے اور ہمت والا لائقِ تلقین طالبِ صادق نہیں ملا جسے معرفت و توحیدِ الٰہی کے ظاہری و باطنی خزانوں کی نعمت اور دولت (ورثہ فقر۔ امانتِ الٰہیہ) کا نصاب بے حساب عطا کر کے تبرکاتِ الٰہی کی زکوٰۃ کے فرض سے سبکدوش ہو کر اللہ تعالیٰ کے حق سے اپنی گردن چھڑا لوں۔ (باب شرح فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

اوپر حوالوں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت سلطان العارفینؒ کو اپنی زندگی میں کوئی ایسا طالب نہ ملا جس کو امانتِ الٰہیہ منتقل کی جا سکتی اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ امانتِ الٰہیہ منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔

اس امانت کو بعد از وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طالبِ حق سلطان التارکین حضرت سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل کیا۔

سیّد محمد عبداللہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 29 رمضان المبارک 1186ھ (2 دسمبر 1772ء) جمعۃ المبارک کی شب مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پدرانہ شجرہ نسب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتا ہے جبکہ والدہ کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب امام سیّد محمد تقی علیہ السلام کے توسط سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تک جا پہنچتا ہے۔ حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد سیّد عبدالرحمن جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سیّد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا ہیں۔ سیّد عبداللہ شاہ کے دادا سیّد عبدالعزیز 1696ء میں دہلی سے بغداد تشریف لے گئے پھر 1698ء میں مدینہ منتقل ہوئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

Marfat.com

-سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی بچپن سے ہی نورِ حق سے درخشاں تھی، جو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دیوانہ ہو جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن سے ہی عباداتِ الٰہی سے خصوصی شغف تھا۔ 12 سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک حفظ کر لیا۔

والدین کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل دنیا سے بالکل اچاٹ ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھر بار چھوڑ کر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام وقت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اور عبادات میں مصروف رہتے۔ عرصہ چھ سال کی خدمت اور غلامی کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیدار کی نعمت عطا کی اور پوچھا "تو اس خدمت کے بدلے میں کیا چاہتا ہے"؟ سید محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ یہ غلام فقر چاہتا ہے" اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "فقر کے لیے تجھے ہند سلطان العارفین سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس جانا ہوگا"۔ جب سید محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو بہت حیران اور پریشان ہوئے کہ رشد و ہدایت کا منبع تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہیں پھر مجھے سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ لہٰذا دوبارہ خدمت اور غلامی کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ مزید چھ سال کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیدار سے مستفید فرمایا اور پوچھا کہ "اس خدمت کے بدلہ میں کیا چاہتے ہو؟" تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر عرض کیا کہ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ یہ غلام فقر چاہتا ہے"۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "تجھے فقر سخی سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) سے ہی ملے گا" اس مرتبہ سید محمد عبداللہ شاہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اس علاقے کی زبان اور رسم رواج، رہن سہن اور کھانے پینے تک سے ناواقف ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "ہم تجھے اپنے محبوب شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے سپرد کرتے ہیں تمہاری رہنمائی کرنا اور وہاں تک پہنچانا اب ان کی ذمہ داری ہے۔

خواب سے بیدار ہوتے ہی سید محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ حکم کے مطابق بغداد

Marfat.com

شریف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مزار مبارک پر پہنچے اور وہاں سے اُن کی باطنی رہنمائی میں تمام سروری قادری مشائخ کے مزارات سے ترتیب وار فیض حاصل کرتے ہوئے جھنگ پاکستان حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر 1825ء میں پہنچے۔ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے باطنی طور پر انہیں امانتِ فقر منتقل فرمائی۔ حضرت سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے مزار حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ پر ہی رہائش اختیار کر لی جہاں چھ ماہ تک حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی باطنی تربیت فرمائی اور پھر حکم دیا کہ احمد پور شرقیہ میں رہائش اختیار کر کے طالبانِ مولیٰ کی راہِ فقر پر راہنمائی کریں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حکم پر عمل کیا۔

احمد پور شرقیہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ہزاروں لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے معتقدین میں نواب بہاول خان سوئم بھی شامل تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ سے سلطان التارکین کا لقب عطا ہوا۔ 29 رمضان المبارک 1276ھ (20 اپریل 1860ء) میں اپنے وصال سے قبل حضرت سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے امانتِ فقر اپنے سب سے صادق اور لائق طالب اور دل کے محرم حضرت پیر عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور (پنجاب) پاکستان میں ہے۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۶)

سلطان الفقراء

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سلطان العارفین اس پایہ کے بزرگ تھے کہ جب فقر کی دنیا میں قدم رکھا تو ''سلطان الفقر'' کہلائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کا ایک بڑا ذریعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں اور دیگر اولیاء اللہ کی تصانیف کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلف کے مطالعہ کا اثر وجود میں اس قدر ہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے اور از خود خدا رسیدہ ہو جاتا ہے لیکن ناقص کی تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

* * * * *

حافظ پڑھ پڑھ کرن تکبر ملاں کرن وڈیائی ہُو
ساون ماہ دے بدلاں وانگوں پھرن کتاباں چائی ہُو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا پڑھن کلام سوائی ہُو
دوہیں جہانیں مٹھے باہُو کھادی ویچ کمائی ہُو

خام کیہہ جانن سار فقر دی محرم ناہیں دل دے ہُو
آب مٹی تھیں پیدا ہوئے خامی بھانڈے گل دے ہُو
قدر کیہہ جانن لعل جواہراں جو سوداگر بل دے ہُو
ایمان سلامت باہُو جیہڑے بھج فقراں ملدے ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۷)

سلطان العارفین کی تصانیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں تمام گفتگو طالبانِ دنیا' طالبانِ عقبیٰ اور طالبانِ مولیٰ کے معاملات پر کی ہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ میں عوام طالبانِ دنیا ہیں' خواص یعنی علماء' عابد' زاہد اور متقی پرہیزگار طالبانِ عقبیٰ ہیں اور خاص الخاص لوگ انبیاء و اولیاء کرام، صدیقین اور صالحین طالبانِ مولیٰ ہیں۔

* * * * *

دلے وچ دل جو آکھیں سو دلدار دلیلوں ہو
دل دا دور اگوہاں کیجے کثرت کنوں قلیلوں ہو
قلب کمال جمالوں جسموں جوہر جاہ جلیلوں ہو
قبلہ قلب منور باہُو خلوت خاص خلیلوں ہو

درد اندر دا اندر ساڑے باہر کراں تاں گھائل ہو
حال اساڈا کویں اوہ جانن جو دنیا تے مائل ہو
بحر سمندر عشقے والا ہر دم ویہندا حائل ہو
پہنچ حضور آسان نہ باہُو نام تیرے دے سائل ہو

درد منداں دا خون جو پیندا برہوں باز مریلا ہو
چھاتی دے وچ کیتس ڈیرا شیر بیٹھا مل بیلا ہو
ہاتھی مست سندھورے وانگوں کردا پیلا پیلا ہو
پیلے دا وسواس نہ باہُو پیلے باجھ نہ میلا ہو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۸)

مردِ مومن کا کلمہ

حضرت سلطان باہو، سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کلمہ تو تمام مسلمان پڑھتے ہیں لیکن مردِ مومن کا کلمہ پڑھنے کا ڈھنگ نرالا ہوتا ہے اور اس کے کلمے کے اثرات عوام الناس پر بھی ظاہر ہوتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مرد مومن کلمے کے ذکر سے اپنے دل کو دھو کر پاک صاف بناتا ہے اور موت کے وقت بھی کلمہ پڑھتے ہوئے اس دنیا سے جاتا اور کلمہ ہی اس کا جنازہ پڑھاتا ہے اور قبر میں منکر نکیر کے روبرو جب کلمہ پڑھتا ہے تو اسی کلمہ کی بدولت اسی کا معاملہ سنور جاتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہوتا ہے، جو لوگ کلمے کو ہی کامیابی ونجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ کسی مقام پر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے۔

* * * * *

بغداد شہر دی کیا نشانی ، اچیاں لمیاں چیراں ہُو
تن من میرا پُرزے پُرزے، جیوں درزی دیاں لیراں ہُو
ایہناں لیراں دی گل کفنی پا کے رلساں سنگ فقیراں ہُو
بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں باہُو، کرساں میراں میراں ہُو

بسم اللہ اسم اللہ دا، ایہہ بھی کہنا بھارا ہُو
نال شفاعت سرور عالمؐ چھٹسی عالم سارا ہُو
حدوں بے حد درود نبیؐ نوں جیندا ایڈ پسارا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہو ،جنہاں ملیا نبی سو ہارا ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۸۹)

خصوصیات باھو

جس طرح غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورانِ وعظ بحکم خداوندی یہ اعلان فرمایا:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللهِ

میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے اسی طرح سلطان العارفین سلطان الفقر حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا ہے

تا آنکہ لطف ازلی سرفرازیٔ عین عنایت حق حاصل شدہ واز حضور فائض النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکمِ ارشادِ خلق شدہ چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب، چہ بے نصیب، چہ زندہ وچہ مردہ، بزبان گوہرفشاں مصطفی ثانی ومجتبیٰ آخرزمانی فرمودہ (رسالی روحی شریف)

جب سے لطف ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سربلندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض النور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام خلقت کیا مسلم کیا کافر کیا بانصیب کیا بے نصیب کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان گوہرفشاں سے مجھے مصطفی ثانی اور مجتبیٰ آخرزمانی فرمایا ہے۔

مصطفی اور مجتبیٰ: دونوں کے لغوی معانی چنا ہوا انتخاب کیا ہوا پسندیدہ اور برگزیدہ کے ہیں لیکن یہ دونوں القاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے خاص ہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مصطفی ثانی اور مجتبیٰ آخرزمانی فرمایا ہے اس سے مراد ہے کہ آخری زمانہ میں جب گمراہی عام ہوگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات روشنی کا مینار ہوں گی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو لے کر کھڑا ہونے والا کوئی فرد لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے گا اور اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی راہنمائی حاصل ہوگی کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ آخرزمانہ میں خود ظاہری طور پر موجود نہ ہوں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد بھی سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے کہ جب گمراہی عام ہوجائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی

Marfat.com

بھر مار ہوگی ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور گروہوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔

اس قول سے مراد بھی یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا کوئی غلام آپ کی روحانی راہنمائی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا، گمراہی کو ختم کرے گا، دینِ حق کا بول بالا کرے گا اور دینِ حنیف پھر سے زندہ ہو جائے گا۔

حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ طالبِ اللہ کے لیے فرضِ عین ہے کہ پہلے مرشد کامل کی تلاش کرے خواہ اسے مشرق سے مغرب اور قاف سے قاف تک ہی کیوں نہ ڈھونڈنا پڑے۔ ناقص مرشد تقلیدی ہوتا ہے لیکن کامل مرشد کی ابتدا اور انتہا ایک ہوتی ہے اسے سلک سلوک کا تصور، قرب مع اللہ کی معرفت، تجلّیاتِ ذات کے نور کا مشاہدہ اور حضور کی جانب سیدھی راہ حاصل ہوتی ہے اور ناقص مرشد جس قدر زیادہ مرید کرتا ہے اتنا ہی دنیا اور آخرت میں زیادہ بے عزت اور خوار ہوتا ہے اور معرفتِ پروردگار کے قرب سے محروم اور خراب ہوتا ہے۔ (قربِ دیدار)

* * * * *

پیر ملیاں جے پیڑ نہ جاوے اُس نوں پیر کیہ دھرناں ہُو
مرشد ملیاں ارشاد نہ من نوں، اوہ مرشد کیہ کرناں ہُو
جس ہادی کولوں ہدائت ناہیں، اوہ ہادی کیہ پھڑناں ہُو
جے سر دتیاں حق حاصل ہودے باہو، اُس موتوں کیہ ڈرناں ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۰)

طالبِ مولیٰ

آپ رحمتہ اللہ علیہ طالبِ مولیٰ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

طالبِ حق ہمیشہ حق کے ساتھ آتا ہے اور حق ہی کے ساتھ جاتا ہے، وہ دنیا کے باطل اور غیر ماسویٰ اللہ کی طرف ہرگز متوجہ نہیں ہوتا۔ (کلید التوحید کلاں)

طالبِ مولیٰ کے معنی کیا ہیں؟ دِل کا طواف کرنے والا اہلِ ہدایت' جس کے دِل میں صدق ہو' جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ صاحبِ صدق' جیسے حضرت عمرؓ بن خطاب صاحبِ عدل' جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صاحبِ حیا' جیسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صاحبِ غزا (جہاد کرنے والا) وصاحبِ رضا' جیسے سرتاجِ انبیاء واصفیاء خاتم النبیین امین رسول رب العالمین' صاحبِ شریعت والسرّ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیونکہ طالبِ مولیٰ مذکر ہوتا ہے۔ (عین الفقر)

* * * * *

تسبیح پھری تے دل نہیں پھریا، کیہ لینا تسبیح پھڑ کے ہُو
علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا، کیہ لینا علم نوں پڑھ کے ہُو
چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا، کیہ لینا چلیاں وڑ کے ہُو
جاگ بناں ددھ جمدے ناہیں باہو، بھانویں لال ہوون کڑھ کڑھ کے ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۱)

مرنے سے پہلے مر جاؤ

اب تک طالب "مُوْتُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" "مرنے سے پہلے مر جاؤ" کے مراتب کو نہیں پہنچتا۔ وہ محرمِ اسرار ہی نہیں ہوتا اور جو طالب بے جمعیت اور دنیا کا طالب ہے وہ ہمیشہ خوار ہے۔ طالبِ عقبیٰ اور حور و قصور کے طالب بے شمار ہیں۔ ہزار میں سے ایک طالبِ مولیٰ ایسا ہوتا ہے جو مرشد دلدار کے موافق ہوتا ہے اور لائق حضور پروردِگار ہوتا ہے۔ جو طالب معرفتِ مولیٰ اور وصال کا طلب گار ہے اس کو چاہیے کہ وہ سارا مال اُس کے حصول میں خرچ کر دے۔ (تیغِ برہنہ)

* * * * *

پَڑھ پَڑھ عِلم مُلوک رِیجھاوَن کیا ہویا اِس پَڑھیاں ھُو
ہرگز مکھن مُول نہ آوے پھِٹے دُدھ دے کڑھیاں ھُو
آکھ چنڈورا ہتھ کیہ آیو ایس انگوری پھڑیاں ھُو
ہِک دِل خستہ رَکھیں باھو لَئیں عبادت وَرھیاں ھُو

پَڑھیا عِلم ودھی مغروری عقل بھی گیا تلوہاں ھُو
بھُلا راہ ھدایت والا نفع نہ کیتا دوہاں ھُو
سر دتیاں جے سر ہتھ آوے سودا ہار نہ تُونہاں ھُو
وڑیں بازار محبت باھو رہبر لے کوئی سُونہا ھُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۲)

نفس امارہ کی قوت وغذا

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

جان لے کہ نفسِ امارہ کی قوت وغذا گناہ ومعصیت ہے، بلکہ یوں کہیے کہ نفسِ امارہ کا تو پیشہ ہی گناہ ومعصیت ہے۔ اگر آدمی رات دِن نماز وروزہ جیسی طاعت وبندگی میں مشغول رہے اور ہمیشہ قائم اللّیل وصائم الدہر رہے تو اِس کے باوجود بھی نفسِ امارہ گناہ سے باز نہیں آتا کہ اُس کی تو خصلت ہی گمراہی ہے۔ آدمی چاہے رات دِن مسائلِ فقہ کے مطالعہ میں مشغول رہے یا ریاضتِ تقویٰ وتلاوتِ قرآن اور نص وحدیث کے مطالعہ میں مصروف رہے نفسِ امارہ گناہوں سے باز نہیں آتا کہ اُس کا یارانہ نفس وشیاطین سے ہے۔ آدمی چاہے خانہ کعبہ کا طواف وحج کرتا رہے یا میدانِ جنگ میں جہاد وقتال کرتا رہے یا ذکر فکر مراقبہ محاسبہ مکاشفہ کشف القلوب و کشف القبور کے مراتب حاصل کر کے غوث وقطب بن جائے نفسِ امارہ گناہوں سے باز نہیں آتا بلکہ ہر وقت گناہوں کی طرف مائل رہتا ہے کہ اُس کی نظر ہمیشہ مردارِ گناہ پر لگی رہتی ہے لیکن جب تصورِ اسمِ ذات سے اُس کے دِل میں قرب ووصالِ الٰہی کی تجلّیات کا شعلہ بھڑکتا ہے تو وہ وحدانیتِ نُورِ حضور کے دریا میں غرق ہو کر عارف باللہ فنا فی اللہ کے انتہائی مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اِس مقام پر نفسِ امارہ عاجز ہو کر گناہوں سے رک جاتا ہے اور اُسے قدرتِ الٰہی کی طرف سے بے کام وبے زبان الہامات کے ذریعے حکم ہوتا ہے کہ "اے نفسِ امارہ! حیا کر اور باادب ہو جا۔" قدرتِ الٰہی کے اِن الہامات کو سن کر نفسِ امارہ تائب ہو جاتا ہے اور مسلمان ہو کر صحیح اقرار وقلبی تصدیق کے ساتھ کلمہ طیب "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ" پڑھ لیتا ہے اور گناہوں سے توبہ کر کے نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے۔ پھر وہ طلبِ راستی میں دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول کر کے منتہی ولی اللہ بن جاتا ہے۔ معرفتِ الٰہی کے اس انتہائی مقام پر جب وہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ کا مصداق بن کر اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے تو اُسے اپنے ربّ کی پہچان اس علامت سے ہو جاتی ہے کہ اُس کے نفس پر الہاماتِ ربانی کا نزول شروع ہو جاتا ہے کیونکہ

Marfat.com

مقامِ معرفت پر پہنچ کر نفس میں کوئی نفسانی و شیطانی باقی نہیں رہتی۔ اس کے بعد اگر تمام حور و قصور، نعمت ہائے بہشت و تمام زینتِ دنیا نفس کے گرد جمع ہو جائیں تو وہ اُسے اختیار نہیں کرتا۔ (محک الفقر کلاں)

* * * * *

پڑھ پڑھ عِلم ہزار کتاباں عالم ہوئے بھارے ہُو
حرف عشق دا پڑھ نہ جانن بھُلے پھرن بچارے ہُو
عشق عقل وچ منزل بھاری سیَاں کوہاں دے پاڑے ہُو
جنہاں عشق خرید نہ باہُو دوہیں جہانیں مارے ہُو

دل دریا خواجہ دِیاں لہراں گھمن گھیر ہزاراں ہُو
رہن دلیلاں وچہ فکر دے بے حد بے شماراں ہُو
پردیسی نال نیوں لگایا بے سمجھی دیاں ماراں ہُو
ہَسن کھیڈن بھلیا باہُو عِشق چنگھائیاں دھاراں ہُو

قلب نہ ہِلیا تاں کیہ ہویا، ہویا ذِکر زبانی ہُو
قلبی، رُوحی، سِرّی سبھے راہ حیرانی ہُو
شاہ رگ تھیں نزدیک جو رہندا یار نہ مِلیا جانی ہُو
نام فقیر تنہاں دا جیہڑے وسّن لا مکانی ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۳)

قلب دونوں جہانوں میں نہیں سما سکتا

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا نکتہ نظر یہ ہے کہ دل میں معرفتِ الٰہی سے ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے دونوں جہان کی کل کیفیات دل میں سما جاتی ہیں اور صاحبِ نظر دل کی آنکھوں سے اس کا صاف نظارہ کرتا ہے اور عاشقِ الٰہی تو ہمیشہ ہی اپنے دل کی جانب متوجہ رہتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قلب ایک نہایت وسیع ولایت اور ملکِ عظیم ہے دونوں جہان اور تمام مخلوق اس میں سما سکتے ہیں لیکن قلب دونوں جہانوں میں نہیں سما سکتا۔(فضل اللقاء)

* * * * *

عِشق دی بھاہ، ہڈاں دا بالن، عاشق بہ سکیندے ہُو
گھت کے جان جگر وِچ آرہ، ویکھ، کباب تلیندے ہُو
سر گردان پھرن ہر ویلے خُوں جگر دا پیندے ہُو
ہوئے ہزاراں عاشق باہُو، عِشق نصیب کہیندے ہُو

تُلہ بنھ توکّل والا ہو مردانے تریئے ہُو
جس دُکھ تھیں سُکھ حاصل ہووے اُس تھیں مُول نہ ڈریئے ہُو
"مَعَ الْعُسرِ یُسرًا" آیا چِت اوسے دل دھریئے ہُو
بے پرواہ درگاہ اوہ باہُو، رو رو حاصل بھریئے ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۴)
کلمہ طیبہ کے حروف

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلمہ طیبہ کے چوبیس (۲۴) حروف ہیں اور دن اور رات میں چوبیس گھڑیاں ہوتی ہیں، دن رات میں انسان کم وبیش ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ جب فقیر صدق دل سے کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے تو کلمہ کے ہر حرف کے بدلے میں اس کے ہر گھڑی کے گناہ اس طرح جل جاتے ہیں۔ جس طرح خشک ایندھن سے آگ جلتی ہے۔ کلمہ طیبہ کے صدق دل سے پڑھنے کی وجہ سے اس پر ہر حرف کے بدلے ایک ہزار علم منکشف ہوتے ہیں اور ہر علم سے ہزار عمل جو کہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کے ذکر کے فقیر عارف باللہ اور مقرب حق ہو جاتا ہے اور اس پر انوارِ الٰہی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور اسرارِ الٰہی منکشف ہوتے رہتے ہیں۔

کلمے دی گل تداں پیوسے کلمے دِل جد پھڑیا ھو
بے درداں نُوں خبر نہ کوئی درد منداں گل مڑھیا ھو
کُفر اِسلام دی کُل پیوسے بھن جگر جد وڑیا ھو
قُربان تنہاں توں باھو جنھاں کلمہ صحیح کر پڑھیا ھو

حدیثِ جبریل میں علمی و عملی لحاظ سے دین کے تین مدارج بیان کئے گئے ہیں۔ اِسلام، ایمان، احسان،، اِن تینوں میں ابتداء کلمہ طیبہ کے اقرار و اعلان سے ہوتی ہے۔ کلمہَ طیبہ دینِ اِسلام کا سب سے بڑا کلیہ یا فارمولا ہے۔ ہر شخص جو کلمہ پڑھ کر اسکی صداقت کا اقرار واعلان کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کلمہ کے دو حصے ہیں۔ ایک میں توحید کا اقرار یا گواہی ہے اور دوسرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رِسالت کو ماننے کا اعلان یا شہادت ہے۔

یوں تو ہمارے حکماء و متکلمین نے بھی توحید پر بہت زور دیا ہے اور اسکی شرحیں لکھی ہیں مگر صوفیاء کا تو یہ حال ہے کہ توحید سے اِن کی ابتداء ہوتی ہے اور توحید پر ہی انتہا ہوتی ہے

Marfat.com

اور باقی سب کچھ اس ابتداء وانتہاء کے اندر آ جاتا ہے۔ جہاں دوسرے توحید کو فکری ونظری طور پر سمجھنا چاہتے ہیں۔ وہاں صوفیاء وفقراء ذہنی قلبی اور روحانی طور پر توحید کو اپنا ذاتی تجربہ بنانا چاہتے ہیں۔ اِن کا باطنی ذوق ان کو ایسے عالم میں پہنچا دیتا ہے جہاں ان کے لئے غیر اللہ کا وجود مٹ جاتا ہے اور اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

مختصراً پہلے لا الہ الا اللہ میں توحید کے معنی پر نظر ڈالئے۔ پہلے لفظ الٰہ آتا ہے اِلٰہ کے معنی ہیں بندگی اور عبادت کے لائق۔ عبادت کے وسیع مفہوم میں تمام کاروبارِ زندگی آ جاتے ہیں۔ اِلٰہ وہ ہوتا ہے جس کی خاطر یہ سب کام کئے جائیں۔ مگر یہ اِلٰہ کی ضرورت خود اِنسان کی اپنی پیدا کردہ نہیں ہے۔ یہ اِنسان کی فطرت میں موجود ہے کہ وہ غلط ہو یا صحیح مگر کسی کو اِلٰہ ماننا چاہتا ہے اور اِس سے مدد اور ہدایت کا خواستگار ہوتا ہے۔

لوگوں نے بعض مظاہرِ فطرت کو اِلٰہ سمجھ لیا کئی دیوی دیوتا مان لئے ان کے بُت بنا ڈالے اور ان کی پوجا شروع کر دی یا جدھر ان کا وہم لے گیا۔۔۔" جیسی جس کے گمان میں آئی"

اس طرف چل پڑے اور اس طرح اپنے وہم وگمان (قرآن مجید کے الفاظ میں ھواء) کو ہی اِلٰہ یا معبود تصور کر لیا،

قران مجید فرماتا ہے کہ یہ سب لوگ گمراہ ہوئے حالانکہ خود ان کی فطرت کے اندر ایک ہی معبود پر ایمان راسخ کر دیا گیا تھا۔

"اور جس وقت نکالی تیرے رَب نے آدم کے بیٹوں کی پیٹھ میں سے ان کی اولاد اور اقرار کروایا ان سے ان کی جان پر۔ کیا میں نہیں ہوں رَب تمہارا؟ بولے ہاں ہم قائل ہیں۔(القرآن (۷۔۱۷۲)

دِل سے ہر اک قائل ہے کہ ہمارا الٰہ اللہ ہی ہے جو ایک ہے۔ لہٰذا شرک خلاف فِطرت ہے اور اپنے وہم وگمان کو معبود بنا لینا بُتوں کی پُوجا سے بھی بڑا شرک ہے۔

قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا

حق تو یہ ہے کہ میں ہی تو اللہ ہوں اور کوئی بھی معبود نہیں (مُخاطب مُوسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

السلام تھے)(۲۰:۱۴)

اللہ اِسمِ عَلَم ہے اور ذاتِ سُبحانی کے لئے خاص الخاص ہے۔ عُلماء راسخین کا قول ہے کہ یہ اِسم کِسی سے مشتق نہیں۔۔۔(شرحِ اسماءِ حُسنیٰ قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

قاضی صاحب نے اک عجیب نکتے کی طرف توجہ دِلائی ہے" کلمۂ توحید پر نگاہ ڈالو لا الہ الا اللہ کے حُروف پر تدبّر کرو کہ سارے کلمہ میں کوئی بھی زائد حرف نہیں۔ وہی حروف ہیں جو اِسمِ ذات اللہ کے اندر موجود ہیں۔ انہی کی ترکیب کلمہ توحید کو بنا دیتی ہے"

مگر کوئی کیسے جانے کہ اللہ ہے اور وہی خالق و مالک ہونے کے عِلاوہ معبودِ حقیقی بھی ہے۔۔؟

یوں ظاہری طور پر اللہ کی پہچان اس کی نِشانیوں (آیات) سے ہوتی ہے اور وہ دو ہیں۔

فِطرت اور کتبِ سماویہ

مگر ان آیات کو سمجھنے کا وسیلہ کیا ہے؟ تو وہ ہے پیغامِ اِلٰہی جو قرآن شریف کی شکل میں ہے۔

اور قرآن میں کہا گیا ہے کہ ذات کو اس کی صفات اور اس کے مظاہر سے پہچانا جا سکتا ہے۔ اس کی صفات ہمیں اسماءِ حُسنیٰ سے معلوم ہوتی ہیں۔

اللہ ہر چیز سے منزہ ہے بے مثل ہے۔۔لَیس کمثلہٖ شی (اس جیسا کوئی نہیں) وہ اپنی حقیقت آپ ہے۔ دُور بھی ہے اور نزدیک بھی ہر شے کے اندر بھی اور وراء الوراء بھی۔ اس کائنات میں اصل حقیقت اسی کی ہے اور ہماری اگر کچھ حقیقت ہے بھی تو محض اس کی رحمت اور اس کے فَضل کے طُفیل۔

لا الہ الا اللہ کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہر شے کو خدا کے تعلق کی روشنی میں سمجھو کیونکہ اس سے الگ اور بے تعلق کوئی شے نہیں۔ اس لحاظ سے بندگی اور عبادت کے لائق صرف اللہ ہے۔

یہ سب متکلمین کی بحث میں آتی ہیں اور اگرچہ بظاہر بہت ضروری ہیں مگر صوفیوں درویشوں اور فقیروں کے حلقہ میں اگر غیر ضروری نہیں تو محض عقلی اور استدلالی قیل وقال ہونے کی بنا پر قابل

Marfat.com

اطمینان بھی نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ صوفیا کی طرزِ فکر و عمل (APPROACH) مختلف ہے یعنی مفکرین و متکلمین نیچے سے اوپر کی طرف جاتے ہیں اور صوفیاء اوپر سے نیچے آتے ہیں۔

ان کے اندر ایک حاسّہ خود بخود بیدار ہو جاتا ہے (قرآن مجید کی روشنی میں یہ وہی عہد ہے جو بنی آدم کی روحوں سے لیا گیا تھا" قالو بلیٰ) جو انھیں بتا دیتا ہے کہ اللہ ہے اور وہ فطری ذوق و شوق میں اس تک پہنچنا چاہتے ہیں یا مُرشد اپنی توجہ اور قوتِ قُدسیہ سے ان کے اندر ذوق پیدا کر دیتا ہے اور وہ بھی مطلوب و مقصود تک پہنچنے اور اس کو پانے کے لئے بیقرار ہو جاتے ہیں۔ مولانا روم فرماتے ہیں

ہَر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش
باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

جو کوئی اپنی اصل سے دور ہو جاتا ہے وہ اپنے وصل کا زمانہ پھر تلاش کرتا ہے

ظاہر ہے کہ درویش اور فقیر کشفی و وجدانی طریق سے اللہ تک پہنچنا اور اس کا ادراک تو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی ذات کے اندر ذاتِ اِلٰہی کا روحانی مُشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اندر جو اخلاق موجود ہیں انھیں وہ اوپر لے جا کر اِلٰہی اخلاق سے مِلا دینا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے وہ ریاضتیں کرتے ہیں۔ کسی مُرشد کی نگرانی میں ایک راستے (طریقت) پر چلتے ہیں۔ نفل نمازیں پڑھتے ہیں، ذِکر کرتے ہیں۔ مراقبے میں رہتے ہیں۔ چِلّے کاٹتے ہیں۔ اور پھر ان پر معرفتِ اِلٰہی کے حقائق کُھلتے ہیں وہ وحدت کے دریا میں تیرنے لگتے ہیں۔ تب وہ توحید پر تاکید کی بِنا پر موحد اور ذاتی تحقیق کی بِنا پر محقق اور رُوحانی فہم و ادراک کی بِنا پر عارفِ کامل اور قوت و تصرف کے ہوتے ہوئے سلطان الفقراء کہلاتے ہیں۔ خُدا کی ذات سے ذات مِلا کر مطلق و منفرد ہو جاتے ہیں۔

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے مصرع میں اِشارتاً اسی ساری بحث کو اس طرح سمیٹا ہے۔

Marfat.com

گلمے دی گُل تداں پیو سے گلمے دِل جد پھڑ یاھُو

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے عملی نصابِ تربیت میں اسمِ اللہ کے تصور کا مراقبہ تجویز کیا گیا ہے کہ اللہ کا نقش دِل میں جمایا جائے یہاں تک کہ وہ چمک اُٹھے۔ اسی طرح جسم کے تمام اعضاء پر اسمِ اللہ ذات" انگشتِ تفکر" سے لِکھا جائے۔ اِسے مَشقِ مرقومِ وَجودیہ کہتے ہیں۔ اور اسمِ اللہ لکھنا اس کا پہلا سبق ہے۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ کلمہ دِل میں جاگزیں ہو جائے۔

اب کلمۂ طیبہ کا دوسرا حصہ ہے محمد رسول اللہ (محمد اللہ کے رسول ہیں)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبی بھی ہیں اور رسول بھی۔ نبی صرف انتباہ یا جُزوی اصلاح کے لئے آتا ہے مگر رسول نئے احکام لاتا ہے۔ لہٰذا ہر نبی رسول نہیں ہوتا مگر ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ روایت کی رُو سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے جِن میں تین سو تیرہ یا تین سو پندرہ رسول تھے۔

رسالت کی ضرورت اس لئے تھی کہ انسان غلطی کا پُتلا ہے اپنی فطرت میں تو معصوم ہے مگر بھٹک سکتا ہے اور تائب بھی ہو جاتا ہے۔ نیک و بد کے انتخاب میں وہ آزاد ہے۔ اللہ نے رحم فرمایا کہ نبی اور رسول بھیجے کہ وہ بروقت رہنمائی کرتے رہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسالت کے سلسلہ کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد کسی ظِلّی بروزی نبی کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو آخری نبی اور رسول مان کر بندہ مُسلمان ہوتا ہے۔

توحید سَب مَذاہب میں عام ہے التوحیدُ واحدُ،، مگر مسلمان ہونے کے لئے حضرت محمد صلعم پر ایمان لانا شرطِ اوّلین ہے۔ کیونکہ وہ قرآن لائے جو اللہ کا کلام ہے اور ان بندوں کے لئے ہدایت ہے جو صراطِ مستقیم پر چلنا اور نیک بننا چاہتے ہیں۔

خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن کا علم و عمل سکھایا اس لئے آپ کا نام لے کر کہا گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرو کہ

وہ قرآن لائے

وہ انسانِ کامل ہیں

وہ حقیقی معنوں میں خلیفۃ اللہ ہیں

Marfat.com

وہ رحمۃ اللعالمین ہیں۔

وہ اسماء وصفاتِ اِلٰہی کے مَظہرِ اَتم ہیں کہ انھیں سراجِ مُنیر کہا گیا۔

وہ اوّل وآخر کے لئے نمونہ ہیں۔

وہ "ذِکراللہ" ہیں کہ اللہ اوراس کے فرشتے دُرود بھیج کران کا ذِکرکرتے ہیں۔

وہ تمام انسانیت کے لئے نذیروبشیر ہیں۔

پھراس بحث کے لئے کیا گنجائش رہ گئی کہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ہیں یا قرآن۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہ ہیں کہ آپ آدم اور ارض وسما کی تخلیق سے پہلے موجود تھے۔آپ کا نُور سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور آپ نہ ہوتے تو افلاک بھی نہ ہوتے۔اللہ کی پہلی تجلّی نورِ نبی تھا اور ہر دِل میں نورِ نبی موجود ہے۔اسی لئے محمد رسول اللہ صلعم کی طرف کھنچے چلے آنا عینِ فِطرت ہے اور اسی لئے سعید رُوحیں محمد رسول اللہ صلعم کو پہچانتی ہیں اور ان سے قرآن سیکھتی ہیں کہ وہ قرآنِ ناطق ہیں۔مجھے معلوم نہیں کہ آپکی ذات کو نظرانداز کر کے کوئی کیسے قرآن کو مان سکتا ہے یا اس پر عمل کرسکتا ہے۔؟

اگر بہ اُو نرسیدی تمام بُولہبی ست ۔۔۔۔۔۔اِقبال

اگر آپ تک نہ پہنچے تو پھر سب کچھ بُولہبی ہے،

صوفیاء کرام تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر اس طرح ایمان رکھتے ہیں کہ ہر وقت خود کو اُن کے رُوبرو سمجھتے ہیں۔ان کے تذکرے ایسے بزرگوں کے حالات سے پُر ہیں کہ وہ جب وہ چاہتے تھے آپ کو دیکھ لیتے تھے اور آپ سے سوال پوچھ لیتے تھے۔فقراء تو زمان و مکان کی حُدود توڑ کر مجلسِ نبوی میں حاضری کا شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باھو نے اپنے پاس آنیوالوں کے لئے مجلس نبوی میں باریابی کے لئے مراقبہ تجویز فرمایا ہے۔جس کے نتیجہ میں بندۂ حق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں پہنچ جاتا ہے جہاں آپ اپنے اعزا واقربا اور اصحاب کے درمیان جلوہ افروز ہوتے ہیں۔تب وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرنے کا شرف بھی حاصل کر سکتا ہے۔

Marfat.com

صوفیا کے نزدیک کلمے پر ایمان حضوری کے بغیر ایک روایتی عقیدہ ہے۔ خواہ وہ حضوری کی کسی قسم کی بھی ہو مگر حضوری کے بغیر کلمہ پر ایمان ان کے نزدیک نامکمل رہتا ہے۔
کیونکہ حضوری دید اور مُشاہدہ ہے۔
اب کلمہ مکمل ہو گیا۔۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کلمے دی گل تداں پیوسے کلمے دِل جد پھڑ یا ہو
یہاں تک پہنچنے کے لئے درد چاہیئے جو اس مقام تک رسائی کے لئے بیقرار رکھتا ہے۔

کلمہ کی کُنہ تک رسائی اسی درد کے طفیل ہوتی ہے اور جب کلمہ کی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے تو کفر اور اسلام کا مفہوم کُھلتا ہے ورنہ وہی فرق رہتا ہے جو شنید اور دید میں ہوتا ہے۔
سلطان صاحب ان فقیروں اور درویشوں پر سے قربان جاتے ہیں جنھوں نے اللہ کو اپنے دل میں دیکھ لیا اور ایمان لائے، جو تاریخ کے وقت اور مقام کی حدیں توڑ کر مجلسِ نبوی صلعم میں حضوری کا شرف پا گئے۔ دراصل انھوں نے ہی کلمہ صحیح کر کے پڑھا۔ ورنہ عام لوگ تو مان بھی لیتے ہیں اور اقرار بھی کرتے ہیں مگر وہ ان کا روحانی مشاہدہ وتجربہ نہیں ہوتا (گو نچلی سطح پر یہ بھی باعثِ برکت ونجات ہے اور بندہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے)

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۵)

دل کسے کہتے ہیں

حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ شرح دِل اور حقیقتِ دِل کے بارے میں فرماتے ہیں:

دِل کسے کہتے ہیں اور قلب کسے سمجھا جاتا ہے؟ جان لے کہ زمین کی وسعت آسمان کی وسعت کے مقابلے میں محض ایک قطرہ ہے، جملہ آسمان بلندی وفراخیٔ لوح کے مقابلے میں ایک قطرہ ہیں، لوح قلم کے مقابلے میں ایک قطرہ ہے۔ عرشِ اکبر کے بے شمار کنگرے ہیں، ہر کنگرے پر کلمہ طیب ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' لکھا ہوا ہے، ہر کنگرے پر ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے، ہر قندیل میں قدرتِ الٰہی سے زمین وآسمان کے چودہ طبق تہہ در تہہ رکھے ہوئے ہیں، ہر طبق میں اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوق آباد ہے، ہر مخلوق اپنی اپنی زبان سے کلمہ طیب ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کا ذکر کر رہی ہے۔ عرشِ اکبر اور تمام قندیلیں دِل کے مقابلے میں اسپند کے دانے کے برابر ایک قطرہ ہیں۔ سن اے عزیز! ہوشمند! جب کوئی آدمی اہلِ اسلام عارف باللہ کے دِل کو ٹھیس پہنچاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم کی جملہ مخلوق بلکہ عرش وکرسی کی تمام مخلوق میں تہلکہ مچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حاملانِ عرش وکرسی! تم اِس طرح جنبش میں کیوں ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ایک مومن کا دِل کسی نے دکھایا ہے اور وہ جلالیت میں آکر جنبش کر رہا ہے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ کا قہر وغضب دکھ دینے والے پر نازل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (محک الفقر کلاں)

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۶)

مکاشفات الٰہیہ

محمد مصطفٰی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومرا علم ظاہر
ہیچ نہ بود از علم حضوراست وظاہرو باطن علم چندیں
واردات فتوحاتِ کشادہ است کہ دفتر ہا باید

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مجھے علمِ ظاہر کسی نے نہیں سکھایا کہ ہمیں علمِ حضوری عطا کیا گیا ہے جس کی واردات وفتوحات سے ظاہر و باطن میں اتنا وسیع علم منکشف ہوا ہے کہ جس کے اظہار کے لیے بے شمار دفاتر (کتب) کی ضرورت ہے۔

آپ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا یہ فرمان پڑھ چکے ہیں کہ انہوں نے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری علم حاصل نہیں کیا یعنی آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اُمی تھے اور لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ جس طرح حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کی لکھی ہوئی کوئی آیت، حدیث یا تحریر دستیاب نہیں ہے اسی طرح حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ مبارک کی بھی کوئی تحریر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ جو کچھ مکاشفاتِ الٰہیہ سے بیان فرماتے درویش یا خلفاء اسے قلم بند کر لیتے تھے اور وہی نسخہ جات دستیاب ہیں۔ اس لیے اگر سلطان الطاف علی صاحب یا صاحبِ مناقبِ سلطانی یا کسی دوسرے صاحب کو سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے لکھا ہوا کسی کتاب کا کوئی نسخہ نہیں ملا تو اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ جن کتب کے تراجم ہوئے ہیں اُن کے نسخہ جات خانوادہ سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے ورثہ سے ہی مترجمین تک پہنچے ہیں پھر اکثر مترجمین نے ایک ہی کتاب کے مختلف نسخہ جات کا تقابل کر کے ہی اُن کا ترجمہ کیا ہے اس لیے تقریباً دستیاب تمام تراجم میں تعلیمات کے لحاظ سے کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۷)

خوش نصیب کون؟

سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق کا کام ہمیشہ عشق کی آگ میں سلگتے رہنا ہے اور عاشق ہر وقت محبوبِ حقیقی کے فراق میں اپنے جگر کا خون پیتے رہتے ہیں، اور طلب دیدارِ الٰہی میں مارے مارے پھرتے ہیں، ہزاروں لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو عاشق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر خوش نصیب چند ہی ہوتے ہیں جنہیں صحیح معنوں میں عشق حقیقی نصیب ہوتا ہے۔

* * * * *

عاشق سوئی حقیقی جیہڑا قتل معشوق دے منّے ہُو
عشق نہ چھوڑے، مکھ نہ موڑے ئے تلواروں کھنّے ہُو
جِت ول ویکھے راز ماہی دا لگّے اوسے بنّے ہُو
سچا عِشق حُسَینِ علی (رضی اللہ عنہما): سر دیوے راز نہ بھنّے ہُو

ہِک جاگن ہِک جاگ نہ جانن، جاگدیاں اوہ ستے ہُو
ہِک ستیاں جا واصل ہوئے، جاگدیاں ہِک مُٹھے ہُو
کیہ ہویا جے گھگّو جاگے جو لیندا ساہ پُٹھے ہُو
مَیں قُربان تنھاں توں جنھاں کھوہ پریم دے جُتّے ہُو

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۸)

سبز نقاب پوش

سلطان العارفین سلطان الفقر حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کو شور کوٹ میں دریائے چناب کے مغربی کنارہ پر واقع قلعہ قہر گان میں دفن کیا گیا یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک 78 سال 1102ھ تا 1180ھ (1691ء۔1767ء) تک رہا۔ جب جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ نے لاہور پر قبضہ کیا تو حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک پنجاب کے مختلف اطراف میں ہجرت کر گئی چند ایک فقیر اور خلفاء مزارِ مقدس میں رہتے تھے۔ 1180ھ (1767ء) میں دریا قلعے تک آپہنچا اور اسے گرا دیا اور پھر قبروں تک جا پہنچا۔ فقیروں اور خلفاء نے باقی مزاروں کو نکال لیا اور صندوقوں میں رکھ لیا۔ حضرت سلطان العارفینؒ کا مزار بدستور رہا کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق نہ مل سکا۔ فقیر اور خلفاء ناامید ہو کر رونے لگے۔ فقیروں اور خلفاء کو سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ ہم ضرور باہر نکلیں گے مگر جو شخص ہمارے جسم کو چھونے کے لائق اور قابل ہوگا وہ کل صبح سویرے سورج نکلنے کے قریب یہاں آئے گا۔ وہ ہمارا صندوق نکالے گا اور اس وقت تک دریا غلبہ نہیں کرے گا۔ درویشوں کو اس اشارے سے تسلی ہوئی اور حکمتِ غیبی کے ظہور کا انتظار کرنے لگے۔ جب مقررہ وقت آیا تو ایک سبز نقاب پوش شخص ظاہر ہوا۔ اس نے چہرہ پر سے نقاب نہ اٹھائی اور آتے ہی بلا تامل اس مٹی میں سے جو فقیروں اور خلفاء نے کھود رکھی تھی حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق نکالا۔ ہزاروں لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے زیارت کی۔ دیکھا تو حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ بدستور سوئے ہوئے تھے اور ریش مبارک سے غسل کے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ جب صندوق کھولا گیا تو میلوں تک خوشبو پھیل گئی اکثر حاضرین کو جذبہ اور وجد ہو گیا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ منتقلی مزار کے متعلق گفتگو فرماتے ہوئے فرمایا! "وہ نقاب پوش خود حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ تھے"

Marfat.com

واقعہ نمبر (۹۹)

مزار کی منتقلی

دریائے چناب کے قریب بستی سمندری میں پیپل کے کنوئیں پر ایک بڑی حویلی کی چار دیواری بنی ہوئی تھی۔ جو شخص اس حویلی میں قدم رکھتا بے ہوش ہو جاتا۔ یہاں تک کہ مال مویشی بھی اس میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ لوگ خوفزدہ ہو کر اس کنوئیں کو ویران کر کے چلے گئے تھے۔ وہ مکان اور حویلی پاک اور منزہ تھی۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حکم ہوا کہ ہمارا مزار اب پیپل والے کنوئیں کی حویلی میں' جو ہمارے مقام سے نزدیک ہے' بنایا جائے کیونکہ یہی جگہ ہمارے لئے مقرر اور معین ہے۔ پس درویشوں نے حویلی کے وسط میں جو مذکورہ بالا کنوئیں کے مغرب کی طرف تھی' آپؒ کا مزار بنایا۔ صندوق مبارک زمین کے اندر دفن نہ کیا گیا بلکہ زمین کے اوپر رکھ کر مزار مبارک بنایا گیا۔ اس جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار 157 برس (1180 تا 1336ھ۔ 1917ء۔ 1767ء) تک رہا۔ حسبِ پیشگوئی حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ دریا پھر دربارِ مقدس ومعلٰی کے قریب آپہنچا۔ یہ واقعہ 1336ھ کا ہے۔ اس دریا بردی کے وقت سلطان حاجی نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تھے۔ جب دربار شریف کے فقیر حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ العزیز کا صندوق مبارک محل شریف سے نکالنے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک کے جتنے مزارات تھے سب کے صندوق مبارک ملتے چلے گئے مگر حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ انور سے صندوق مبارک بصد کوشش اور بعد از کمال جستجو کے ایک بار پھر نہ مل سکا جس سے تمام حاضرین کو سخت پریشانی ہوئی۔ یوں تو حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ العزیز کا ارشادِ گرامی ہے:

باھو گم ، قبر گم جثہ گم نام ونشان
جثہ را باخود برد در لامکاں

گر چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے مخلوقِ خدا کی راہنمائی کیلئے پیدا فرمایا ہے۔

Marfat.com

اور ہر ایک کافر اور مومن بے نصیب اور بانصیب زندہ اور مردہ کیلئے فیضِ زماں بنا کر بھیجا ہے' اس نازک دور میں دینی خدمات سرانجام دینے اور مخلوقِ خدا کی راہنمائی کیلئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ اور صحیح جانشین مقرر فرمایا ہے اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لازمی ظہور فرمانا تھا اس وقت کی پوشیدگی میں کوئی مصلحت تھی ۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں حضرت سلطان دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی زیارت سے مشرف فرما کر اس بے چینی کو دور کر دیا اور اسی مقام سے زمین کو کھودنے کا حکم فرمایا۔ دوسرے روز اسی مقام سے علی الصبح زمین کھودنے پر صندوق کے آثار نمایاں ہونے لگے ۔ تھوڑی سی مٹی ہٹائی گئی تو خوشبو کے حلے آنے شروع ہو گئے ۔ اس خوشبو کی مثال دنیا میں نہیں ملتی تھی ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق تو مل گیا مگر کثرتِ خوشبو کے سبب اب وہاں ٹھہرنا محال ہو چکا تھا۔ قبر شریف کے اندر کوئی شخص پورے پندرہ منٹ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ بمشکل صندوق باہر نکالنے کا کام سرانجام دیا گیا۔ اس خوشبو کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ اس کام میں شریک ہونے والے لوگوں کے لباس پھٹتے پھٹ گئے مگر خوشبوان میں جوں کی توں باقی رہی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک 1336ھ (اکتوبر 1917ء) کو دس محرم سے پہلے پہلے نکال کر وہیں محفوظ رکھا گیا۔ اس دربار شریف سے شمال مغربی گوشہ میں ایک میل کے فاصلہ پر موجودہ محل شریف کی تعمیر شروع کی گئی اور چھ ماہ کے عرصہ میں محل شریف' مسجد شریف اور اردگرد کے جو متعدد حجرات موجود ہیں' تیار ہو گئے ۔ اس محل شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک اپریل 1918ء بروز جمعہ دفن کیا گیا۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۰۰)

لاکھوں عاشقان الٰہی دلی مرادیں پا رہے ہیں

موجودہ دربار شریف ایسی جگہ واقع ہے جس کے چاروں طرف اچھی خاصی آبادی ہے۔ یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر شہر گڑھ مہاراجہ ہے جنوب کی طرف احمد پور سیال، مشرق کی طرف دریائے جہلم اور چناب کو عبور کر کے شہر شور کوٹ اور مغرب کی طرف ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر مظفر گڑھ روڈ گزرتی ہے۔ آج کل دربار شریف جانے والے زائرین کو بڑی سہولت ہے کیونکہ دربار شریف تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے اور اب احمد پور سیال اور گڑھ مہاراجہ دونوں طرف سے آنے والے زائرین رات دن میں جب چاہیں دربار شریف پہنچ سکتے ہیں۔ مزار مبارک سے لاکھوں طالبانِ حق فیض پاتے ہیں۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پاک کی یہ کرامت بہت مشہور ہے کہ دربار پاک کے اندر داخل ہوتے ہی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس مزار مبارک سے جہاں بھر کو فیض پہنچتا ہے۔ ہزار ہا زیارت کرنے والے اور سائل اپنی مرادیں پاتے ہیں اور لاکھوں عاشقانِ الٰہی حاضری دیتے اور فیض پاتے ہیں۔ ہزاروں لوگ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی توجہ سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پاک سے صاحبِ احوال اور صاحبِ ارشاد و تلقین ہوئے ہیں۔ اس مزار پاک کی لاکھوں کرامات محفوظ ہیں۔ یہ دربار پاک ہر قسم کی بدعت والی رسوم سے بھی پاک اور محفوظ ہے۔ سینکڑوں صاحبِ حال فقیر اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ اور دیدار کیلئے معتکف رہتے ہیں۔ مزار پاک کے اندر داخل ہونے کے بعد باہر نکلنے کو دل نہیں چاہتا اور جو اس دربار پر طلبِ حق کا سوال کرتا ہے اسے تو کبھی خالی لوٹایا ہی نہیں جاتا۔

* * * * *

Marfat.com

واقعہ نمبر (۱۰۱)

حضرت سلطان باھو کی اہل بیت سے محبت

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کثرت کے نہیں وحدت (وصالِ الٰہی) کے قائل ہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

باجھ وصال اللہ دے باھو، سب کہانیاں قصے ھُو

وصالِ الٰہی کے بغیر تمام مقامات اور منازل بے کار ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چار بُودم سہ شدم اکنوں دویم، وز دوئی بہ گزشتم و یکتا شدم

میں پہلے چار تھا پھر تین ہوا اور جب دوئی سے بالکل نکل گیا تو یکتا ہو گیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے طریقہ سلوک میں یکتائی یعنی وصالِ الٰہی کے بغیر تمام مقامات اور منازل بے کار اور لا حاصل ہیں اس لیے پانچ حواس یا لطائف میں ذاتِ حق کا نظر آنا یا دیدار ہونے کے آپ قائل ہی نہیں ہیں۔

اس بیت میں پنجے، پنجاں یعنی پنج کی تکرار ہے اور سب جانتے ہیں پنجابی میں جب پنج کا ذکر ہو تو مراد پنجتن پاک یعنی اہل بیتؓ ہوتے ہیں حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ بھی اسی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ پنجتن پاک کی معرفت حاصل کیے بغیر فقر کی انتہا تک رسائی ناممکن ہے۔

پنجتن پاک (اہل بیت رضی اللہ عنہم) کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے" حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے"۔ (مسلم، نسائی)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے" حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری شاخ ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے"۔ (امام احمد۔ حکام)

Marfat.com

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں" میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واطوار سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا"۔(امام ترمزی۔ابوداؤد)

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں" میں نے اندازِ گفتگو میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا"۔(بخاری۔نسائی۔ابنِ حبان)

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے اور میں علی (رضی اللہ عنہ) سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علیؓ کے سوا کوئی دوسرا ادا (ذمہ داری) نہیں کرسکتا"۔(ترمذی۔ابنِ ماجہ۔احمد)

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سلمہ بن کہیل سے روایت فرماتے ہیں" میں نے ابوطفیل سے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔" (امام ترمذی)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں" حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔" (امام ترمزی۔احمد)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے" حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔" (امام احمد۔طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں" حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم المومنین حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابن طالبؓ ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لیے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ لسلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (امام طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ" امام حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل شبیہ ہیں اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے پاؤں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل شبیہ ہیں۔" (امام ترمذی۔احمد)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے" حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ سے ہی محبت کی اور جس نے حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔" (ابن ماجہ۔نسائی۔احمد)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ :" آپ فرمادیں کہ آجاؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو لیتے ہیں" نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین کو بلایا × یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔" (مسلم۔ترمذی)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔" (ترمذی۔احمد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے" حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔" (ترمذی۔ابن ماجہ)۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سے وصل اور وصال کے دو طریقے اور راستے ہیں۔ایک نبوت کا طریقہ اور راستہ ہے اس طریق سے اصلی طور پر واصل اور موصل محض انبیاء علیہم السلام ہیں اور یہ سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر ختم ہوا۔دوسرا طریقہ ولایت کا ہے اس طریق والے واسطے (وسیلہ) کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے واصل اور موصول ہوتے ہیں۔یہ گروہ اقطاب ،اوتاد، ابدال، نجباء وغیرہ اور عام اولیاء پر مشتمل ہے اور اس طریقے کا راستہ اور وسیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی ہے اور یہ منصبِ عالی آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی سے متعلق ہے۔اس مقام

Marfat.com

میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے سر پر ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اس مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل اور یکتا ہیں (مکتوب 123)

حضرت سخی سلطان باھوؒ اس حقیقت کو اس طرح بیان فرماتے ہیں:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر پایا۔

(عین الفقر۔ محک الفقر کلاں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا۔

(جامع الاسرار)

فقراء کے پیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں (جامع الاسرار)

سیّدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سلطان الفقر ہیں۔ آپ فقر کی پہلی سلطان ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی منظوری کے بغیر فقر عطا ہی نہیں ہوتا۔ حضرت سخی سلطان باھو جامع الاسرار میں فرماتے ہیں:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فقر کی پلی ہوئی تھیں اور انہیں فقر حاصل تھا۔ جو شخص فقر تک پہنچتا ہے ان ہی کے وسیلہ سے پہنچتا ہے۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے بارے میں سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ (فقر) میں کمال امامین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں (محک الفقر کلاں)

مندرجہ بالا عبارات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ فقر کے کمال فنا فی "ھو" کے مقام اور مرتبہ پر یہ چاروں ہستیاں یکتا اور متحد ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے جب تک ان چاروں ہستیوں کے مقام اور مرتبہ کے بارے میں طالبِ مولیٰ بھی یکتا نہیں ہو جاتا فقر کی خوشبو تک کو نہیں پا سکتا۔ کیونکہ:

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات   خیر النساء حسین و حسن مصطفیٰ علی

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃِ ٥ اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ ٥

پنجتن پاک (اہل بیت) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

اوران کے دونوں فرزند حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما ایسی ہستیاں ہیں جن کی وجہ سے ہر مہلک وبا (ظاہری و باطنی) کی آگ بوجھ جاتی ہے۔

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی بیت مبارک کا واقعہ بھی پنجتن پاک کی محفل میں ہوا اور یہ حقیقت ہے حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کی محبت میں غرق تھے اور ہر سال یکم محرم سے دس محرم تک شہدا کربلا کا عرس منایا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ آج تک تین سو سال گزرنے کے بعد بھی جاری ہے۔ عاشورہ محرم کے دس دنوں کے اندر زائرین کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ ہزاروں آرہے ہیں تو ہزاروں زیارت کر کے واپس جارہے ہوتے ہیں۔ عاشورہ کے آخری تین ایام میں تو تعداد لاکھوں سے تجاوز کر جاتی ہے۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر دو بڑے اجتماعات ہوتے ہیں لاکھوں لوگ حاضری دیتے اور فیض پاتے ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اس بیت میں اہل بیت کے باطن میں مرتبہ یکتائی اور کثرت میں مرتبہ اور مقام کے بارے میں بیان فرماتے ہیں۔

"پنج محل" سے مراد پنجتن پاک کے پاک اور طاہر مطاہر بشری وجود ہیں اور چنان سے مراد ان میں ھُو کا نور ہے جو واحد اور یکتا ہے اگر ان کی بشریت کو دیکھا جائے تو وہ مختلف صفاتِ کاملہ کے مظہر ہیں اور اپنی اپنی جگہ کاملا کمل اور نور الہدیٰ ہیں لیکن اگر باطن کی نگاہ سے اُن کی حقیقت کو دیکھا جائے تو وہ ایک ہی ذات کے کامل مظہر ہیں لہٰذا وہ حقیقت میں واحد یکتا ہیں بظاہر جدا جدا ہیں یہ ظاہری کثرت اور باطنی وحدت ایک طالب کے لیے ھُو کی معرفت کو بعض اوقات مشکل بنا دیتی ہے۔ اسی مشکل کا اظہار حضرت سلطان باھو اس بیت میں فرما رہے ہیں۔ طالب اسی کشمکش میں رہتا ہے کہ وہ انہیں واحد ایک اور یکتا سمجھے یا پانچ۔ اگر وہ ایک ہی ذات ہُو کے مظہر ہیں تو وہ ہُو کو سجدہ کرنے کے لیے ظاہری طور پر کس کی طرف رخ کرے اور بوقتِ حساب مغفرت کے لیے کس کی طرف رجوع کرے۔ ہُو ہی قبلہ ہے اور وہ واحد احد ہے۔ لیکن ظاہری طور پر ان پانچ بشری وجودوں میں اس کا ہویدا ہونا ایک ایسا سِرّ ہے جس سے آشنائی صرف سَر دے کر ہی حاصل ہو سکتی ہے اور یہ راز صرف انہی عارفین کو حاصل ہوا جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مرجاؤ) کے مقام سے گزر کر خود ذاتِ ہُو میں فنا ہو کر فنافی ہُو ہوئے اور ہُو کے محرم راز ہو گئے۔

Marfat.com

پیر صاحب علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز تصانیف

اقامۃ الصلوۃ قیمت:250روپے

مسلمانوں کی موجودہ حالتِ زار کا باعث فقط مادہ پرستی ہے۔آج کا نوجوان دینِ اسلام سے ناواقف ہے۔اگران کو دین کی تعلیمات سائنٹیفک اوردلچسپ اندار میں صحیح طریقے سے بتائی جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ نماز کی طرف راغب نہ ہوسکیں۔اللہ تعالیٰ پریقین کے قرآنی،مشاہداتی اورعقلی دلائل،انسان کی تخلیق کی غرض غایت،عبادت گزاروں کو ملنے والے امتیازات نیز اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے جیسے اہم موضوعات پرقلم کشائی کی گئی ہے۔

بیعت کی تشکیل اورتربیت قیمت:250روپے

جواز بیعت،اُس کی اہمیت اورتصوف کے احوال واشغال پرمختلف زاویوں سے مختصرمگر مدلل گفتگواس کتاب کی انفرادیت ہے۔مصنف کی یہ تحریراُن کے سات روحانی درسوں سے اقتباس ہے۔راہِ طریقت کے مسافروں کے علمی،اخلاقی اورروحانی معیارکومطلوبہ سطح تک لانے کے لئے نہایت موزوں ہے۔کامیاب زندگی کے آزمودہ نسخے،ذکر کے روحانی کمالات اورتقدیر کے بدلنے کا طریقہ کاراس کتاب میں دلچسپ اندازمیں رقم کیا گیا ہے۔

رابطۂ شیخ قیمت350روپے

مقاماتِ سلوک کو طے کرنے کے لئے جہاں طالب کے ظرف کا معیارضروری ہے وہاں شیخ سے ربط کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔اس راہ پرکامیاب ہونے کے لیے راہبر کی طرف سے حاصل ہونے والے تصرفات اورتوجہ سالک کے لئے انتہائی اہم ہیں۔رابطہ کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟اس کی اہمیت؟ربط کیسے قائم کیا جاتا ہے؟ رابطۂ شیخ سے قربِ الٰہی کیسے ممکن ہے؟کشف،الہام اورکشف القبور کیسے کیا جاتا ہے؟ان سب سوالوں کا تسلی بخش جواب اس کتاب میں موجود ہے۔

جنید وبایزید قیمت:600روپے

کثرتِ مال اورحصول جاہ ومنصب کی طلب نے مسلمانوں کو دین کی دولت سے محروم کردیا ہے۔ایسے میں انبیاء کرام علیہم السلام اوراولیائے کرامؒ کی زندگیاں ہماری تربیت کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔اس کتاب میں حضرت جنیدؒ وبایزیدؒ کی حیاتِ مبارکہ کوخاطرخواہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔طریقت

Marfat.com

کی راہ کے سالکین کے لئے اس کتاب میں جنیدؒ و بایزیدؒ کی پُر کیف زندگیوں، مقالات، روحانی مدراج اور بلند پروازاحوال ایک نصاب کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

شاھین کا جھاں اور

قیمت:350روپے

شاہین ایک نہایت دلیر شکاری پرندہ ہے جو بلند پروازی اور خودداری کی علامت ہے۔اس میں مردِحر کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔علامہ اقبالؒ نے اس کی قلندرانہ خوبیوں کے باعث یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے بچوں کو شاہین کے بال و پَر دے۔شاہین اور کرگس دونوں کی ایک ہی فضا میں پرواز ہونے کے باوجود ان دونوں کے جہانوں میں اتنا بڑا فرق ہونے کی کیا وجہ ہے؟اس کتاب میں مصنف نے اس سوال کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے۔

سُنت مبارکہ

قیمت:600روپے

سیرت مصطفوی ﷺ کی پیروی ہی سرچشمہ ایمان ہے۔اس کتاب میں مولف نے پابندی سنت کی عظمت انتہائی دلنشین پیرائے میں بیان کی ہے۔مصنف کا پراثر روحانی اسلوب بیان قاری کے قلب پر گہرے نقوش ثبت کرتا ہے۔آئمہ کرام کے اقوال اور احوال قاری کے لئے نہ صرف دلچسپی کا باعث بلکہ ان کی زندگیوں میں مثبت تغیر پیدا کرتے ہیں۔بدعت کیا ہے، جدید سائنس نے سنت کو کیا اہمیت دی ہے اور دیگر بہت سے سوالات کے جوابات اس کتاب میں پائیں گے۔

اسلام و روحانیت اور فکرِ اقبال

قیمت:1000روپے

اس کتاب میں میں جہاں سالکانِ طریقت کی تربیت کا اہم فریضہ ادا کیا گیا ہے وہاں مخالفان راہ سلوک کے شکوک کا قرآن واحادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کی روشنی میں احسن انداز میں ازالہ کیا گیا ہے۔اس کتاب میں فقر و درویشی، حکمت و معرفت، مراتبِ ولایت اور مقام آدم جیسے مضامین کا بغور جائزہ لیا گیا ہے۔طریقت کی اصلاحات سے طبقات السمٰوات تک کے تمام علوم یکجا کر دیے گئے ہیں۔علامہ اقبالؒ اور مولانا رومیؒ کے اشعار اس کتاب کی زینت ہیں۔

سوز و ساز رومی

قیمت:500روپے

مؤلف نے مثنوی مولانا رومؒ کی برس ہابرس کی عرق ریزی کے بعد ایسے منتخب اشعار کی تشریح شامل کی ہے جو زبان زدعام ہیں۔قارئین کے لیے مولانا رومؒ کی بیان کردہ انسانی زندگی میں کام آنے والی عشق کی کارفرمائیاں اور اُس کے وہ خوبصورت پہلو جس سے انسان اپنی زندگی میں گوناں گوں کامیابیاں

Marfat.com

حاصل کرتا ہے یکجا کر دی گئیں ہیں۔ اُنہی کے لئے علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ مولاناؒ ایک مرشد روشن ضمیر اور کاروانِ عشق و مستی کے امیر ہیں، اُن کو رفیق راہ بناؤ وہ جدھر تمہیں لے جائیں اُدھر جاؤ۔

نشانِ منزل قیمت:200روپے

مسلمانوں کی آج کی حالتِ زار ان کی اسلام سے دوری کے سبب ہے۔اس دوری کی متفرق وجوہات پیش کرتے ہوئے مولف کی قرآن وحدیث کی رو سے حل تلاش کرنے کی سعی قابلِ تحسین ہے۔ مصنف نے مسلمانوں کی بے عملی میں حائل چھ نکات رقم کئے ہیں۔ایمان کی تقویت کے لئے قرآنی، عقلی، سائنسی اور مشاہداتی دلائل اس طرح پیش کیے گئے ہیں کہ قارئین کے دل دین اسلام کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ پابندی صوم وصلوٰۃ کے خواہشمند حضرات کے لئے یہ ایک موزوں ہے۔

حسنِ نماز قیمت:800روپے

اس کتاب میں مسلمانوں کو اسلام کے بنیادی رکن نماز کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے بعد وہ عناصر بیان کئے گئے ہیں جن کی بنیاد پر سالک اپنی نماز کو معراج کی منزل تک لے جاسکتا ہے۔مصنف نے قارئین کو نماز کے اغراض ومقاصد کے علم کے ساتھ ساتھ نماز کے معارف،فضائل اور دیگر روحانی پہلوؤں سے آگاہ کیا ہے۔متلاشیانِ حق ،نماز کے آداب باطنی اور ظاہری کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اس کتاب سے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

مجلس اقبال قیمت:1000روپے

اس کتاب کی مدد سے علامہ اقبالؒ کے کسی بھی فارسی شعر کو تلاش کیا جاسکتا ہے۔(بحوالہ کلیاتِ اقبال مرتبہ غلام علی اینڈ سنز) یہ کتاب طلباء،علماء اور محققین کے لیے مفید ثابت ہوسکتی ہے۔تفہیم اشاریہ کے لئے نکات، فارسی سمجھنے کے آسان طریقے، فارسی زبان کی چند گردانیں اور فارسی زبان کے الفاظ کا ذخیرہ اس کتاب میں قارئین کی سہولت کے لئے ڈال دیئے گئے ہیں۔

تھذیب نفس: قیمت:600روپے

انسان نفس و روح کا مرکب ہے۔روح منبع خیر اور نفس منبع شر ہے۔اس کتاب میں فاضل مصنف نے حقیقت انسان پر روشنی ڈالتے ہوئے نفس کا مفہوم، اہمیت، اقسام و مدارج،قلب،عقل اور روح پر اس کے اثرات اور حقوقِ نفس پر عالمانہ ومحققانہ بحث کی ہے۔آفاتِ نفس اور اس کے باریک خطرات سے

Marfat.com

قارئین کو مطلع کرنے کے بعد نفس کے علاج پر قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ و اولیاء کی روشنی میں سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔ جسے پڑھ کر نہ صرف تنقیح مسئلہ ہوتا بلکہ اصلاحِ ذات کا داعیہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

ثنائے خواجہ:

حضرت خواجہ پیر عبداللطیف خان نقشبندیؒ جہاں بے پناہ نثری علمی کام کیا ہے وہاں آپ نے شاعری کا ذوق لطیف بھی خوب پایا ہے جس کا عکس تمام کتابوں واضح ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں مختلف مواقع پر جو کلام ارشاد فرمایا جس میں محامد، نعتیں، منقبتیں اور بالخصوص احیائے اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قومی بیداری کے غرض سے جو نظمیں لکھی، انہیں ثنائے خواجہ کے نام سے مرتب کیا گیا ہے۔ آپ نے اردو اور فارسی، دونوں زبانوں میں طبع آزمائی فرمائی ہے اور وہ سب اس کتاب کا حصہ ہیں۔

مکتوبات لطیف:

''مکتوباتِ لطیف'' جیسا کہ نام سے ظاہر ہے آپ کے اپنے محبین، معتقدین اور مریدین کو مختلف مواقع پر لکھے گئے خطوط ہیں۔ آپ کے مکتوبات بھی آپ کی عالمانہ، محققانہ شان کو ظاہر کرتے ہیں۔ مکتوبات کے مطالعہ سے آپ کا اپنی ساتھیوں کی اصلاح کا مخلصانہ جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ مکتوبات جہاں قارئین کے لیے روحانی فیض کا سبب بنیں گے وہاں پیر صاحبؒ کے خلوص کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پیر صاحب علیہ الرحمۃ کی زیر طبع تصانیف

متعلقاتِ زوجین	مسئلہ تقدیر	اکتسابِ رزق وانفاق	سرمایۂ ملت
مسلکِ اولیائے اُمت	متاعِ اخلاق	عقل، عشق اور جنون	تعلیماتِ اقبال

Marfat.com

نشان منزل پبلیکیشنز کی دیگر مایہ ناز کتب

۱) قرآن سولہ لائن
۲) کنز الایمان : ترجمہ اعلحضرت بریلویؒ
۳) موطا امام محمد: مترجم، علامہ محمد منشا تابش قصوری
۴) سنن الترمذی: مترجم، علامہ محمد منشا تابش قصوری
۵) کشف المحجوب: مترجم، نشانِ منزلؒ ریسرچ سنٹر
۶) تذکرۃ الاولیاء: مترجم، نشانِ منزل ریسرچ سنٹر

Marfat.com

شجرہ شریف

سِلسلہ نقشبندیہ بہ مُناسبتِ عبداللطیف خان نقشبندیؒ
خاکپائے آستانہ نیریاں شریف

یا الٰہی حسبہ حالم رحم کن برحالِ ما
اِلتجا دارم بہ درگاہت بنامِ مصطفیٰ
اِتّقا دارم زِفضلت نیست جز تو والِ ما
کاں بُود احمدؐ محمدؐ درصفات و در عطا
دست ِ اُو گیرم کہ دستِ خویش اُو را گفتہ ای
زِیں سبب گفتہ نہ باشددستِ اُو از تو جُدا
حضرت صدیقؓ و سلمان، قاسم و جعفر دِگر
بایزید و خواجہ و بوالحسن خورشید فر
بوعلی بحرِ عطا بُو یوسف ابر مکرمت
عبدخالق عارف و محمود شاہ داد گر
بحرِ کرم را میتنی بابا سماسی و کلال
نقشبند،عطار و چرخی عِشق را تیغ و سِپَر
پس عبیدُ اللہ و زاہدؒ خواجہ درویش اَجل
خواجہ امکنگی و باقی باللہ آمد خُوب تر
پس مجدد عروۃ الوثقیٰ و شاہِ شاہ حُسین
خواجہ عبدالباسط و شاہ عبدِ قادر دیدہ وَر

Marfat.com

غزنوی محمود خواجہ اولیاء عبداللہ شاہ
شاہ عنایت حافظ احمد والیانِ بحر و بر
فخرِ ہند عبد الصبور و گُل محمد شاہ غفور
خلق را عبدالمجید عبدالعزیز آمزد گر
خواجہ سُلطان الملوک و آں نظام الدین شہ
خواجہ قاسم ہادیٔ ہند و جہاں را راہبر
زہد کامل محی الدین شاہِ نیروی
داد علاؤالدین جہانِ عشق را کامل نظر
یا الٰہی رحم کن بر ما طفیل آں شہاں
لُطف فرما بر لطیف و دوستاں شام و سحر

ختمِ خواجگان

(بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر و قبل از مغرب پڑھیں)

۱	بسمِ اللہ شریف	۱۰۰۱ بار	۲	دُرود شریفِ	۱۰۰۱ بار
۳	الحمد شریف	۱۰۰۱ بار	۴	سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ	۷۹ بار
۵	سورہ الاخلاص	۱۰۰۱ بار	۶	الحمد شریف	۱۰۰۱ بار
۷	دُرود شریف	۱۰۰۱ بار			

Marfat.com

۸	يَا قَاضِيَ الحَاجَاتِ	(اے حاجات کا پوری کرنے والے)	۱۰۰ بار
۹	يَا شَافِيَ الْاَمْرَاضِ	(اے امراض سے شفا دینے والے)	۱۰۰ بار
۱۰	يَاكَا فِيَ الْمُهِمَّاتِ	(اے مہمات کو پورا کرنے والے)	۱۰۰ بار
۱۱	يَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ	(اے بلاؤں کو دور کرنے والے)	۱۰۰ بار
۱۲	يَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ	(اے درجات کو بلند کرنے والے)	۱۰۰ بار
۱۳	يَا حَلَّ الْمُشْكِلاَتِ	(اے مشکلات کو حل کرنے والے)	۱۰۰ بار
۱۴	يَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	(اے اسباب پیدا کرنے والے)	۱۰۰ بار
۱۵	يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	(اے دروازے کھولنے والے)	۱۰۰ بار
۱۶	يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ	(اے مدد چاہنے والوں کی مدد کرنے والے)	۱۰۰ بار
۱۷	يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَاتِ	(اے بخششوں کی بڑی گنجائش والے)	۱۰۰ بار
۱۸	يَامُنَزِّلَ الْبَرَكَاتِ	(اے برکتوں کو نازل کرنے والے)	۱۰۰ بار
۱۹	يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ	(اے دعاؤں کو قبول کرنے والے)	۱۰۰ بار
۲۰	يَاارْحَمَ الرَّحِمِيْنَ	(اے رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والے)	۱۰۰ بار
۲۱	درُود شريف		۱۰۰ بار

ایصالِ ثواب برائے خواجگان نقشبندؒ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	خواجہ بایزید بسطامیؒ	خواجہ عارف ریوکریؒ
خواجہ بابا سماسیؒ	خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ	خواجہ سیّد امیر کلالؒ
خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ	خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ	خواجہ ابویوسف ہمدانیؒ
خواجہ ابومنصور ماتریدیؒ	پیر عبداللطیف خان نقشبندیؒ	

Marfat.com

سلطان العارفین کے عشق و محبت سے لبریز واقعات پر مبنی کتاب

حضرت سلطان باہو

کے 101 واقعات

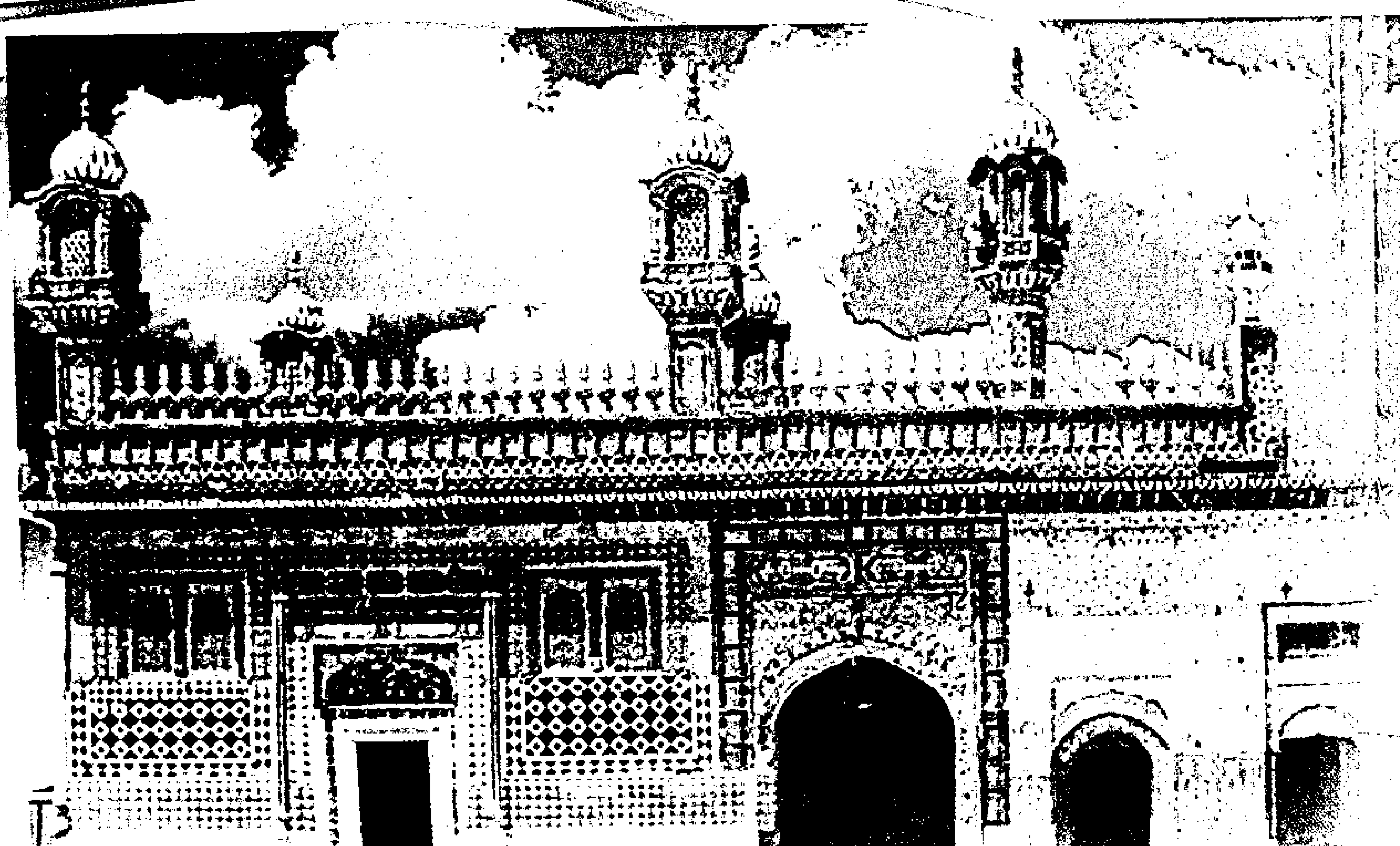

تصنیف

علامہ مفتی محمد فیاض چشتی

نشان منزل
NISHANEMANZAL PUBLICATIONS

Marfat.com